اکاڈمی آف ہیومن لائف کا

ترجمۂ اردو

# نظامِ حیاتِ انسانی

از


بابو بنسی لال سنگھ (وکیل ہائی کورٹ)



سنہ ۱۹۳۲ء میں

رفاہِ عام کے لیے

ادبی پریس لکھنؤ میں چھپوا کر

صدیق بک ڈپو نے شائع کیا

قیمت ۸؍

# التماس مترجم

یہ رسالہ بہ لباس انگریزی ہندوستان مین اول بار ۱۵ ستمبر ۱۸۹۳ع کو بتوجہ خاص
بابو اس۔ بی۔ داس ہوپ آفس کلکتہ اکسلسیر پریس مین طبع ہوا اور وہان سے ایک جلد
اس کی منبع خوبی بے کران عمیم الاحسان منشی گنگا پرشاد صاحب ورما مالک مطبع ایڈوکیٹ
و ہندوستانی لکھنؤ کے پاس آئی چونکہ یہ کتاب علم اخلاق اور نصایح و پند کا ایک نادر نسخہ
ہے منشی صاحب موصوف نے اُن صاحبون کی آگاہی اور استفادہ کے لیے جو
انگریزی مین مہارت نہین رکھتے مجھ سے اردو مین ترجمہ کرنے کی فرمایش کی۔ گو حجم
کتاب کا بہت ہی کم ہے مگر عبارت اس کی ایسی متانت اور بلاغت سے پُر ہے کہ
سی خوبی اردو ترجمہ مین لانا میری استعداد سے باہر۔ لیکن حسب اپنے دوست کی تعمیل ارشاد
کو الامر فوق الادب مان کر اور ملک کی خدمتگزاری کو اپنا فرض جان کر جہان تک
اپنی ٹوٹی پھوٹی اردو مین لفظی ترجمہ کی کوشش کی اور اُس کو ہدیۂ ناظرین کرتا ہون اور
سہو و خطا کی معافی مانگتا ہون۔



بنسی لال سنگھ

# دیباچہ

اس کتاب معدن جواہر آبدار اور مخزن دُررِ غرر شاہوار کے جو بیش بہا اندرز و پند
اور خرد افزا نصایح سودمند سے مملو ہے' ایک نادر تاریخ ہے بیان کیا جاتا ہے کہ
قریب قریب سنہ عیسوی کی صدی گذشتہ کے وسط مین فغفور چین نے زمانۂ قدیم کے
متقدمین علما اور فضلا کی تصنیفات اور تالیفات کی تلاش اور تحقیقات کرنے کو جو الّنادِرُ
کالمعدوم مین داخل تھین اور بعض اُن مین سے مشہور تھا کہ سالکان مسالک کیش بُدھ
اور درویشان مرتاض و فقراء عابد نے تبت کے لاماؤن کے عبادت خانۂ عظیم کے کتبخانہ
مین محفوظ کر رکھی ہین - اپنے یہان کے ایک بڑے متبحر عالم اور فاضل اجلّ کو جو کادسو
نام سے مشہور و معروف تھا مامور فرمایا تھا - چنانچہ کتب خانۂ مذکور مین جو جو گران قدر اور
گران بہا و نادرالوجود کتابین کادسو کو ملین اُن مین یہ کتاب سب سے زیادہ قدیم اور
ایسی زبان مین تصنیف تھی کہ جس کو تبت کے لاماؤن کی پشتہا پشت گذر گئین مگر کوئی
بھی ترجمہ نہ کر سکا - یہ ایک قلمی رسالہ زبان سنسکرت مین تحریر تھا - کادسو نے جو اپنے عہد
کے جملہ علوم اور زبانون مین کمال رکھتا تھا اس کی قدر و منزلت جانی اور اپنے شاہنشاہ
کی آگاہی اور استفادہ کے لیے چینی زبان مین اس کا ترجمہ کرایا - اُسی زمانہ مین ایک
انگریز سیاح بھی چین مین وارد تھا اور دربار شاہنشاہ مین رسائی رکھتا تھا - اس

نادر تحفہ علمی کا حال جس نے تمام یورپ کے عالمون اور فاضلون کے کان کھڑے کر دیے تھے اُس کو بھی معلوم ہوا اور چونکہ وہ خود بھی صاحب علم وفضل تھا اُس نے فوراً اُس کی فضیلت اور خوبی کی قدر کی اور زبان انگریزی مین ترجمہ کرکے ارل آف چیسٹر فیلڈ کی خدمت مین جو مشہور اور معروف علم دوست و سرپرست علوم تھے بھیج دیا۔
یہ حال ۱۷۴۹ء و ۱۷۵۰ء کا ہے۔ اس کے تھوڑے ہی دن بعد یہ انگریزی ترجمہ نظام حیات انسانی کے نام سے بمرتبۂ اول شائع ہوا۔ علما اور حکماء انگلستان نے کمال طیب خاطر سے اس رسالہ کو پڑھا اور سب کا یہ قول تھا کہ سرتا بپائے تو ہمہ مطبوع طبع ماست +

سرتا بپائے تو ہمہ مطبوع طبع ماست    گویا برائے خاطر ما آفریدہ اند

اُس وقت سے تمام یوروپ کے عالم بہت اچھی طرح سے اس کی قدر فرماتے اور اس کو پسند کرتے ہین اور سب متفق اللفظ والبیان ہوکر اس بات کے قائل ہین کہ لِلّٰہِ دَرُّ القائل اور معترف ہین کہ ممالک مشرقی سے یہ ایک بہت بڑا اور عمدہ نصایح و پند کا حصہ دنیا کے علم اخلاق کو ملا ہے۔

اس تصنیف منیف کے مصنف کی نسبت کبھی کبھی تخالف و تباین آراے ہو جاتا ہے مگر اس امر مین کسی طرح کا شک و شبہہ نہین ہے کہ جو درجۂ اعلےٰ کا جوش اور ولولہ اُس مین پایا جاتا ہے اور جو نصائح و پند بلا آمیزش جذبہ و حرارت اور ہوا و ہوس کے اس سے پیدا ہین اور جس حقارت اور نفرت دنیوی رنج و تعب اور عیش و عشرت کا وہ سبق دیتے ہین اور جو زور قلم نے اور جو جولانی اور ذکاوت طبیعت نے مضامین کے قلیل اللفظ اور کثیر المعنے ہونے مین دکھائی ہے ان سب سے ایک یگانگت اور یکتا دلی و یک جہتی عام اس سے کہ وہ دور کی ہو یا قریب کی صریحی ہو یا غیر صریحی اُس لب و لہجہ اور بول چال

اور طرز و انداز گفتگو کے ساتھ ظاہر و ہویدا ہے جو ہندوستان کے برہمنان قدیم کا تھا۔
یہ کوئی بعید العقل اور خلاف قیاس بات نہین ہے کہ اصلی قلمی کتاب جو زبان سنسکرت
مین ہے وہ کسی ہندوستانی مذہب بودھ کے عالم کی تصنیف تھی اور وہ لوگ جو چاہتے
تھے کہ تبت کو بودھ مت کا صدر مقام بنا دین اس کتاب کو وہان لے گئے یس یہ کتاب
اہل ہنود اور پیروان مذہب بودھ کی روحانی فکر و راے اور پند و نصائح کے لب لباب
کا ایک عجیب مجموعہ ہے اور انگریزی ترجمہ کرنے والے نے اپنی خاص زبان کی مشاقی
اور ملکہ سے اس کی خوبی کو اور بھی چمکا دیا ہے۔
اس ترجمۂ انگریزی کی زبان کتاب کے مطالب اعلیٰ کی بخوبی موافق اور مناسب ہے
اور ایسی شستہ اور پاکیزہ و با محاورہ زبان کا استعمال کیا گیا ہے جیسے کہ انجیل کی زبان
کی تعریف ہے اور جو زبان علم تقدس کے اعلےٰ ترین نمونون مین سے سمجھی گئی ہے۔ اس
رسالہ کے فقرات بر زبان یاد کرنے سے ایک نہایت عمدہ تعلیم انگریزی کے علاوہ یہ بات
بھی حاصل ہوگی کہ اُس کے پند و نصائح کے راسخ فی الذہن ہو جانے سے دل مین ایک بڑا
خزانہ اُن نصائح کا جمع ہو جائیگا جن سے ہر امر مین مدد ملے گی بلکہ اس زندگی کے ہر فعل
مین وہ ممد و معاون ہونگے کیونکہ جو آموزش اور تعلیم اس مین مندرج ہے وہ خلاصہ
یا انتخاب اصول علم اخلاق تک محدود نہین ہے بلکہ انسان کے روزمرہ پر جو اس کی
حالت زندگی اور مختلف تعلقات مین اُس کو بذات خاص یا بطور رکن خاندان یا
اہل دنیا کے بر روے کار آتے ہین یا جو اُس پر گذرتے ہین اُن سب پر حاوی ہے ×

# فہرست مضامین

## صحیفۂ اول (فرائض متعلقہ انسان بحیثیت فرد بشر)



## صحیفۂ دوم (جذبات)



## صحیفۂ سوم (عورت)



## صحیفۂ چہارم (قرابت یا تعلقات بشری)

## صحیفہ پنجم (ربوبیت یا تباین حالات انسانان)



## صحیفہ ششم (شرائط خدمات متعلقہ ابنائے جنس)



## صحیفہ ہفتم (بالعموم حالت شخصی انسان پر غور)



## صحیفہ ہشتم (انسان کے عیوب اور اُنکے جانچ پر غور)

## صحیفہ نہم (دربیان اُن جذبات انسان کی جو خود اُسکے اور نیز دوسرونکے لیے مُضر ہین)



## صحیفہ دہم (فضایل کا بیان جن سے انسان اپنے ابناے جنس پر فوق لیجاتا ہے)



## صحیفہ یازدہم (مقتضاے حالات)



## صحیفہ دوازدہم (مذہب)

پرتو فگن ہے مہر کی تابش جہان جہان
باد بہار کرتی ہے جنبش جہان جہان

ہے دل میں درک فہم کی قوت جہان جہان
اور گوش ہے محل سماعت جہان جہان

ہستی کے سب مسائل و اندرز و پند کے
سارے اصول و مقصد دانش پسند کے

محنت سے صبح و شام اشاعت کرا سطرح
ہمت سے صبح و شام اشاعت کرا سطرح

جس سے کمال آگہی حاصل ہر اک کو ہو
ہر اک کی واقفیت کامل ہر اک کو ہو

ہر شخص ان پہ رغبت دل سے کرے عمل
اور اپنی زندگی کے زمانے کا پائے پھل

جب زندگی کے باغ کا یہ برگ و بار ہو
پھر دیکھیے بہار کہ کیسی بہار ہو

# صحیفہ اول

## (فرائض متعلقہ انسان بحیثیت فرد مفرد)

### آئین یکم

### غور و تامل

اے انسان اپنے دل سے پوچھ اور غور
کر کہ کس لیے تو خلق کیا گیا ہے؟
اپنے دست قدرت پر تو غور کر اور اپنے
احتیاجات اور تعلقات کو سوچ جب زندگی
کے فرائض تجھے خود بخود معلوم ہو جائینگے
اور اپنی زندگی کے طریقون کے بارہ مین تجھکو
ہدایت ملے گی۔

جب تک تو اپنی باتون کو پہلے سے خوب
سوچ سمجھ نہ لے اور اپنی ہر تدبیر کے میلان اور
رجحان کی جانچ پر تامل نہ کرلے کسی بات کے
کہنے یا کسی کام کے کرنے کو تیار نہ ہو جایا کر
ایسے عملدرامد سے ذلت تجھسے کنارہ کش
ہوگی۔ شرمساری تیرے گھر مین اجنبی سی نظر
آئیگی۔ پشیمانی تیرے پاس تک نہ پھٹکے گی
اور ملالت تیرے رخسارون پر قیام پذیر
نہ ہوگی۔ بے فکر آدمی اپنے منھ کو لگام نہین
دیتا۔ موقع بے موقع بکا کرتا اور اپنی ہی بیوقوفی
کی باتون مین پھنس جاتا ہے۔ جو شخص اپنے
فعل کے مآل کار یا نتیجہ پر پہلے سے غور نہین
کرلیتا اور یکایک اُس مین کود پڑتا ہے ایسا
ہے جیسا کوئی شخص جو دوڑ کے چلتا اور محفظت
کی دیوار پھاند خندق مین گر پڑتا ہے جو وہ اپنے
سامنے نہین دیکھتا۔ اس لیے غور و تامل کی

ندا گوش ہوش سن جس کا ایک ایک لفظ
عقل و دانش سے بھرا ہے اور جس کی تمام
راستی سلامتی اور سچائی کی جانب تیری
رہنمائی کرتے ہیں۔

## آئینِ دوم
## غیرت

اے انسان تیری بساط اور ہستی کیا ہے جو تو
اپنی دانائی پر پھولا ہوا اور نازاں رہتا ہے
کس بل پر اپنے اکتساب ذاتی پر لن ترانی کی
لیتا اور شیخی بگھارتا ہے۔
پہلی تدبیر دانشمند ہونے کی یہ ہے کہ تو اپنے آپ کو
جاہل سمجھے اور اگر چاہتا ہے کہ لوگ عزت کریں
تو "متم" کے گھمنڈ کو چھوڑ جس طرح سادہ لباس
سے حسین عورت بھلی معلوم ہوتی ہے اسی طرح
سے شایستہ اطواری دانائی کا عمدہ ترین زیور ہے
غیرت دار آدمی کی گفتگو سے راستی کی جلا ہوتی
اور بات بات میں ہچکچانے سے سہو اور خطا
اس کی چھپی رہتی ہے وہ اپنی دانائی پر تکیہ
نہیں کرتا اپنے دوستوں کی صلاح کو میزان
عقل میں تولتا ہے اور اس کے فائدہ سے
مستفید ہوتا ہے۔
وہ اپنی تعریف سننے سے کان پھیر لیتا ہے
اور اس پر یقین نہیں لاتا اور اپنے کمالات سے
خود آگاہ ہی نہیں رکھتا تاہم جس طرح نقاب سے
حسن کی جلوہ گری زیادہ ہوتی ہے اسی طرح
اس کی خوبیاں غیرت کی سایہ افگنی سے
سنور جاتی ہیں۔
لیکن خود پسند کو دیکھو اور متکبر کی طرف نگاہ
کرو کہ کپڑا وہ لباس ہائے بیش بہا سے
ملبوس مرغ زرین بنا ہوا بازاروں میں پھرتا
ہے چاروں طرف دیکھتا ہے اور چاہتا ہے
کہ لوگ اس کو دیکھیں اپنا سر وہ اٹھائے
رہتا اور غربا کو نظر انداز کرتا ہے اپنے سے
ادنےٰ لوگوں کے ساتھ بے اعتنائی سے
سلوک کرتا ہے اور اس کے بدلے میں وہ
لوگ جو اس سے اعلیٰ ہیں اس کے غرور
اور بیہودگی پر قہقہے لگاتے ہیں وہ دوسروں کی

عقل کو وہ حقیر جانتا ہے اپنی ہی راے پر
تکیہ کرتا اور سرگردان و پریشان رہتا ہے۔
اپنی خودپسندی کے خیالات مین وہ بھولا ہوا
رہتا اور دن رات اپنی ستایش کرنے اور
سننے سے خوش ہوتا ہے۔ مربھوکھون کی طرح
وہ اپنی تعریف کے بڑے بڑے لقمے نگلتا
جاتا ہے اور اُس کے بدل مین خوشامدی
اُس کو ہضم کرجاتا ہے۔

## آئینِ سوم
## مشغلہ

چونکہ جو دن گذر گئے ہین وہ ہمیشہ کے لیے
گئے گذرے ہوگئے اور جو دن آنے والے
ہین شاید تجھ تک نہ آئین پس اے انسان
تجھکو لازم و واجب ہے کہ زمانۂ حال کو کام
مین لا۔ زیان زمانِ گذشتہ کا غم نہ کر اور زمانۂ
استقبال کی زیادہ امید نہ رکھ۔ زمانِ موجود
تیرا ہے اُس کے بعد کا زمانہ استقبال کے
رحم مین ہے اور تو نہین جانتا کہ کیا نکل پڑا

کرے جو کچھ تجھکو کرنا ہے فوراً کر ڈال صبح کا
کا کام شام پر نہ چھوڑ۔
کاہلی محتاجی اور تکلیف کی جڑ ہے لیکن نیکی
کی محنت خوشی پیدا کرتی ہے۔
محنت کا ہاتھ افلاس کو شکست دیتا ہے
اقبالمندی اور کامیابی محنتی آدمی کے
حاضرباش خدمتی ہین۔ کون ایسا شخص ہے
جس نے دولت حاصل کی جو اقتدار کو پہنچا
جس نے عزت پائی جس کی شہر مین سب
لوگ تعریف کرتے ہین اور جو بادشاہ کی
مجلس شوریٰ مین اُس کے سامنے کھڑا ہوتا ہے
ایسا شخص وہی ہے جس نے کاہلی کو گھر مین
آنے نہین دیا اور سستی کو کہا کہ تو میری دشمن ہے
ایسا شخص سویرے اُٹھتا اور دیر سے سوتا ہے
اپنے دل کو تصور کی مشق اور جسم کو مشقت
کا عادی کرتا اور دونون کی صحت کا تحفظ
رکھتا ہے۔
کاہل آدمی کو خود اپنا ہی بارگران معلوم ہوتا
اور زیست وبال ہو جاتی ہے وقت کاٹے

نہین گھٹتا ادھر اُدھر ٹہلاتا ہے اور نہین
جانتا کہ کیا کرے۔
اُس کی زندگی کے دن ابر کے سایہ کی طرح
گذر جاتے ہین اور اپنی کوئی یادگار وہ پیچھے
نہین چھوڑ جاتا۔
جسمانی ریاضت نہ کرنے کے باعث جسم اُس کا
مریض بنا رہتا ہے۔ چاہتا ہے کہ کچھ کرے
مگر جنبش کی طاقت نہین رکھتا۔ اُس کا دل
تاریک اور خیالات مشوش رہتے ہین چاہتا
ہے کہ علم حاصل کرے لاکن محنت گوارا نہین کرتا
چاہتا ہے کہ بادام کھائے مگر چھلکے توڑنے کی
تکلیف سے بھاگتا ہے۔
اُس کے گھر مین ابتری رہتی ہے ملازم سرکش
اور نافرمان ہوتے ہین اور اپنی بربادی کی
طرف وہ دوڑتا ہے وہ اُس کو آنکھون سے
دیکھتا ہے۔ کانون سے سنتا ہے۔ سر ہلاتا ہے
اور پچھتاتا ہے لیکن جب تک تباہی بگولے
کی طرح سر پر نہین پہونچتی تب تک کوئی مستقل
ارادہ نہین کرتا اور بالآخر ندامت اور پشیمانی
قبر مین اپنے ساتھ لے جاتا ہے

## آئین چہارم

## غبطہ

اگر تیری روح افتخار کی خواہان اور تیرے
کان مدح کی صدا کے مشتاق ہون تو خاک
سے جس کا تو پُتلا ہے اپنے آپ کو اٹھا اور
اپنی ہمت بلند رکھ کے مستحسن کامون کی
طرف رجوع لا۔
ایسا شخص نامور اشخاص کی نظیرین رات کو
خواب مین دیکھتا ہے اور تمام دن مسرت
کے ساتھ اُن کی تقلید کرتا ہے۔ وہ بڑے بڑے
منصوبے باندھتا ہے اُن کو عمل مین لانے سے
شادمان و فرحان رہتا اور دنیا کے آخر تک
اُس کا نام چلتا ہے۔
لیکن حاسد آدمی کا دل تلخی کی پوٹ ہے
اور بِس کی گانٹھ۔ اُس کی زبان بات بات
مین زہر اُگلتی ہے اُس کے ہمسایہ کی کامیابی
اُس کی استراحت کھو دیتی ہے۔

وہ اپنے حجرہ مین بیٹھا کُڑھا کرتا ہے - اور
دوسرون کی بہبودی سے اپنا زیان سمجھتا ہے
بغض اور کینہ اُس کے دل کو کھا کھا کے
اُس مین پرورش پاتے ہین اور اُس کو کبھی
قرار اور چین نہین آتا اُس کے سینے کو نیکی کی
محبت سے مس نہین اور اس لیے وہ سمجھتا ہے
کہ اس کے ہمسایہ بھی ایسے ہی ہین جیسا وہ خود ہے
جو لوگ اُس پر فوق لیجاتے ہین اُن کی اہانت
اور مذمت کا وہ درپے ہوتا اور اُن کے تمام
افعال و کردار کی تعبیر بد کرتا ہے وہ اپنی گھات
مین رہتا اور بدی کی سوچتا ہے لیکن دنیا کی
پھٹکار اُس کے ساتھ ہی رہتی ہے اور مکڑی
کی طرح وہ اپنے ہی جالے مین مسلسل ڈالا جاتا ہے
وہ بلوط جس کی شاخین اب آسمان کی طرف
پھیل رہی ہین وہی بلوط ہے جو کبھی تخم کی حیثیت
سے روئیدہ زمین مین پڑا تھا - جو تیرا پیشہ ہو
اُس مین سربرآوردہ ہونے کی کوشش کر کسی کو
اچھے کامون مین اپنے سے آگے نہ بڑھنے دے
برعکس اس بات کے کسی کی فضیلت پر حسد
نہ کر مگر اپنی قابلیت کو بڑھا -
اپنے مدمقابل حریف کے بے ایمانی اور
نالایق طریقون سے سرنگون کرنا ناچیز سمجھ
اُس پر فائق ہونے کے لیے صرف اُس پر
سبقت لیجانے کی جد و جہد کر ایسے برتاو سے
حالت ناکامیابی مین بھی تیری مساعی
کی عزت و منزلت ہوگی - نیک کام کرنے سے
انسان کا دل بڑھتا ہے ناموری کے لیے وہ
دوڑتا اور گھوڑ دوڑ کے گھوڑے کے مثل اُمنگ
کے ساتھ اپنا میدان طے کرتا ہے - سختیان
جھیلتا ہوا وہ کھجور کے درخت کی مانند بڑھتا او
عقاب کی طرح فلک الافلاک تک صعود کرتا ہوا
چلا جاتا ہے اور آفتاب کے تجمل و احتشام پر
ٹکٹکی لگاتا ہے -

## آئینِ پنجم

### دور اندیشی

دور اندیشی کے کلمات متوجہ ہو کر سن
اس کے مشورون پر التفات کر اور اپنے

دل کو اُن کا مخزن بنا۔ اُس کے مسائل صفات کلی اور جمعی سے موصوف علم نشر ہین اور تمام نیکیان اُسی کے بطون پر ہین حیثیت انسان کی رہبر اور کدبانو وہی ہے۔ اپنی زبان کو لگام دے بلا سوچے لب نہ ہلا کہ مبادا خود تیرے ہی منہ سے نکلی ہوئی باتین تیری راحت کی تنگر نہ ہو جائین لنگڑے کو دیکھکر جو ہنستا ہے خبردار رہے کہین خود بھی نہ لنگڑانے لگے۔

جو شخص دوسرون کے معائب پر ضحکہ اڑاتا ہے ایک نہ ایک دن اپنے عیوب کے افشا پر ذلت اُٹھائے گا۔

زیادہ گوئی سے پشیمانی ہوتی ہے لیکن خاموشی مین حفظ ہے۔

باتونی آدمی مجلس مین وبال ہو جاتا ہے اُس کی یادہ گوئی سے کان کے پردے پھٹے جاتے ہین اور اُس کی لفاظی کی بہتات سے سلسلہ گفتار کا لطف نہین رہتا۔

اپنی شیخی مین کلہ درازی نہ کر کیونکہ اُس سے تجھکو خفت نصیب ہوگی نہ دوسرون کا مضحکہ اڑانا کہ یہ بھی خطرناک ہے۔

ناخوشگوار تمسخر دوستی کے حق مین سم قاتل ہے جو شخص اپنی زبان نہین روکتا ہمیشہ مصیبت مین مبتلا رہتا ہے۔

اپنی حیثیت کے موافق سامان و اسباب رکھ گنجایش سے زیادہ خرچ نہ کر تاکہ زمانۂ شباب کی عاقبت اندیشی بڑھاپے مین تیرے کام آوے حرص تمام برائیون کی مان ہے اور خیررسی ہمارے صلاحیت کی حقیقی اور تحقیقی محافظ

اپنی توجہ تو اپنے ہی کامون مین مصروف رکھ سلطنت کے افکار اُس کے حکمرانون پر چھوڑ دے۔

اپنی تفریح طبع کے سامان مین بہت خرچ کر کیونکہ ایسا نہو کہ اُس کی خریداری کے تشددات لطف آسایش سے متجاوز ہو جائین۔

عروج کو دوراندیشی کی آنکھون پر پٹی باندھنے نہ دے اور نہ افراط دولت کو کفایت شعاری کے ہاتھ تلف کرنے دے۔ وہ شخص جو افراط لغو مین

کو مایۂ حیات سمجھتا ہے آخر کار ضروری چیز دن
کے بھی نہ ہونے سے روتا ہے۔

کسی پر اعتماد نہ کر جب تک اُس کو خوب
آزما نہ لے لاحول مخواہ بلا وجہ بدگمان بھی
نہ ہو۔ بدگمانی دخل در دن ہوتی ہے۔ جب
تیرے نزدیک کسی کی ایمانداری پایۂ ثبوت
کو پہونچ جائے اُس کو دولت کے مانند
اپنے سینے مین جگہ دے اور جواہر بے بہا سمجھ

زمانہ شناس کا کبھی احسان نہ لے نہ بدکردار کے ساتھ
ارتباط بڑھا ایسے لوگ تیری نیکی کے پھنسانے
کو جال پھیلائین گے اور تیری روح کو صدمہ
پہونچائین گے۔

جس کی ضرورت کل ہوگی آج صرف مین
نہ لا جو کام پیش بینی اور تدبیر سے ہو سکتا ہے
یا احتیاط جس کی مانع ہے اُس کو بغیر سمجھے
بوجھے محل خطر مین نہ ڈال۔

لوگون کے تجربے سے واقفیت حاصل کر
اور اُن کی خطاؤن پر نظر کرکے اپنے نقص مٹا
تاہم دور اندیشی سے بھی جلد کامیابی کی توقع
نہ رکھ دن کو معلوم نہین کہ رات کو کیا واقعہ
پیش آئے گا۔

یہ بات نہین ہے کہ بے وقوف ہمیشہ ہی
ناکامیاب رہے۔ نہ عقلا ہمیشہ کامیاب
ہوتے ہین تاہم بے وقوف نے کبھی پورا
پورا حظ نہین اُٹھایا اور نہ عقیل کبھی ناشاد
مطلق رہا ہے۔

## آئین ششم

## استقلال

خطرات اور مصایب افلاس و تکلیف اور
نقصان ہر انسان کے حصہ مین ہین جو دنیا
مین آتا ہے اس لیے ضرور ہے کہ پہلے ہی
تو اپنے دل کو ہمت اور تحمل سے مضبوط کرلے
تاکہ جو حصۂ مقررہ تیرے مصائب کا ہو
اُس کو استقلال کے ساتھ برداشت
کر سکے۔

جس طرح سے اونٹ ریگستان مین بوجھ
لیکر چلا جاتا۔ دھوپ گرمی اور بھوکھ پیاس

تیری اُس قادر قیوم اور ایزد لایزال کی
دانائی سے موضوع ہوئی ہے جو تیرے بطون
کو جانتا ہے اور تمام تیری نامعقولیت کو
دیکھتا ہے اور جو بارہا اپنے رحم سے تیری
استدعاؤں کو منظور فرماتا ہے تاہم اُسکی
فیاضی نے اشیا کی سرشت میں تمام تیری
واجب خواہشوں اور باکباز جد و جہد کے
لیے احتمال کامیابی کے اسباب مہیا کر دیے ہیں
بے قراری جو تجھے معلوم ہوتی ہے اور مصیبتیں
جن کے سبب سے تو نالہ و زاری کرتا ہے
ان کی ابتدا کو دیکھ تو تیری ہی حماقت تیرے
ہی غرور اور تیرے ہی معلول خیالات کا
ثمرہ ہے۔

اس لیے قسام ازل کی دین کا شاکی نہ ہو
بلکہ اپنے بطون کی اصلاح کر اور اپنے دل میں
ہرگز نہ کہہ کہ اگر مجھکو دولت اقتدار یا لیاقت
فرصت حاصل ہوتی تو میں خوش رہتا۔
کیونکہ جان رکھ کہ یہ سب اس کے واسطون
کے لیے مخصوص تکالیف ساتھ لاتی ہیں۔

غریب آدمی اہل دول کی کوفت اور انکا
کو نہیں دیکھتا نہ حکومت کی مشکلات اور
پیچ در پیچ رموز کو سمجھتا ہے اور نہ بےشغلی کی
ماندگی سے واقف۔ اور یہی سبب ہے کہ وہ
اپنی تقدیر کا گلا کیا کرتا ہے

کسی آدمی کی ظاہری خوشی کا حسد نہ کر
کیونکہ تجھکو اس کے اندرونی رنج و الم کی
خبر نہیں۔

تھوڑے پر قناعت کرنا بہت بڑی دانائی
ہے جس قدر دولت کا ازدیاد ہوتا ہے
اتنا ہی جنجال اور جھنجٹ بڑھتے جاتے ہیں
لیکن مستغنی المزاج کا دل ایک مخفی خزانہ ہے
اور تکلیف کا محافظ۔

تاہم اگر دولت کے ناز و کرشموں میں پھنس کر
تو رحمی اعتدال خیر اور غیرت کو اپنے
برباد نہ ہونے دے تو البتہ تجھکو دولت
ناشاد نہیں رکھ سکتی ہے۔

لیکن اس نتیجے سے تو سیکھ جائیگا کہ خوشی کا بھرا
ہوا جام کیسا ہی خالص اور بے آمیزش

کیون ہو کسی حالت مین انسان فانی کے
لیے قرار و چین ہے۔
نیکی دوڑ کے میدان کا ایک (؟) ہے جو خدا نے
انسان کے دوڑنے کے لیے قرار دیا ہے
اور خوشی کو نشانۂ منزل مقصود ٹھہرایا ہے
جہان تک کوئی شخص ہرگز نہین پہونچ سکتا
جب تک کہ وہ اپنی بیہودگی اور عادات
مین افتخار حاصل نہ کر لے۔

## آئین ہشتم

## پرہیزگاری

تندرستی عقل اور اطمینان خاطری خدا
کی رحمت سے تا دم مرگ نصیب ہو تو قریب
قریب درجہ خوشی کا حاصل ہو سکتا ہے
یہ برکات اگر تجھکو حاصل ہون اور تو چاہتا ہو
کہ بڑھاپے تک قائم رہین تو عیاشی کی
ترغیب و تحریص سے محترز رہ اور اُس کے
فریب سے دور دور بھاگ جس وقت
طرح طرح کی نعمتین وہ میز پر چنتی ہے جب
اُس کی شراب پیالے مین جھلکتی ہے جب
وہ تیری طرف دیکھکر تبسم کرتی اور ہشاش و
بشاش ہونے کو تجھے بلاتی ہے وہی وقت
خطرہ کا ہے اور اسی وقت عقل سے کام لے
اور چوکنا ہو جا۔ کیونکہ اگر تو نے دشمن کی بات
مان لی تو دھوکا کھا گیا اور دغا مین پھنس گیا۔
جس حظ کی وہ امید دلاتی ہے وہ مبدل بخبط
ہو جاتا ہے اور عیش جیش آخرکار عوارض و
موت کا سبب بن جاتے ہین۔ اُس کے
دسترخوان کے گرد نظر کر مہمانون کی طرف نگاہ
اُٹھا اور جو اُس کے تبسم پہ پھسلے اور [illegible]
مین پھنسے ہین اُن کو بغور دیکھ۔ کیا وہ
لاغر مریض نا زیبت بہت نظر نہین آتے۔
اُن کے عشرت اور شور و شغب کا زمانہ گذر گیا
افسردہ خاطری اور تکلیف کے پہاڑون کا
اب سامنا ہے۔ عیاشی نے اُن کی اشتہا
کو ایسا گھٹایا اور بے لطف کر دیا ہے کہ
نفیس سے نفیس نعمتون پر بھی اب اُن کو
رغبت نہین ہوتی جو اُس کے سہارے تھے

# صحیفہ دوم

(جذبات)

## آئین اول

### امید و بیم

امید کے وعدے گلاب کی کلیوں سے خوشتر ہوتے اور انتظار اُن پر بہت ہی بھاری ہوئی رہتی ہے مگر خوف کی دھمکیاں دل میں ہول پیدا کرتی ہیں۔

تاہم نہ امید کے رجھانے پر تو کچھ اور نہ بیم کا دھڑکا رکھ۔ جو درست اور واجبی ہے کیے جا۔ اس طرح کرنے سے جب جیسی پیش آئیگی مساوات سمجھ کے اُس کے مقابلے کو تو تیار رہے گا۔

نیک مرد کے نزدیک موت کا خوف کوئی خوف نہیں ہے۔ بُرائی سے تو اپنا ہاتھ کھینچے رہ تب تیری روح کو کسی طرح کا خوف نہ ہوگا۔

اپنے جملہ کاموں میں تقویت مناسب کے ساتھ کوشش کر۔ یاس کو پاس نہ آنے دے ورنہ کبھی کامیاب نہ ہوگا۔ عبث اندیشوں سے دل میں ہراس نہ لا اور نہ خیالات باطل کے توہمات میں غرق رہ۔ ہراس سے بدبختی گھیر لیتی ہے مگر جو شخص امید رکھتا ہے آپ اپنی مدد کرتا ہے۔

جس طرح سے شترمرغ جب اُس کا تعاقب کیا جاتا ہے سر اپنا چھپا لیتا مگر دھڑ کی سُدھ نہیں رکھتا اُسی طرح بزدل کے خوف اُس کو خطرے میں ڈالتے ہیں۔

اگر تو کسی امر کو محال سمجھے گا تو مایوسی تیری اُس کو ناممکن کر دیگی جو شخص استقلال کے ساتھ کوشش کرتا رہتا ہے جملہ مشکلات پر غالب آجاتا ہے۔

بے سروپا امید سے دل خوش کرنا گویا

دیتی ہے مگر عقلمند اُس کا پیچھا نہیں کرتا۔
اپنی تمام آرزوؤں میں عقل کو اپنا پیشوا
بنا اور حدود ممکنات کے اندر اپنی امیدیں
رکھ اس عمل سے تجھے ہر کام میں کامیابی
حاصل ہوگی اور دل تیرا کبھی یاس کی
کوفت نہ اٹھائیگا۔

## آئین دوم

## خوشی اور رنج

اپنی مسرت کو اس قدر افراط و تفریط
میں بڑھنے نہ دے کہ وہ تیرے دل کو نشے
میں چور کردے اور نہ اپنے غم کو اس قدر
شدت سے زیادہ ہونے دے کہ وہ تیرے
دل کو بجھا دے۔ اس دنیا میں ایسی لا انتہا
مسرت بخش کوئی آسایش نہیں ہے اور نہ ایسی
سخت تکلیف جو تجھ کو میزان اعتدال سے نہایت
اونچا چڑھا لیجائے یا نہایت نیچے گرا دیوے۔
دیکھ خوشی کی مجلس وہ سامنے نظر آرہی ہے
جس کے باہر کی طرف کیسے [illegible]
ہے اور کس قدر خوشنما دکھائی دیتی ہے
خوشی و خرمی کا خروش جو اندر ہو رہا ہے
اُس سے تو جان سکتا ہے کہ وہ کون مقام
خاتون خانہ دروازے پر کھڑی ہے اور جو
اُدھر سے گذرتا ہے سب کو پکار پکار کر بلاتی
ہے۔ وہ گاتی ہے۔ کلکاری مارتی ہے
اور لگاتار کھل کھلا رہی ہے۔
وہ اُن کو حظوظ زندگانی حاصل کرنے کو
مدعو کرتی اور تحریص دیتی ہے کہ ایسے لطف
بجز اُس کے مکان کے اور کہیں میسر نہیں ہیں
مگر خبردار اُس کے دروازے کے اندر قدم
نہ رکھنا اور نہ اُن لوگوں سے ملنا جلنا جن کی
اُس کے گھر میں آمد و رفت ہے۔
وہ اپنے تئیں ابن العیش بتاتے ہیں قہقہے
لگاتے ہیں اور بشاش معلوم ہوتے ہیں مگر
تمام حرکتیں اُن کی خبط اور حمق سے بھری ہیں
زبان کلکاری سے دست بدست اُن کی
سلسلہ بندی ہے اور اُن کے قدم بدی
کی طرف بڑھتے جاتے ہیں۔ [illegible]

ذوق و شوق سے ہمنشینان عیش و طرب
کے ساتھ سکونت اختیار کرتے ہیں یا جو
سوگواری اور حزن و ملال کے ہاتھوں لیٹا
سے فنا ہو کر اپنے ایام نافرجام انسان
کی زندگی کے مصائب و آلام کی فکر میں
کاٹتے ہیں۔ تو ان دونوں کو رحم کی نگاہ سے
دیکھ اور ان کی گمراہیوں سے متنبہ ہو کر خود
گمکردہ راہ نہ ہو۔

## آئین سوم

## غصہ

جس طرح سے آندھیاں جگہ جگہ اپنی تندی
سے درختوں کو توڑتا اور گراتا اور فطرتی
ہیئت کو بگاڑتی ہے یا زلزلہ اپنی لرزش سے
شہر کے شہر تہ و بالا کر ڈالتا ہے اسی طرح سے
غصہ ور آدمی کا طیش و غضب اس کے
گرد و پیش آفت لاتا ہے خطرے اور ویرانیاں
اس کے قریب تر ہو جاتی ہیں
مگر خوش کر لیا کر اور خود اپنی غلطی کو نہ بھول اور
دوسروں کی خطاؤں کو معاف کریگا۔
غیظ و غضب کے جذبہ میں رہنا ایسا ہے
جیسا اپنے جگر کو گھائل کرنے یا اپنے ہی
دوستوں کو قتل کرنے کے لیے تلوار برہنہ
رکھنا۔

اگر تو خفیف سے خفیف اشتعالات طبع کو
صبر کے ساتھ برداشت کرے تو تیری فتحمندی
معلوم ہوگی اور اگر تو ان کو یک قلم فراموش
کر دے تو تیری طبیعت کو سکون و قرار
رہیگا اور خود تیرا دل تجھکو کبھی ملامت نہ دیگا۔
دیکھا نہیں ہے کہ غصہ ور آدمی کی عقل و
فہم جاتی رہتی ہے۔ جب تک تو اپنے ہوش
و حواس میں ہے دوسروں کی مجنونیت
سے سبق لے۔

حالت طیش میں کوئی کام نہ کر۔ شدت
طوفان کے وقت کون ہے جو اپنی کشتی کو
سمندر میں لے جاتا ہے
اگر غصے کو پیتا ہے اور تجھے مشکل ہو تو بہتر ہے
کہ اس کی روک کر اور اس لیے جتنے موقعے

بھیجتا اور نہ بے درد کا دل کسی کے درد سے
دکھتا ہے لیکن صاحب درد کے آنسو اُن
قطرات شبنم سے خوشتر ہوتے ہیں جو گلاب
کے پھولون سے زمین پر ٹپکتے ہیں ۔
اس لیے غربا کی آہ و زاری پر کان بند
کھیچیان نہ لگا اور نہ بے گناہون کی بے بسی
پر دل اپنا پتھر بنا ۔
جب یتیم تجھ سے التجا ظاہر کرین جب بیوہ
کا دل غرق مصیبت ہو اور وہ رو رو کے
تیری اعانت چاہے تو اُس کے درد مین
شریک ہو اور اُن کی طرف دست شفقت
دراز کر جن کا کوئی بھی مددگار نہین ہے ۔
جب تو کسی کو ننگا پھرتا سردی سے کانپتا
دیکھے جس کا نہ کوئی گھر ہو نہ ٹھکانا اُس وقت
اپنا رحم و کرم جوش مین لا سخاوت کے
پر و بال پھیلا اور اُس کو موت سے بچا
تاکہ خود تیری روح چین سے رہے
جس وقت کوئی غریب آدمی بستر علالت
پر کراہتا ہو جس وقت کوئی بدنصیب مجلس
کی ہیبت مین سوکھتا اور گلا جاتا ہو یا کوئی
بوڑھا ضعیف آدمی اپنی کمزور آنکھین تیری
طرف اُٹھا کے دیکھے اور تیرے رحم کا سائل
ہو حیف ہے جو تو اُس وقت عیش و طرب
مین مشغول رہکر اُس کی حاجات اور رنج و
تکالیف سے بے خبر رہے

## آئین پنجم

## تعشق و نفسانیت

خبردار اے نوجوان آدمی، خبردار مستی
کی ترغیبات سے ہوشیار رہ اور کسی فاحشہ
کے لطف آمیز فریب مین نہ آ جنون شوق
خود اپنی جنگ مین ترک اُٹھائیگا اور تو اُس کے
جذبہ مین اندھا ہو کر تباہی مین پڑے گا
اس لیے تو اُس کی خوش آیند عشوہ گری اور
غمزون مین اپنا دل نہ اُٹھا اور نہ اپنی روح کو
اُس کے مسحور دلکش طلسم کا بندہ بنا ۔
تندرستی کا چشمہ جہان سے خوشی کا دریا بہتا ہے
جلد خشک اور مسرت کا ہر ایک منبع خالی ہو جائیگا

جب افترا پردازی کی گرم بازاری ہوتی اور
کسی ہمسایہ کا ناموس زبان زد ہوتا ہے
اگر خیر اندیشی اور نیک نہادی اُس کو بولنے
نہین دیتی تو انگشت خاموشی اُس کے لبون
پر رہتی ہے

اُس کا دل خوبیون کا گھر ہے اس لیے وہ
دوسرون کو بھی برا نہین سمجھتی ہے —

خوش نصیب ہے وہ شخص جو اُس کو اپنی
زوجہ بناوے اور خوش نصیب ہے وہ بچہ
جو اُس کو مان کہکے پکارے —

وہ گھر کا اہتمام اپنے ہاتھ مین لیتی ہے اور اُس
چھا جاتا ہے اُس کا حکم اور برتاؤ مناسب
طور پر ہوتا ہے اس لیے سب اس کی اطاعت
کرتے ہین —

علی الصباح وہ اُٹھتی ہے اپنے کام کاج
کی دیکھ بھال کرتی ہے اور جو جس کا کام ہے
اُس سے لیتی ہے —

اپنے کنبے کی خبر گیری اور پرداخت مین اُس کا
تمام تر دل بستگی رہتی ہے اسی مین وہ اپنی توجہ

مصروف رکھتی اور گھر مین خوش انتظامی
اور رونق برستی ہے —

اُس کے انتظام کی سلیقہ شعاری اُس کے
شوہر کے افتخار کا باعث ہوتی ہے اور وہ
اُس کی تعریف سن سن کے دل ہی دل
مین خوش ہوتا ہے —

وہ اپنے بچون کو شعور سکھاتی اور اپنی سی
خوبیون سے اُن کے چال چلن سنوارتی ہے
جو بات اُس کے مُنہ سے نکلتی ہے وہ اُن کا
طفلی کا قانون ہے

اُس کی آنکھون کا وہ اشارہ سمجھتے اور فرمانبردار
رہتے ہین —

اُس نے آواز دی اور ملازم دوڑے ادھر
حکم اُس کے مُنہ سے نکلا اُدھر تعمیل ہوئی —

کیونکہ اطاعت اُن کے دلون مین جاگزین
رہتی اور شفقت اُس کی اُن کے پاؤن
مین پر لگا دیتی ہے —

حالت تلاطم مین وہ اپنے آپے سے
باہر نہین ہو جاتی اور زمانہ فلاکت مین

نصیب کے شگون کو جس سے مرغ بھی ایک
منزل کرتی ہے۔ اُس کے نیک شگون
سے اُس کے شوہر کی تکالیف فرو ہوا
تھیں اُن کی اُس کی دلداری سے ملائم
معلوم ہوتی تھیں وہ اپنا دل اُس کے

دل میں ڈال دیتا اور راحت
پاتا ہے۔
خوش نصیب ہے وہ شخص جو اُس کو
لیے عقد میں لایا اور خوش نصیب ہے وہ
اولاد جس نے اُس کو ماں کہکے پکارا۔

## صحیفہ چہارم

### (قرابت یا تعلقات بشری)

### آئین اول

### شوہر

کسی کو اپنی زوجیت میں لے اور اُس میں اپنا
بچا [illegible] کسی کو اپنی اہلیہ بنا [illegible] تو شوہر کو پہلا امر
صادق رکھنے میں پہلا امتیاز اُسے دی
تلاش کی جانچ [illegible] کی کسب [illegible] کر
تیری اس وقت کی بیٹی [illegible] تیری اولاد
کی آئندہ راحت منحصر ہے۔
اگر شکار [illegible] زیادہ مشغول
کرتی ہے اگر وہ اپنے [illegible] سی لیے

ریشم اور اپنی تعریف سے خوش ہوتی ہے
اگر وہ [illegible] اور منہ در سے باتیں کرتی
ہے اگر اُس کے پاؤں باپ کے گھر نہیں
ٹکتے اور اگر آنکھیں بے باکانہ مردوں پر پڑتی
ہیں تو گو اُس کا جمال ایسا ہو جیسا آفتاب
کا جو آسمان پر ہے تاہم اُس کی
[illegible] اور [illegible] سے اپنی آنکھیں
پھیر لے اُس کی راہ سے اپنے پاؤں ہٹا لا
اور اپنے خیال باطل کی ترغیبوں میں
اپنی [illegible] کر نہ پھنسا۔
لیکن جب کوئی بات غیرت خصلت

ایک بکار آمد رکن ہوگا یا نابکار
شروع ہی سے اُس کو تعلیم دے اور راستی
کے مسائل سے اُس کا دل پکا کر۔
اُس کی طبیعت کے رجحان کی نگرانی رکھ۔
صغرسنی ہی مین اُس کی اصلاح کر اور بُری
عادتون کو جون جون وہ بڑھے قوت نہ
پکڑنے دے۔
اس طرح وہ صنوبر کے مانند جو پہاڑ پر ہوتا ہے
اُٹھتا ہوا نظر آویگا اور جنگل کے درختون سے
اُس کا سر اونچا نمود ہوگا۔
بدکردار لڑکا باپ کو رسوا کرتا اور خوش اطوار
اُس کے بڑھاپے مین افتخار کا باعث
ہوتا ہے۔
کھیت خود تیرا ہی ہے تردد مین کوتاہی
نہ کر۔ جو بیج بوئے گا وہی درو کرے گا۔
اطاعت سکھا اور وہ تجھکو جزاے خیر دے گا
غیرت سکھا اور وہ شرمسار نہ ہوگا۔
شکر گزاری سکھا اور وہ فوائد عظیم اُٹھائے گا
سخاوت سکھا اور وہ ہر دل عزیز ہوگا۔
پرہیزگاری سکھا اور وہ تندرست رہیگا۔
دوراندیشی سکھا اور اقبال اُس کا ہمیشہ
یاور رہے گا۔
محنت کا عادی بنا اور اُس کی دولت
روز افزون ہوگی۔ خیراندیشی سکھا اور دل
اُس کا بڑھا رہے گا۔
علم و حکمت سکھا اور زندگی اُس کی کارآمد
ہوگی۔ مذہب سکھا کہ وہ اچھی موت پائیگا
حق پسندی سکھا کہ تمام دنیا اُس کی عزت
کریگی۔ بے ریائی سکھا اور خود اُس کا دل
اُس کو مرحبا کہے گا۔

## آئین سوم

## بیٹا

انسان کو خدا کی مخلوقات سے عقل
سیکھنا اور تربیت جو اُن سے ملے اُس پر
عمل کرنا چاہیے۔
اے میرے فرزند جنگل مین جا اور لقلق
صحرائی کے بچے کو دیکھ اور اُس سے سبق لے

وہ اپنے بوڑھے باپ کو اپنے پیرون پہ
لاد کے لے چلتا اُس کو اُن کی جگہ بٹھاتا
اور خورش پہونچاتا ہے۔
عبودیت اولاد اُس عود و فارس سے زیادہ
دل پذیر ہوتی ہے جو آفتاب کو نذر کر کے
جلاتے ہین اور اُس خوش آیند خوشبو سے
بڑھکر دل کو بھاتی ہے جس کو مصالحات
عرب کے کھیتون سے باد غربی کے جھونکے
اُڑا کر لاتے ہین۔
بس اس لیے اپنے باپ کا شکریہ ادا کر کہ اُس
نے تجھکو پیدا کیا ہے اور مان کا احسان
مان جس نے تیرا بار شکم مین اُٹھایا ہے۔
اُس کی باتون کو توسن جو تیری بھلائی
کے لیے کہی جاتی ہین اور اُس کی تنبیہ
کو سماعت کر جو ازراہ محبت کی جاتی ہے
اُس نے تیری بہبودی پر نگاہ رکھی ہے
اور تیرے آرام کے لیے مصیبت اُٹھائی ہے
اس لیے تو اُس کی کبرسنی کی قدر و منزلت کر
اور اُس کے سفید بالون کی بےادبی نہونے دے
اپنے بچپن کی بےبسی اور شباب کی
شوخیان یاد کر کے اپنے بڈھے مان باپ
کی نازبرداری کر اور زندگی کے زمانۂ زوال
مین اُن کی اعانت اور دستگیری سے
باز نہ آ تا کہ وہ اطمینان خاطر سے قبر مین
جاوین اور خود تیری اولاد تیری نظیر کی
تتبع کر کے حق خدمت اپنا محبت فرزندانہ
سے ادا کرے۔

## آئین چہارم
## بھائی

تم سب ایک باپ کی اولاد ہو اُس نے
تمھاری خبرگیری اور پرورش کی اور ایک
ہی مان نے تم کو دودھ پلایا ہے اس لیے
رشتۂ محبت مین بھائیون کے ساتھ منسلک
رہو تا کہ امنیت اور خوشی تیرے باپ کے
گھر مین بنی رہے اور جب دنیا مین ایک
دوسرے سے جدا ہو جاؤ تو اُس تعلق کو
یاد رکھو جو تمکو محبت اور یگانگت کی ترغیب

ربط رکھتا ہے۔ اپنے خون کے مقابلے میں غیر کو ترجیح نہ دے۔ اگر تیرا بھائی تکلیف میں مبتلا ہو تو اُس کی مدد کر اگر وہ تیری مصیبت میں ہے تو اُس کو چھوڑ نہ دے۔

اس طرح باپ کے اندوختہ سرمایہ سے تمام نسل کی پرورش میں مدد ہوتی رہے گی اور تمھارے باہمی اخلاص سے اُس کی محبت کا ظہور بدستور قائم رہے گا۔

# صحیفۂ پنجم

(ربوبیت یا تباین حالات انسان)

## آئین اول

## عالم و جاہل

عطیات فہم و ادراک خداوند تعالےٰ کے ذخیرے ہیں اور وہ جس کو جس قدر مناسب سمجھتا اُن میں سے عطا فرماتا ہے اگر اُس نے تجھکو عقل مرحمت فرمائی اور راستی کے علم سے تیرا دل منور کیا ہے تو جہلا کو بتا کہ وہ تربیت پاویں اور زیرکون میں اُس کے تذکرہ سے خود اپنی لیاقت بڑھا بیجی اور اصلی عقل اپنے اوپر اس قدر نازان نہیں ہوتی جتنا حماقت کو اپنا غرہ ہوتا ہے

اہل خرد کو شبہات پیدا ہوتے رہتے ہیں اور وہ اپنی رائے کا ردوبدل کیا کرتا ہے احمق سخن پرور ہوتا اور اشتباہات نہیں لاتا۔ اپنے زعم میں ہے تو وہ ہمہ دان مگر واقف نہیں ہے تو صرف اپنی جہالت تہی مغزی پر گھمنڈ نفرت انگیز ہے اور فضول بکنا حماقت در حماقت تاہم حمقا کی بے امتیازی کو برداشت کر لینا اُن کے خرافات کو خاموشی سے سن لینا اور اُن کی ضعیف العقلی پر رحم کرنا اہل دانشمندی ہے۔

الا خود تو اپنے استکبار اور پندار سے مت

بھول اور نہ اپنے فہم و ادراک کی فوقیت پہ بھول - ادراک انسانی خواہ کتنا ہی صاف کیون نہو پھر بھی اندھا ہے اور حماقت سے بھرا -

صاحب دانش اپنے نقص اور عیب سمجھتا اور سرنگون ہو جاتا ہے اپنے خیالات پر خود مطمئن نہین ہوتا الا احمق اپنے دل کے یا باب چشمہ مین جھانکتا ہے اور نہ مین جو پھلریان دیکھتا انہین سے خوش ہو جاتا ہے - اُن کو وہان سے وہ باہر نکال لاتا اور کہتا ہے کہ دیکھو دیکھو یہ موتی اور اپنے ابنائے جنس کی واہ واہ سے محظوظ ہوتا ہے -

ایسے اشیار کے اکتساب کا جن کی کچھ بھی حقیقت نہین اُس کو گھمنڈ ہوتا ہے لیکن جہان جاہل ہونا خفیف کرتا ہے وہان جہالت کے نقصان وہ نہین سمجھتا -

عقل کے کامون مین حماقت کے برتا کرنا اور حفت وہ اپنی محنت کا صلہ پاتا ہے لیکن دانشمند آدمی اپنے دل کو علم سے تربیت دیتا رہتا ہے فنون کی ترقی مین وہ دلچسپی لیتا اور جو نفع عوام کو اس ترقی سے پہونچتا وہ اُس کے اعزاز و افتخار کا باعث ہوتا ہے اس پر بھی کونی کے اکتساب کو وہ اشرف الکمالات شمار کرتا اور فلاح کا تمام عمر درس کھتا ہے

## آئین دوم

## غریب اور امیر

جس شخص کو خدا نے دولت دی اور اُس کے استعمال مناسب کے لیے دل بھی دیا ہے اُس کے اوپر ایک خاص طور کی مہربانی ہے اور وہ نہایت ہی برگزیدہ اور ممتاز ہے -

وہ شخص اپنی دولت کی طرف بڑی مسرت سے دیکھتا ہے کیونکہ وہ بھلائی کرنے کے وسائل اس کو بہم پہونچاتی ہے -

وہ ستم رسیدہ لوگون کی دستگیری کرتا ہے اور زبردست کو زیردست پر ظلم کرنے نہین دیتا وہ مستحق الرحم ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر ان سے ملتا ہے اُن کے احتیاجات

کی جستجو کرتا اور سوچ وسمجھکر بلا کسی نمود و نمایش کے اُن کی احتیاج رفع کرتا ہے ذی جوہر کی اعانت کرتا اور لیاقت کا صلہ دیتا ہے ذہین و ذکی کی جرأت بڑھاتا اور بکار آمد اختراعات کی روز بروز افزونی و ترقی مین وہ فیاض ساعی رہتا ہے۔

بڑے بڑے کام جاری کرتا ہے جس سے ملک مالا مال ہو جاتا اور ہزاروں بیشہ لوگون کو کام ملتا ہے اور نئی نئی تجویزین سوچتا ہے جن سے فن اور ہنر کی ترقی ہوتی ہے دستر خوان پر جو افراط سے کھانے بچ جاتی ہین اُن کو وہ حق المساکین سمجھتا ہے اور کبھی اُن کو محروم نہین رکھتا۔

اُس کے دل کی مخبری کو ثروت اُسکی نہین روکتی اس لیے وہ دولت مین مسرور رہتا ہے اور یہ مسرت اُس کی بیجا نہین ہے مگر لعنت ہے اُس پر جو بکثرت انبار در انبار روپیہ جمع کرتا اور اُس کو محض اپنے پاس ہی رکھنے مین خوش ہوتا ہے نفرین ہے اُس پر جو سخت گیری سے غریب آدمیون کو پیس ڈالتا ہے اور اُن کی عرق ریزیون کی پروا نہین کرتا بے دردی سے ظلم کر کر کے وہ بڑھتا ہے۔ اُس کے بھائی تک کی تباہی اس کو مخل نہین کرتی۔

یتیمون کے آنسو وہ اس طرح پیتا ہے جیسے دودھ اور بیواؤن کی گریہ وزاری اُس کے کانون کا زمزمہ ہے۔ دولت کی محبت مین اس کا دل پتھر ہو گیا ہے کسی طرح کا غم اور کوئی مصیبت اُس پر اپنا نقش نہین جما سکتی ہے لیکن بدبختی کی پھٹکار اُس کے پیچھے پڑ جاتی ہے خوف ہر وقت اُس پر طاری رہتا ہے اُسکے دل کی تشویشین اور خود اُس کی روح کی غارتگر خواہشین دوسرون کی مصیبتون کا جو اس نے ان پر نازل کی ہین اُس سے انتقام لیتی ہین۔

آہ - افلاس کی مصیبتین بمقابلہ اُس شخص کے دل کی خستگی کے کیا چیز ہین۔

بہت سی ذلیلین مین جن سے غریب آدمی

تسکین رکھنا بلکہ خوش رہنا چاہیے۔
با اطمینان تمام وہ اپنا روکھا سوکھا کھاتا
ہے خوشامدی اور مفت کے ہٹی مارنے
والے اس کے دسترخوان کے گرد جمع نہین
ہوتے اس کے تعلقات اس کو پریشان
نہین کرتے اور نہ سائل ستاتے ہین۔
امیرون کی سی اغذیہ لطیفہ کے نہ ہونے سے وہ
ان بیماریون سے بھی جن مین امرا مبتلا ہوتے
ہین بچتا ہے۔
کیا روٹی جو وہ کھاتا ہے اس کو میٹھی نہین معلوم
ہوتی کیا پانی جو وہ پیتا ہے اس کی تشنگی کو
خوشگوار نہین ہے۔ وہ تو نفس پرستون کے
اشربۂ عیش و عشرت سے کہین لطیف و لذیذ تر
ہوتا ہے۔ اس کی محنت اس کو تندرست
رکھتی اور ایسا چین سے سلاتی ہے کہ ویسا
آرام کاہل کو گدگدے بچھونے پر بھی نصیب
نہین ہوتا۔
وہ اپنی خواہشات کو تحمل کے ساتھ مختصر اور
محدود رکھتا ہے اور اس کی روح کو قناعت
کے سکون مین بہ نسبت اکتساب دولت اور
شان و شکوہ کے زیادہ تر لطف ملتا ہے
اس لیے امیر اپنی دولت کے زعم مین نہ رہے
اور نہ غریب اپنا افلاس دیکھکر ہمت ہارے
کیونکہ خداوند کریم کی ربوبیت دونون کو راحت
پہونچاتی ہے اور اس کی تقسیم ایسی مساوی
کی گئی ہے کہ احمق باور ہی نہین کرسکتا۔

## آئین سویم

## آقا اور ملازم

اے انسان افسردہ خاطر نہ ہو کہ تو دوسرے
کی خدمت کرتا ہے۔ یہ تقدیر منجانب اللہ
ہے اور اس مین بہت سے فائدے ہین
زندگی کے خدشے اور اندیشے اس سے
دور رہتے ہین۔
ملازم کی توقیر اس کی دیانت مین ہے اور
اطاعت و فرمان برداری اس کی عمدہ ترین
خوبیان ہین اس لیے اپنے آقا کی
تنبیہ و توبیخ کے وقت اپنا آپا مار اور جیسا وہ

تجھکو سرزنش کرے جواب نہ دے تیری
برداشت کی خاموشی کبھی فراموش نہ ہوگی۔
اُس کے فوائد مد نظر رکھ اُس کے کاروبار
مین سرگرم رہ اور جو اعتبار تیرا وہ کرتا ہے
اُس مین اپنی وفاداری سے فرق نہ آنے دے
تیرا وقت اور تیری محنت اُس کی ملک اور مال
ہے اس لیے ان مین اُس کے ساتھ دغا نہ کر
کیونکہ انھین کے بدل مین وہ تجھکو تنخواہ دیتا ہے
اور اے شخص تو جو آقا ہے اپنے ملازم سے
اگر وفا چاہتا ہے تو انصاف سے پیش آیا کر
اور اطاعت کا خواستگار ہے تو معقولیت سے
کام لیا کر۔
انسان کی آن اور زہرہ اُس مین بھی ہے
سختی اور تشدد سے خوف و ہراس ہی پیدا
ہوتا ہے اس سے ملازم کے دل مین محبت
جگہ نہین پاتی۔
سرزنش کے ساتھ نوازش اور حکم کے ساتھ
معقولیت مشترک کر تب البتہ تیری تنبیہ کا
اُس کے دل پر اثر پڑیگا اور بجا آوری قصد محبت
مین وہ خوش رہے گا۔
احسان مان کر وہ تیری خدمت وفاداری
سے کرے گا اور محبت سے خوشی خوشی
فرمان بردار رہے گا۔ اور تجھکو واجب نہین
کہ تو اُس کے معاوضہ مین اُس کی محنت
اور دیانت کا صلہ مناسب دینے سے
قاصر رہے۔

## آئین چہارم

## حاکم و محکوم

اے مقرب بارگاہ الٰہی تجھکو جو تیرے
متساوی الوجود بنی آدم نے حکومت شاہی
پر مسلط کیا اور اپنا فرمانروا قرار دیا ہے
اپنی منزلت اور مرتبت سے زیادہ اُن کے
اعتماد کے مآل کار اور اُن کے مان و وقر کا
خیال رکھنا کہ یہ لباس ارغوانی جو تجھکو
پہنایا گیا ہے یہ اورنگ سلطانی جس پر تجھ
بٹھایا گیا ہے یہ تاج خسروانی جو تیرے
سر پر رکھا گیا ہے اور یہ عصاے حکمرانی جو

تیرے ہاتھ مین دیا گیا ہے یہ سب علامات
عز و علا تیری ذات خاص کے واسطے تجھکو
نہین دی گئی ہین اور نہ ان سے تیری ذاتی
بھلائی مقصود ہے ۔ بلکہ سلطنت کی بہبودی
کے لیے بادشاہ کی صولت و عظمت رعایا کی
فارغ البالی اور فرخندہ حالی سے ہے اُس کی
سلطنت اور حکومت کا دار و مدار رعایا کے
دلون پر منحصر ہے ۔

جو بادشاہ کہ بڑا ہے جون جون اُس کی عالی مرتبتی
کی شان و شوکت مین ازدیاد ہوتا ہے
اُس کا دل بڑھتا ہے ۔ وہ اعلےٰ امور کے
منصوبے باندھتا اور اپنی شان کے مناسب
کام کا متلاشی رہتا ہے ۔

سلطنت کے دانشمندون کو وہ جمع فرماتا
آزادی سے اُن کے ساتھ صلاح و مشورہ
کرتا اور سب کی راے سنتا ہے ۔

وہ امتیاز سے رعایا مین تجسس رہتا ۔ لوگون کی
قابلیت دریافت فرماتا اور علی قدر لیاقت
سب کو کام دیتا ہے ۔ عامل اُس کے منصف
اور وزرا دانشمند ہوتے اور مصاحب خاص
کبھی اُس کو دغا نہین دیتے ہین ۔

وہ فنون کو پسند کرتا اور دوسرے ملک مین
پھیلاتے ہین ۔ علوم اُس کے ہاتھ سے ترقی
پاتے ہین ۔

علما اور اہل ہنر کی صحبت مین وہ محظوظ
رہتا ہے اُن کے دلون مین ایک دوسرے
پر سبقت لیجانے کا حوصلہ پیدا کرتا ہے
اور اُن کے جد و جہد سے سلطنت کی عظمت
بڑھتی ہے ۔

تاجر کے حوصلے کی جو اپنی تجارت پھیلاتا
کسان کی مہارت کی جو زمین کی حیثیت و
قابلیت بڑھاتا ۔ اہل ہنر کے اختراع اور
طالب علم کے علوم مین ترقی کرنے کی وہ قدر
کرتا اور فیاضی کے ساتھ انعامات عطا فرماتا ہے
وہ نوآبادیان بساتا ۔ مضبوط جہاز بنواتا
سفر کی آسانی کے لیے دریاؤن کے راستے
کھولتا اور حفاظت کی غرض سے بندرگاہ
مقرر کرتا ہے رعایا اُس کی دولت سے

مالامال رہتی اور سلطنت کی قوت بڑھتی جاتی ہے
وہ ایسے قوانین موضوع کرتا ہے جو عدل و
دانش کے اصول پر مبنی ہوتے ہین۔ رعایا
امن و امان مین اپنی کمائی کا لطف اُٹھاتی
اور متابعت قانون کو اپنی فلاح کا باعث
سمجھتی ہے۔
احکام اُس کے رحم کے اصول پر مبنی ہوتے
ہین الا مجرمون کی سزادہی مین سخت رہتا
اور رو رعایت نہین کرتا ہے۔ اُس کے کان
رعایا کی فریاد سننے کو کھلے رہتے ہین ظالمون
کے ہاتھ وہ اُٹھنے نہین دیتا اور اُن کے
پنجۂ ظلم سے رعیت کو بچاتا ہے۔
اُس کی رعایا اُس کا ایسا ادب کرتی اور
ایسی محبت اُس سے رکھتی ہے جیسے باپ
کی اور اپنی تمام آسائشون کا اُس کو محافظ
سمجھتی ہے۔
اُن کی محبت سے اُس کے دل مین بھی
رعایا کی الفت پیدا ہو جاتی اور اُن کے
حفظ امنیت کی فکر اُس کے پیش نظر
رہتی ہے۔
اُس کے خلاف اُن کے دلون مین کوئی
شکایت پیدا نہین ہوتی اور نہ دشمنون کی
تدبیرین اُس کی سلطنت کو خطرہ مین ڈالتی ہین
اُس کی رعایا اُس کے کام مین وفادار
و جان نثار رہتی اور اُس کی حفاظت کے لیے
بطور دیوار رہتی بن جاتی ہے دشمن کی فوج اُن کے
مقابل ایسا بے قرار لاتی ہے جیسے ہوا سے بھوسہ
اُڑتا ہے۔ رعایا کے گھرون مین امن و امان کی
برکت ہوتی اور طاقت اور دبدبہ ہمیشہ
اُس کے تخت کے طواف مین رہتا ہے۔

13.10

# صحیفہ ششم

## (شرائط خدمات متعلقہ ابنائے جنس)

### آئین اول

### خیراندیشی

اے انسان جس وقت تو اپنی احتیاجات کو سوچتا اور ناقابلیت کو دیکھتا ہے اُسکی عنایت کا شکریہ ادا کر جس نے تجھکو جوہر نطق عطا فرمایا اور ہم جنسوں کی جماعت مین اس غرض سے بٹھایا ہے کہ ایک دوسرے کی مدد کرے اور باہمدیگر احسان ملنے۔

تیرا رزق تیری پوشش تیری آسایش سکونت ضرر رسان سے حفاظت آرام سے تیرا بسر کرنا۔ اور زندگانی کے حظ اٹھانا یہ سب دوسرون کی مدد سے ہے بلا استمداد و استعانت ابناء جنس کچھ بھی تجھکو حاصل نہین ہو سکتا۔

اس لیے تجھ پر فرض ہے کہ بنی نوع انسان سے بہ محبت پیش آ کیونکہ اس مین تیرا ہی ذاتی فائدہ ہے کہ وہ لوگ تیرے ساتھ دوستانہ سلوک کرین۔

جس طرح گلاب اپنے جبلی خاصہ سے شمیم خوش آیند پھیلاتا ہے اُسی طرح خیراندیش آدمی دل سے اچھے کام کرتا اور فیض پہونچاتا ہے۔

وہ خود آرام وچین سے بسر کرتا اور اپنے ہمسایہ کی آسودگی و سرسبزی دیکھکر باغ باغ رہتا ہے۔

کبھی وہ کسی کی بدگوئی نہین سنتا لوگون کی خطاؤن اور قصورون پر دل اُس کا دکھتا ہے۔

بھلائی کرنے کے لیے اُس کی دلی تمنا رہتی اور اس کے موقعے ڈھونڈھا کرتا ہے

اور دوسرون کی اذیت دفع کرنے مین
اپنی سبکدوشی سمجھتا ہے ۔
اپنی دریادلی سے وہ ہر شخص کی فلاح کا
خواہان رہتا اور اپنی دلی سخاوت سے
اُس کی افزایش مین سعی کرتا ہے ۔

## آئین دوم

## حق پسندی

سوسایٹی کی آسایش کا حق پسندی
پر انحصار ہے اور اپنے اپنے مقبوضات پر
متصرف رہنے مین ہر شخص کی خوشی کا مدار
اس لیے اپنی خواہشات کو احاطۂ اعتدال
سے متجاوز نہ ہونے دے اور حق پسندی
کی رہنمائی پر راہ راست مین سیدھا چلا چل
اپنے ہمسایہ کے مال پر نگاہ بد مت ڈال جو کچھ
کہ اُس کی جایداد ہے اُس کو اپنے مس سے
پاک وصاف رہنے دے ۔
کسی طمع مین آکر یا اشتعال طبع سے اُس کی
ہلاکت کے لیے اپنا ہاتھ نہ اُٹھا ۔

اُس کے چال چلن پر تہمت نہ لگا نہ اُس کے
خلاف کبھی جھوٹی گواہی دے ۔
اُس کے ملازمون کو اُسے دغا دینے یا
نوکری اُس کی چھوڑ دینے کے لیے نہ بہکا
اور نہ اُس کی مستورہ سینہ بی بی کو گناہ
کرنے کی ترغیب دے ۔
تیرے اس فعل سے اُس کا دل ایسا مغموم
ہوگا جس کی تو کسی طرح تشفی نہ کر سکیگا
اور روح پر اُس کی وہ صدمہ پہونچیگا
جس کا کسی بدل سے کفارہ نہ ہو سکیگا ۔
لوگون کے ساتھ کاروبار مین کھرا اور سچا رہ
اور اُن سے ایسا برتاؤ رکھ جیسا کہ تو چاہتا
ہے کہ وہ تیرے ساتھ رکھین ۔
اپنے عہد پر وفادار رہ اور جو شخص تجھ پر
بھروسا رکھے اُس کو دھوکا نہ دے یقین
مان کہ خداوند تعالیٰ کی نگاہ مین چوری کرنا
اتنا سخت گناہ نہین ہے جتنا کہ دغا دینا ۔
کسی غریب کو نہ ستا اور نہ مزدور کی مزدوری دبا
جب تو منافع کی غرض سے کچھ فروخت کرے

تو اپنے ضمیر کی سرگوشی کو سن اور مناسب نفع پر قناعت کر خریدار کی ناواقفیت سے استفادہ نہ لے

قرضہ جو تیرے ذمے ہو ادا کر کیونکہ جس نے تجھکو قرضہ دیا تھا اُس نے تیری شرافت پر بھروسہ کیا تھا اُس کے مطالبہ کو واپ رکھنا کمینہ پن ہے اور نا انصافی۔

الغرض اپنے دل کی تھاہ لے۔حافظہ کو دُر کے لیے بلا۔اور اگر ان امور مین سے کسی امر کی بابت تجھ سے بھول چوک ہوگئی ہو۔تو افسوس کر اور شرما اور حتی الوسع اُس کی فوراً اصلاح کر۔

## آئین سوم

## فیاضی

خوش نصیب ہے وہ شخص جس نے اپنے سینے مین نیک اندیشی کا تخم بویا ہے جس کی پیداوار فیاضی ہے اور محبت اُس کے دل کے چشمے سے نیکی کے دریا بہتے ہین اور نفع رسانی انسان کے لیے اُس کے سوتے اُمنڈ چلتے ہین۔

وہ غریب کو حالت تکلیف مین مدد دیتا اور جمیع انسانون کی فلاح مین اعانت کرنے سے مسرور ہوتا ہے۔

وہ اپنے ہمسایہ کو کبھی اتہام نہین لگاتا۔ حسد اور بغض کی حکایات پر یقین نہین لاتا اور نہ اپنی زبان سے کسی کی غیبت کا اعادہ کرتا ہے۔

انسانون سے جو گزند اُس کو پہونچا ہے اُن کو معاف کرتا بلکہ اپنے حافظے سے بھی مٹا دیتا ہے انتقام اور کینے کی اُس کے دل مین جگہ نہین ہے۔

وہ بدی کا بدلا بدی نہین کرتا۔اپنے دشمنون تک سے متنفر نہین رہتا بلکہ اُن کی بُرائی کے بدل مین اُن کو دوستانہ فہمایش کرتا ہے لوگون کے رنج و تفکرات سے اُس کے دل مین ہمدردی پیدا ہوتی ہے اُن کے مصایب کے کم کرنے مین وہ کوشش کرتا

اور اپنی محنت کے صلہ مین کامیابی کی
خوشی حاصل کرتا ہے
غصہ ور کے غیظ کو وہ ٹھنڈا کرتا اور خشمناک
آدمیون کے جھگڑون کو نپٹاتا ہے اور
عداوت و خصومت کے نقصانات کا
انسداد کرتا ہے۔
اپنے پڑوس مین وہ آشتی اور خیر اندیشی
کی روز افزونی کرتا ہے اور نام اُس کا
تعریف و دعا کے ساتھ لوگون کا ورد زبان
رہتا ہے۔

## آئین چہارم
## احسانمندی

جس طرح سے درخت کی شاخین اپنی
جڑ کو جہان سے وہ نکلا تھا رس پہونچاتی ہین
اور دریا اپنا دھارا سمندر مین گراتا ہے جہان
سے اُس کے منبع مین پانی آیا تھا اُسی طرح
سے احسانمند آدمی کا دل احسان کا
بدلا ادا کرنے مین محظوظ ہوتا ہے۔

وہ خندہ روئی سے احسان مانتا اور
اپنے محسن کو محبت اور تعظیم کی نگاہ سے
دیکھتا ہے۔ اور اگر احسان کا بدلا اُس کے
امکان سے باہر ہوتا ہے تو وہ اُس کی یاد
الفت کے ساتھ دل مین قائم رکھتا ہے اور
تمام عمر نہین بھولتا۔
فیاض آدمی کا ہاتھ ابر باران کے مانند ہے
جو زمین پر پھل پھول اور نباتات برساتا ہے
الا احسان فراموش کا دل ریگستان کے
مثل ہے جو حرص کے ساتھ پانی جو برستا ہے
جذب کر لیتا ہے اور سوکھ جاتا ہے اور کچھ
اُس مین پیدا نہین ہوتا۔
اپنے محسن کے ساتھ حسد اور جو احسان کہ اُس نے
کیا ہے اُس کے چھپانے کی کوشش نہ کر
کیونکہ گو احسان کرنا بہ نسبت احسان لینے
کے بہتر ہے گو فیاضی سے تعریف ہوتی ہے
تاہم شکر گزاری کا انکسار دل پر اثر کرتا ہے
اور خدا اور انسان دونون کی نگاہ مین پسندیدہ ہے
لیکن مغرور آدمی کا مورد عنایت نہ ہو نہ خود غرض

اور طامع کا احسان لے اُس کے تکبر کی
بیہودگی تجھکو ہرف ندامت رکھے گی اور
اُس کے طمع کی لالچ کی کبھی پوری نہ پڑیگی

## آئین پنجم
# خلوص

اے شخص جو توراستی کے حسن و جمال پر
دادو شیدا ہے اور اُس کی جادوگری کا
دلدادہ اُس کے انقیاد پر ثابت قدم رہ اور
اُس کو ہرگز نہ چھوڑ۔ تیری نیکی کا استحکام تجھکو
معزز و ممتاز رکھے گا۔
راستباز کی زبان کی جڑ اُس کے دل میں ہے
مکر و ریا کو اُس کی بات میں مداخلت نہیں۔
جھوٹ پر وہ محجوب و مشوش ہو جاتا ہے۔
لیکن راست گفتاری میں اُس کی آنکھ نہیں
جھپکتی۔ اپنی وضعداری کی آن وہ مردانہ
نباہتا ہے۔ اور دورنگی کے فنون سے اُس کو
نفرت رہتی ہے۔
وہ مستقل مزاج رہتا ہے کبھی گھبراتا نہیں
سچ بولنے میں دلیر ہے اور جھوٹ سے
خائف۔ ریاکاری کی رزالت اُس میں
چھو نہیں گئی۔ اُس کے منھ کے الفاظ
اُس کے دل کے خیالات ہوتے ہیں۔
تاہم سوچ سمجھ کر وہ اپنے لب کھولتا ہے
حق اور واجب باتوں پر غور کر لیتا اور متانت
کے ساتھ بات کرتا ہے۔
اُس کی صلاح دوستانہ اور تہدید آزادانہ
ہوتی ہے اور جو کہتا ہے بالضرور اُس کو
پورا کرتا ہے لیکن مکار کا دل اُس کے سینے
میں نہاں رہتا ہے۔ کلام اُس کے راست نما
بھیس میں ملبوس ہوتے ہیں۔ اور دھوکا دہی
اُس کا شعار ہے۔
رونے کے مقام پر وہ ہنستا ہے اور ہنسنے
کی جگہ روتا ہے اور کلام اُس کے بے معنی
ہوتے ہیں۔
چھچھوندر کی طرح وہ اندر ہی اندر اندھیرے
میں سرنگ لگاتا اور اپنے آپ کو محفوظ
سمجھتا ہے لیکن آجاتے ہیں اُس کو جیکا ہو بدھر

لگتی ہے اور کھلم کھلا دیکھتے ہین کہ اُس کا
سر خاک آلودہ ہے
دائمی کشمکش مین وہ اپنے دن کاٹتا ہے
ہمیشہ اُس کی زبان پر کچھ ہے اور دل مین کچھ اور
نیک نہاد آدمیون کا سا رویّہ اختیار
کرنے کی وہ کوشش کرتا اور اپنی رویا بازی
کے خیالات سے گرم معانقہ رہتا ہے۔
او احمق۔ ارے او احمق جس قدر تکلیف
تو اپنی اصلیت کے چھپانے مین اُٹھاتا ہے
وہ اُس تکلیف سے کہین زیادہ ہے جو
تجھ کو اپنا ظاہر بنانے اور جیسا نہین ہے
ویسا اپنے آپ کو دکھانے مین اُٹھانی
پڑتی ہے۔
دانشمند تیری عیاری کا مضحکہ اُڑائین گے
اور جب تیرا بھیس طشت از بام ہو جائیگا
استہزا کی اُنگلیان تیری طرف
اُٹھین گی۔ اور تو بیکا مسخرہ بن
جائیگا۔

# صحیفۂ ہفتم

## (بالعموم حالت شخصی انسان پر غور)

### آئین اول
### کالبد اور ترکیب

اے انسان ضعیف البنیان اور جاہل
جیسا کہ تو ہے۔ اے خاک کے پتلے ناچیز
اور خاک نشین جیسا کہ تجھکو ہونا چاہیے۔
اپنے خیالات کو علم لامنتہا کی جانب دوڑا
قدرت کاملہ کو اپنے سامنے پرتو افگن دیکھ
اور اپنے ہی ڈھانچے پر غور کر۔
شرف اور قدرت سے تو خلق کیا گیا ہے
اس لیے کہ ادب سے تو اپنے خالق کی ثنا
کر اور اُس کی عبودیت مین شاد رہ۔
کیا وجہ ہے کہ جملہ مخلوقات سے صرف تو ہی
سیدھے قد بنایا گیا ہے بجز اسکے کہ تو صانع بیچون

کے صنائع و بدائع کو دیکھے۔ اور کس غرض سے
دیکھے اس لیے کہ اُن کے نظارہ اور معرفت
سے حالت وجد میں آوے۔ اور وجد میں
آکے تو کیوں آئے؟ صرف اس واسطے کہ اُنکی
اور اپنے خالق کی پرستش کرے۔

کیا سبب ہے کہ ادراک صرف تیری ہی ذات
خاص کے حوالہ ہوا ہے اور کہاں سے وہ
تجھکو ملا ہے۔

گوشت میں سوچنے کی طاقت نہیں ہڈیوں
میں حجت کرنے کا مدرکہ نہیں۔ شیر نہیں جانتا
کہ اُس کو کیڑے کھا جائیں گے اور نہ بیل
سمجھتا ہے کہ ذبح کرنے کے لیے اُس کو
کھلاتے پلاتے ہیں۔

جو تو دیکھتا ہے اُس سے غیر مشابہ کوئی شے
زائد تجھ میں ممزوج کی گئی ہے اور کوئی چیز
تیرے خاکی جسم کو حیاتی ہے جو تیرے
حواس خمسہ کے عام مقاصد سے اعلیٰ و بالا
ہے۔ دیکھ وہ کیا ہے اُس کے نکل جانے پر
بھی جسم جیسا مکمل پورا اور کامل ہے ویسا ہی
بنا رہتا ہے اس لیے وہ کوئی جزو جسم نہیں
ہے۔ وہ غیر مادی ہے اس لیے لازوال
ہے۔ وہ آزاد ہے اور اس لیے اپنے افعال
کی جواب دہ۔

چونکہ گدھا اپنے دانتوں سے نباتات
چبا لیتا ہے تو کیا وہ طعام کا استعمال بھی
جانتا ہے۔ یا مگر بھی کو اُس کی ریڑھ کی
ہڈی بھی ایسی ہی سیدھی ہے جیسی کہ
تیری۔ کیا وہ سیدھا کھڑا ہوتا ہے۔

خدا نے جس طور پر تجھکو خلق کیا ہے ویسا ہی
اُن کو بھی پیدا کیا ہے۔ ان سب کے بعد
تو بنایا گیا تھا۔ تجھکو ان سب پر شرف بخشا
گیا اور سرداری دی گئی اور اُس نے
خود اپنے انفاس سے مادہ علم بھی تجھ میں
پھونک دیا ہے۔

پس تو اپنے آپ کو اُس کی کائنات کا شکوہ
جان سادہ اور الوہیت کے اتصال کا
سلسلہ سمجھ۔ دیکھ کہ خود خدا کا ایک جزو
تجھ میں موجود ہے۔ اپنے رتبہ کا خیال رکھ

اور برائی کی طرف میل کرنے کی جرات نہ کر
سانپ کے نقش گندم مین ہیبت کس نے پیدا
کی ہے۔ گھوڑے کی گردن مین گرج کس نے
پہنائی ہے۔ اُس نے جس نے تجھے ایک کو
پاؤن کے تلے کچل ڈالنے اور دوسرے کو
اپنی کاربرآری کے لیے ہلا لینے کی عقل عطا
کی ہے۔

## آئین دوم

## دربارۂ استعمال حواس

اپنے جسم کا فخر نہ کر کہ وہ پہلے بنایا گیا تھا
نہ اپنے دماغ پر نازان ہو کہ اُس مین روح کا
مسکن ہے کیا مکین مکان کی دیوارون سے
زیادہ قابل اعزاز نہین ہے
ضرور ہے کہ اناج بونے کے لیے پہلے زمین
تیار کی جاوے۔ کمہار اپنے برتن پکانے
کے لیے اول بھٹہ بناوے۔
جس طرح عالم بالا سے سمندر کو یہ صدا آتی ہے
کہ یہی راہ ہے جدھر سے تیرے امواج تموج
ہوگا نہ دوسری راہ سے۔ اس قدر تیرا جوش
تلاطم اُٹھے گا نہ اس سے بلند۔
اُسی طرح اے انسان اپنی روح کو اپنے
جسم پر حکمرانی کرنے اور اُس کو حرکت دینے
دے اور اُسی طرح اپنی روح کو جسم سے تسکین
حیز اقتضا مین لانے دے۔
تیری روح تیرے قالب کی بادشاہ ہے
ایسا نہ کر کہ اُس کی رعیت اُس سے باغی
ہو جائے۔ تیرا جسم مثل کرۂ زمین کے ہے
اور تیری ہڈیان ستون ہین جن کے سہارے
سے اُس کی بنیاد قائم ہے۔
جس طور پر سمندر سے چشمے پیدا ہوتے ہین
جن کا پانی دریاؤن کے ذریعے سے پھر
اُس مین بہ آتا ہے۔
اُسی طرح تیرا دم بھی قلب سے باہر نکل جاتا اور
پھر اپنی جگہ پر واپس آجاتا ہے۔
کیا یہ دونون ہمیشہ اپنا اپنا دور قائم نہین
رکھتے۔ دیکھو وہی ایک خدا ہے جس نے
اُن کا یہ تسلسل معین کیا ہے۔

کیا تیری ناک خوشبویات کے لیے بھرے
اور تیرا منھ نعمتون کے واسطے راہ نہین ہے
تاہم سمجھ لے کہ جو خوشبویات دیر دیر تک
سونگھی جاتی ہین یہی مضر پڑ جاتی ہین اور
نفیس نفیس کھانے جو رغبت دلاتے تھے
بعد کو اشتہا مٹا دیتے ہین۔
کیا تیری آنکھین تیری نگہبانی کے لیے پاسبان
نہین ہین تو بھی وہ کتنی بار جھوٹ و سچ کے
امتیاز مین معذور ہو جاتی ہین پس تو اپنی
روح کو ضبط سے رکھ اور اپنے دل کو درستی کی
بہی خواہی کی جانب رجوع کر تو یہ سب اس کے
ندیم و وزیر ہمیشہ تجھ تک راستی پہونچانے کے
حامل بنے رہین گے۔
تیرا ہاتھ۔ کیا یہ دست اعجاز نہین ہے کیا
اس کی برابر خلقت مین کوئی اور شے بھی
ہے۔ کیون تجھکو عطا ہوا صرف اس لیے
کہ تو اس کو اپنے ہم جنسون کی مدد کے لیے
پھیلائے
سنجیدہ تمام جاندار اشیا کے صرف تجھ کو

کس واسطے شرم کی قابلیت دی گئی ہے تمام
دنیا کو تیری شرم کی حالت تیرے چہرے
سے کھل جائیگی اس لیے منفعل ہونے کا
کوئی کام نہ کیا کر۔
خوف و ہراس۔ یہ کیون تیرے سرخ و سفید
چہرہ کی رونق کھو دیتے ہین۔ گناہ سے بچا رہ
تو جان جائیگا کہ خوف کی تجھ تک رسائی
نہین اور نہ ہراس کو تیرے سامنے آنے کی
جرات ہے۔
حالت خواب مین نمود بے بود کیون تجھ سے
آکر باتین کرتے ہین۔ اُن کا ادب کر اور
جان رکھ کہ یہ خواب عالم بالا سے آتے ہین۔
صرف تو ہی ایسے انسان بات چیت کر سکتا
ہے اس لیے جلیل اور خاص حق پر تعجب کر
اور جس نے تجھکو نطق عطا فرمایا ہے اس کی
معقول اور مناسب مدحت سرائی مین
مشغول ہو۔ اپنی اولاد کو بھی عقل سکھا
اور اپنے بچون کو زہد و تقوے کی تعلیم

دے

## آئین سوئم

## روح انسان اُسکی اصلیت اور جذبات

اے انسان صحت جسمانی قوت اور اختلاط اخلاط تیرے بیرونی اجزاے بدن کے لیے برکتین ہین صحت ان مین سب سے بڑھ چڑھ کے ہے جو نسبت صحت کو جسم سے ہے وہی ایمانداری کو روح سے ہے۔

یہ امر مسلم اور تحقیق ہے اور سب سچائیون مین سے تجھ پر صاف صاف منکشف کہ تجھ مین روح موجود ہے اس کے عوض مین تجھکو متشکر اور مسکین رہنا چاہیے۔ کامل طور پر اُس کی ماہیت جاننے کی اُدھیڑبن مین نہ پڑ۔ کیونکہ وہ غیر ممکن التفحص ہے اور ممتنع التفتیش۔

خیال اور فہم۔ مدرکہ اور خواہش کو اپنی روح نہ جان۔ یہ اُس کے افعال ہین نہ کہ اُس کے وجود۔ اس کو بہت زیادہ بلند پرواز نہ کر تاکہ تیری حقارت نہ ہو۔ اُن لوگون کے مانند تو نہ ہو جو اوپر چڑھنے سے گر پڑتے ہین اور نہ اُس کو اتنا حقیر رکھ کہ حیوان مطلق کے ہی درجے کو پہونچ جاوے۔ اور نہ تو مثل گھوڑے اور خچر کے بن جا جن مین مطلق فہم نہین ہے۔

اُس کے خواص کے رو سے اس کی تلاش کر اور اُس کی خوبیون سے اُس کو پہچان ان خواص اور خوبیون کا شمار تیرے سر کے بالون سے بھی زیادہ ہے۔ بلکہ آسمان پر جو ستارے ہین اُن کا شمار بھی ان کی برابر نہین ہے

عرب والون کا ہم خیال نہو کہ ایک ہی روح تمام انسانون مین منقسم ہے اور نہ مصریون کے قول پر اعتبار لا کہ ہر ایک انسان مین بہت سی ارواح ہین جس طرح تیرا دل ایک ہے اُسی طرح تیری روح بھی ایک ہے۔ کیا آفتاب مٹی کو سخت نہین بناتا ہے اور نیز وہ موم کو کیا نہین پگھلاتا ہے۔ بس جبکہ ایک ہی آفتاب ہے جو دونون کام کرتا ہے اُسی طرح ایک ہی روح ہے جو مخالف ارادے ظاہر کرتی رہتی ہے۔

جس طرح کہ ماہتاب باوجودیکہ تاریکی کا پردہ
اُس کے چہرہ پر پڑ جاتا ہے خاصیت اپنی
قائم رکھتا ہے اُسی طرح احمق کے سینہ
مین بھی روح اپنی تمام کاملیت کے ساتھ
بنی رہتی ہے۔

وہ لازوال ہے۔ وہ غیر متبدل پذیر ہے۔ وہ
سب مین ایک سی ہے۔ صحت اُس کو اپنی
محبوبیت رکھانے کو بلاتی ہے اور محنت
دانشمندی کا گلگونہ لگا کر اُس کو زیب وزینت
دیتی ہے۔

انصاف اُس کو خوبیون سے مرتفع مرتبت
نہین بخش سکتا اور نہ رحم اُس کو ایسی حالت
مین پہونچا سکتا ہے جو عیوب سے بدانجام
ہو۔ یہ تیرے اعمال ہین اور تو ہی اُن کا
جوابدہ اور مواخذہ دار۔

کبھی خیال نہ کر کہ موت تجھکو بازپرس سے
بچا سکتی ہے نہ اس گمان مین رہ کہ فنا
تجھکو تحقیقات سے مخفی رکھ سکتی ہے جس نے
تجھے خلق کیا ہے تو نہین جانتا کہ کس شے
سے اُس نے تجھکو بنایا ہے تو کیا وہ حالت
موجودہ سے کسی ایسے مرتبہ پر جس کی پھر بھی
تجھکو خبر نہین سرفراز نہین کر سکتا۔

کیا مرغ آدھی رات کا وقت نہین جان جاتا
اور کیا وہ تجھے خبردار کرنے کو کہ صبح ہو گئی بانگ
نہین دیتا۔ کیا کتا اپنے مالک کے نقش پا نہین
پہچانتا۔ کیا زخمی بکرا اُس بوٹی کی طرف
نہین دوڑ جاتا ہے جس سے اُس کے زخم کا
اندمال ہوتا ہے۔ تاہم جب یہ سب مر جاتے
ہین تو روح اُن کی خاک مین مل جاتی ہے
صرف تیری ہی روح زندہ جاوید ہے۔

اس بات کا حسد نہ کر کہ اُن کے حواس مین
بہ نسبت تیرے حواس کے زیادہ تیزی ہے۔
اچھی چیزون کے پاس رکھنے ہی مین نفع نہین
ہے بلکہ اُن کے استعمال سے واقفیت حاصل
کرنے مین فائدہ ہے

اگر تیرے ایسے کان ہوتے جیسے بارہ سنگھے
کے یا ایسی قوی اور تیز نگاہ ہوتی جیسی عقاب
کی ہے اگر تو سونگھنے مین شکاری کتے کی برابر

ہوتا یا بیدر اپنا سا ذایقہ تجھکو دے ڈالتا یا
کچھ اپنا سا لمس تجھکو بخش دیتا پھر بھی جب
تجھکو مدرکہ نہین تو وہ تیرے کس کام آتے
کیا سب اپنے ہم جنسون کی طرح نیست و نابود
نہین ہو جاتے ہین -
کیا اُن مین سے کسی کو عطیہ ناطقہ حاصل
ہے کیا اُن مین سے کوئی بھی تجھ سے کہ سکتا
ہے کہ مین نے یہ کام کس غرض سے کیا -
عقل کے لیئے مثل درہ ہوہ الماری کے ہین
جون ہی وہ کھلتے ہین تیرے سامنے
خزاین انڈیلتے ہین - وقت مناسب پر
جب دانشمندانہ فقرات مُنہ سے نکلتے ہین
ایسے ہین جیسے سونے کے درخت چاندی
کی کیاریون سے سجے ہون -
کیا تو اپنی روح کی عظمت کو خیال کر سکتا یا
اُس کے وصف مین جو کہا جاے مبالغہ
سمجھا جا سکتا ہے یہ اُسی کی شبیہ ہے
جس نے یہ تجھکو عطا کی ہے -
اس کے مرتبے کو ہمیشہ یاد رکھ بھول مت کہ
کتنا بڑا جوہر تیری تحویل مین سپرد کیا
گیا ہے -
جس سے بھلائی ہو سکتی بُرائی ہونا بھی
اُس سے ممکن ہے - خبردار اُس کی
روانی کو ہمیشہ نیکی کی طرف رجوع رکھ -
یہ تو نہ سمجھ کہ تو اُس کو بھیڑ بھاڑ مین گم کر سکتا
ہے - نہ اس خیال مین رہ کہ تو اُس کو اپنے
حجرہ مین بند رکھ سکتا ہے - شغل و اشغال
مین اُس کی دلچسپی ہے اور اُن سے
اُس کو روک نہین سکتے - اُس کی نقل و حرکت
دایمی ہے اور جد و جہد بالعموم - اُس کی
پھرتی سے کوئی سبقت نہین لیجا سکتا -
اگر کوئی شے دنیا کے انتہائی حصہ مین ہے
تب بھی وہ اُس کو حاصل کرے گی طبقہ
ثوابت و سیارگان کے اُس پار بھی کچھ ہو
تو اُس کی آنکھ اُس کو ڈھونڈھ لاویگی
تفحص اور تجسس مین وہ خوش رہتی ہے
اور جس طرح کوئی پانی کی تلاش مین جلتی
ہوئی ریگستان کو طے کرتا ہے اُسی طرح

روح کو ہمیشہ علم کی پیاس ہی رہتی ہے
اُس کی حفاظت مین رہ کیونکہ وہ بے دھڑک
ہے اُس کو قابو مین رکھ کیونکہ وہ ناشایستہ
ہے۔ اُس کی اصلاح کرتا رہ کیونکہ وہ غضبناک
ہے پانی سے زیادہ وہ بے سکون ہے موم سے
زیادہ نرم ہے ہوا سے زیادہ اُس مین لچک ہے
کیا کوئی بھی ایسی شے ہے جو اُس کو باندھ رکھ
سکے۔ جس کو قوت ممیزہ نہین اُس کو روح سے
وہ نسبت ہے جیسا کسی مجنون کے ہاتھ
مین تلوار۔

تلاش کا مآل کار سچائی ہے اور عقل و تجربہ
اُس کے انکشاف کے وسائل ہین لیکن
کیا یہ وسائل ضعیف اور غیر محقق اور مغالطہ دہ
نہین ہوتے۔ پس وہ کیونکر اُسکو حاصل
کر سکے۔

عوام کی راے بھی سچائی کا ثبوت نہین کیونکہ
کثرت سے آدمی جاہل بھی ہوتے ہین۔
تجھے اپنے آپ کو پہچاننا جس نے تجھکو پیدا کیا
اُس کو جاننا اور اُس کی عبادت فرض
سمجھنا کیا یہ سب باتین تیرے نزدیک
صاف و سنجیدہ نہین ہین۔
اور غور کر کہ اس سے زیادہ اور کیا ہے جو
انسان کو جاننا ضرور ہے

## آئین چہارم

### انسان کی زندگی کے زمانے اور اُس کے بسر کرنے کے طریقے

جس طرح کوے کو صبح صادق۔ اُلو کو
شام کی تاریکی۔ مکھی کو شہد۔ اور گدھ کو نعش
عزیز ہوتی ہے اُسی طرح انسان کو زندگی
پیاری ہے۔

گو یہ زندگی چمکدار ہے [illegible] اس سے
چکاچوندھ نہین لگتی۔ گو یہ تیرہ و تار ہے
طبیعت اس سے بیزار نہین ہوتی گو یہ شیرین
ہے مگر اس سے سیری حاصل نہین ہوتی
گو یہ ناکارہ ہے تاہم مانع نہین کہ کوئی اس کا
پیچھا نہ کرے۔ باوجود ان باتون کے ایسا
کون شخص ہے جو صحیح صحیح اس کی قدر جانتا ہے

اس زندگی کی قدر کرنا سیکھ جیسی کہ تجھکو اُس کی قدر کرنا چاہیے تب تو گنبد عقل کے کلس تک پہونچے گا - اس امر مین احمقون کا ہم خیال نہو کہ زندگی سے بیش بہا کوئی شے نہین ہے - نہ عقلمندی کے دعویدارون کی طرح یقین کر کہ تجھے اُس کو بُرا اور مردود سمجھنا چاہیے - زندگی کو صرف بہ پاس خاطر زندگی کے عزیز نہ سمجھ بلکہ اس غرض سے عزیز سمجھ کہ وہ دوسرون کو بھلائی پہونچانے کا باعث ہوگی -

زندگی کے جو لمحے تو ضائع کر چکا ہے وہ آب نہ سونے اور نہ ہیرے کی کان کے بدل مین واپس مل سکتے ہین اس لیے اپنا آنے والا وقت نیکی مین صرف کر -

یہ بات کبھی نہ کہہ کہ "بہتر ہوتا جو پیدا ہی نہو ہوتے یا پیدا ہوئے تھے تو انسب تھا کہ جلد ہی مر جاتے" نہ تو اپنے خالق سے اس بات کے پوچھنے کی جرأت کر کہ "اگر میرا وجود ہی نہ ہوتا تو بدی کہان ہوتی"

بھلائی تیرے اختیار مین ہے اُس کو نہ کرنا ہی بُرائی ہے - اور کاش ایسا سوال تیرا اٹھایا بھی ہو تو اس کا پوچھنا ہی تجھکو گنہگار بناتا ہے -

کیا مچھلی طعمہ نگلتی اگر وہ جانتی کہ کنٹیا اُس مین مخفی ہے - کیا شیر کبھی جال مین پھنستا اگر یہ جانتا کہ اُسی کے لیے پھیلایا گیا ہے - اُسی طرح اگر روح اس خاکی جسم کے ساتھ معدوم ہو جانے والی ہوتی تو نہ انسان جینا پسند کرتا اور نہ خداوند کریم اُس کو پیدا ہی کرتا - پس ابھی سے سمجھ لے کہ بعد اس زندگی کے پھر تجھکو زندہ ہونا پڑے گا -

جس طرح سے چڑیا گو بالا دیکھے بھالے پنجرے مین پھنس جاتی ہے تاہم اُس سے نکلنے کے لیے پھڑک پھڑک کے اپنے بال و پر نوچ نہین ڈالتی - ایسے ہی تو بھی جس حالت مین ہے اُس سے بھاگنے کی بیکار کوشش نہ کر - بلکہ یہ سمجھ کہ وہی تیرے مقدر مین ہے اور اُسی پر قناعت کر -

اگرچہ اُس عالت کے راستے ناہموار ہیں
تاہم نیکی دشوار گزار نہیں —

ہر حالت کا اپنے آپ کو عادی بنا اور جدھر
کچھ بھی بُرائی نظر آئے وہاں بہت ہی بڑا
خطرہ سمجھ —

جب تیرا بستر گھاس پھوس کا ہوتا ہے تو
تو اُن سے سوتا ہے اور جب گلاب کے
پھولوں کی سیج پہ ٹانگ پھیلاکے دراز ہوتا
ہے تو خبردار رہ کہ اُس میں کانٹے بھی ہیں —

بدی میں زندگی بسر کرنے سے اچھی موت مرنا
بہتر ہے اس لیے جب تک زیست ہے
محض زندگی کے دن کاٹنے کی بلکہ جو فرائض
تیرے ہیں اُن کو ادا کرنے کے لیے جینے کی
کوشش کر جس وقت کہ بمقابلہ تیری
مرگ کے تیری زیست دوسروں کے لیے
بکار آمد ہے اُس کو محفوظ رکھنا تجھ پر فرض ہے
بے وقوف کی طرح اِن کی عمر کا شاکی ہو —

یاد رکھ کہ تیری عمر کے ساتھ تیرے انکار بھی
گھٹتے جاتے ہیں —

اپنی زندگی سے اُس کا رایگان حصہ
نکال ڈال تو دیکھ کیا باقی رہتا ہے - اپنے
بچپن کا زمانہ - بڑھاپے کی عمر - لاابالی اور
غفلت کے ایام اور بیماری کے دن وضع کرکے
بھی دیکھ کہ عمر بھر میں گنتی کے کے دن تو نے
ٹھیک ٹھیک صرف کیے ہیں —

جس خدا نے تجھکو زندگی بطور نعمت عطا کی ہے
اُس نے اُس کو زیادہ مغتنم سمجھنے کے لیے
قلیل بھی کر دیا ہے - بڑی عمر سے کیا غرض
تیری برائی - کیا تو چاہتا ہے کہ بداعمالی کے
لیے اور زیادہ موقع ملتا - باقی رہی نیکی تو کیا
جس نے کہ وقت تیرا محدود کر دیا ہے وہ
اُس کے ثمرہ نیک سے خوش ہو گا

آخر اے عمر کے چیلے کس مقصد سے تو زیادہ
جینا چاہتا ہے محض سانس لینے - کھانا کھانے
یا دنیا کی سیر کے لیے - یہ سب تو بارہا تو کر چکا ہے
کیا بار بار ان کا اعادہ کرنا تھکاوٹ پیدا کرنے
والا باعث نہیں ہے کیا تو اپنی عقل اور
نیکی میں ترقی فرمائش کیا چاہتا ہے - ہائے افسوس

کیا کیا تو سیکھے گا - اور وہ کون ایسا شخص ہے
جو تجھے سکھائے گا - جو قلیل وقت کہ تجھکو
حاصل تھا اُسی کو تونے بُرے طور سے
صرف کیا - تو بس اس شکایت کی جرات کر
کہ زیادہ وقت تجھکو عطا نہین ہوا -
معلومات علمی یا عملی کے نہ ہونے کی کوفت نہ کھا
کیونکہ یہ معلومات تیرے ساتھ ہی قبر مین
معدوم ہو جائینگی - دنیا مین پایداری
سے بسر کر تو عاقبت مین عقلمند کہلائیگا -
زاغ سے نہ کہ کہ وہ اپنے مالک سے ستگنی
عمر تونے کیون پائی ہے" نہ ہرن کے بچہ
سے پوچھ کہ وہ میرے بعد کیون تو میری سو
نسلون کو اپنی آنکھون سے دیکھے گا"
کیا ان کا اور تیرا ایام زندگی خرابی مین بسر
کرنے کا مقابلہ ہے - کیا وے فتنہ انگیز ہین
کیا وے بے رحم ہین - کیا وے ناشکرے
ہین - بلکہ اُن سے سیکھ کہ معصومیت مین زندگی
بسر کرنا اور سادگی روش اختیار کرنا بڑھاپے
تک پہونچنے کے مالک ہین -

اگر تو اپنی زندگی بسر کرنے کا ان حیوانات
سے بہتر کوئی طریقہ جانتا ہے تو اس سے
بھی تھوڑی عمر تیرے لیے کافی ہوگی -
یہ انسان جو با وصف اس علم کے کہ وہ اپنے
جور و جفا کا حظ صرف ایک ساعت کے
لیے اُٹھا سکتا ہے دنیا کو غلام ہونہار رکھنے
کی جرات کرتا ہے - کاش لازوال ہوتا تو
کیا کیا نہ کر گذرتا -
عمر تو تونے کافی پائی ہے الا تو لحاظ اُس کا
نہین رکھتا ہے اے انسان تجھکو اس کی
کوئی ضرورت نہین ہے لیکن تو مصرف ہے
اور اس بے پروائی سے تو اُس کو ضایع کرتا
ہے گویا ضرورت سے زیادہ تونے پائی ہے
اور اس پر بھی تو کڑھتا ہے کہ وہ پھر مجتمع ہو کر
تجھکو واپس نہین مل جاتی -
سمجھ لے کہ زیادتی روپیہ کی امیر نہین بناتی ہے
بلکہ خرچ رہی -
عقلمند آدمی ابتداے عمر سے ہی اپنی زندگی
کے ایام احتیاط سے بسر کرتا ہے لیکن احمق

ہمیشہ آغاز ہی کیا کرتا ہے

پہلے دولت جمع کرنے کی کاوش اور بعدازاں اُس کا لطف اُٹھانے کے خیال میں نہ رہ وہ شخص جو زمانۂ حال کا لحاظ نہیں رکھتا جو کچھ پاس ہوتا ہے سب کھو بیٹھتا ہے جس طرح کہ تیر قبل اس کے کہ سپاہی کو اس کے آنے کی خبر ہو اُس کے دل وجگر کے پار ہوجاتا ہے اُسی طرح سے جان بھی تن سے نکل جاتی قبل اس کے کہ معلوم ہو کہ کبھی بدن میں جان بھی تھی۔

پس زندگی کیا چیز ہے جس کی انسان خواہش کرے اور سانس کا چلنا کیا بات ہے جس کی وہ طمع رکھے۔

کیا یہ زندگی ایک منتظر خواب خیال کا ایک سلسلہ آفات وبلیات کا اور ایک تعاقب مسلسل برائیوں کا نہیں ہے جو ہر طرف سے باہم گرہ گٹھے ہوئے ہیں۔ آغاز اُس کا بے خبری ہے وسط میں اس کے تکلیف اور انجام میں رنج وتعب۔

جس طرح سے کہ دریا کی ایک لہر دوسری کو آگے کی طرف ریلتی ہے اور دونوں پیچھے سے اور ریلنے والی لہروں میں مل جاتی ہیں اُسی طرح انسان کی زندگی میں برائی کے بعد برائی پیدا ہوتی ہے اور حال کی کلاں برائی ماضی کی کمتر برائی کو سڑپ جاتی ہے۔ اصلی برائیاں خود ہمارے ہی بیم و ہراس ہیں اور ہماری امیدوں کا رجحان غیر ممکن الوقوع امور کی جانب رہتا ہے احمق ڈرتے اتنا ہیں جتنا زوال پذیر کو ڈرنا چاہیے اور اُن کی ہوا وہوس اتنی ہے کہ گویا وہ اپنے کو لازوال سمجھتے ہیں۔

آیا وہ کون سا حصہ زندگی کا ہے جس کو ہم چاہتے ہیں کہ ہمیشہ ہمارا رہے کیا وہ زمانہ شباب ہے۔ کیا ظلم حرامکاری اور بد احتیاطی ہم پسند کر سکتے ہیں۔ کیا وہ بڑھاپے کا زمانہ ہے۔ اگر یہ خواہش ہے تو بس ہم عیوب کے شایق ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ سفید بالوں کی تعظیم ہوتی

ہے اور کبرسنی سے عزت ہے نیکی نوجوانی کی عظمت بڑھا سکتی ہے۔ اور بغیر نیکی کے بڑھاپا پشیمانی سے زیادہ روح مین جھریان پیدا کر دیتا ہے۔ بڑھاپے کی عزت کیا اس باعث سے ہو سکتی ہے کہ اُس زمانے مین انسان شور و شر سے متنفر ہو جاتا ہے۔ اس قول کی راستی بھی کہان باقی رہتی ہے جب کہ اصلیت یہ ہے کہ بڑھاپا عیش سے متنفر نہین ہوتا بلکہ عیش بڑھاپے سے نفرت کرنے لگتا ہے۔ صغر سنی ہی سے نیک بن تو البتہ تیرے بڑھاپے کی عزت ہوگی۔

# صحیفہ ششم

(انسان کے عیوب اور اُن کے نتائج پر غور)

## آئین اول

## انانیت

تلون انسان کے دل پر غالب ہے بے اعتدالی جیسا چاہتی ہے ویسا ناچ نچاتی ہے۔ مایوسی بہت کچھ اُس کے دل کو اپنی طرف کھینچتی اور غرور بہ آواز بلند اعلان کرتا ہے کہ دیکھو مین ایسا کچھ پر قادر ہون کہ میرا کوئی ہمسر نہین۔ الا خود پرستی ان سب پر فائق ہے اس لیے تو حالت انسان کی مصیبتون پر بہت رو بلکہ اُس کی حماقتون پر ہنس۔ جو شخص خود پرست ہے اُس کے نزدیک زندگی ایسی ہے جیسے کسی خواب و خیال کا سایہ۔ کوئی شجاع سے شجاع کیون نہو کوئی نوع انسان مین مشہور سے مشہور کیون نہو وہ بھی اسی حماقت کا مبتلا ہے۔ خلاقت بے صبر اور ناشکری ہے اس لیے کیا حاصل کہ احمقون کے واسطے عقلمند اپنے آپ کو خطرہ مین ڈالے۔

وہ شخص جو اپنے موجودہ کاروبار اور معاملات

سے غافل اور اس خیال مین غلطان و پیچان رہتا ہے کہ جب زیادہ امیر ہوگا یہ کرے گا اور وہ کرے گا۔ وہ خود تو ہوا پھانکتا ہے اور اُس کی روٹی اور لوگ کھا جاتے ہین۔

موجودہ حیثیت کے جو شایان ہے اُسکے مطابق کام کر۔ تو جب اعلےٰ رتبے پر پہونچے گا اُس وقت تجھکو خفت نہ اُٹھانی پڑے گی۔

کیا ہوس باطل کے مانند کوئی اور بھی شے ہے جو انسان کی آنکھون پر پٹی باندھ دیتی ہے یا اُس کے دل کو خود اُس سے چھپا دیتی رہتی ہے۔

اور دیکھ تو یہ تماشا کہ جب تو خود اپنے آپ کو نہین دیکھتا اُس وقت لوگ تجھکو صاف صاف دیکھ لیتے ہین کہ تو کتنے پانی مین ہے۔

جس طرح سے کہ گل لالہ دیکھنے مین مزین و مزیب ہے مگر بو باس نہین رکھتا۔ دیدار و ہے الا بیکار۔ وہی کیفیت اُس آدمی کی ہے جو بلند پروازی کرتا اور لیاقت خاک نہین رکھتا ہے۔

خود پرست کا دل مضطرب رہتا ہے گو وہ صابر بنتا ہے۔ خوشی سے بڑھکر افکار اُس کے دامنگیر رہتے ہین۔

امید و بیم کا کھٹکا اُس کے مرنے پر بھی نہین جاتا۔ نہ قبر اس قدر عمیق ہے جس مین اُس کے دفن کی گنجایش باقی ہو۔

وہ اپنے خیالات لاطائل کو اپنے پس از مرگ تک کے لیے وسعت دیتا ہے اور مرنے کے بعد بھی اپنی تعریف کا متمنی رہتا ہے لیکن جو کوئی اُس کو اس امید مین رکھتا ہے محض مغالطہ دیتا ہے

جو شخص یہ توقع رکھتا ہے کہ اُس کی تعریف کی صدا اُس کے کان مین تہ زمین کے اندر پہونچے یا کفن مین اُس کے دل کو راحت بخشے مثل اُس آدمی کے ہے جو اپنی بیوی سے حالت بیوگی مین رہنے کا اقرار لیتا ہے تاکہ اُس کی روح کو وہ صدمہ نہ پہونچائے۔

تا زیست اچھے کامون مین مصروف رہ مگر جو کچھ اون کی نسبت کہا جائے اُس پر

مطلق لحاظ نہ کر۔ اس بات پر قانع رہ کہ
تعریف کا تو مستحق سمجھا گیا اور تیری اولاد
بھی تیری تعریف سن کر خوش ہوگی۔
جس طرح سے تلی جو اپنے قسم قسم کے رنگ خود
نہیں دیکھتی جیسے چنبیلی جو اپنی خوشبو چاروں
طرف پھیلاتی ہے مگر خود نہیں سونگھتی وہی
کیفیت اُس آدمی کی ہے جو رنگیلا بنتا اور
دوسروں کو رغبت دلاتا ہے کہ اُسکو دیکھیں
اُس کا قول ہے کہ تیرے لباس زرین یا نفیس
کھانوں سے جتنی ہوئی سیر کس کام کی ہے اگر
اُن کو کوئی نہیں دیکھتا یا اُس کی دنیا کو خبر
نہیں ننگوں کو اپنے کپڑے اور بھوکوں کو
اپنا کھانا تقسیم کر تب تیری تعریف ہوگی اور
تو سمجھے گا کہ تو اُس کا مستحق ہوا۔
کیونکہ تو ہر شخص سے بے معنے الفاظ خوشامد آمیز
کہا کرتا ہے۔ تو خوب جانتا ہے کہ جب وہ
پلٹ کر تیری شان میں مستعمل ہوتے ہیں تو
اُن پر کچھ بھی لحاظ نہیں کرتا ہے اور کہنے والا
بھی سمجھتا ہے کہ وہ تیرے مُنہ پر جھوٹ بول رہا
ہے۔ تاہم وہ جانتا ہے کہ تو خواہ مخواہ اس
جھوٹ کا شکریہ ادا کرے گا۔
راست بازی سے بات چیت کر تو نفع بخش
باتیں بھی سنے گا۔
خود پرست اپنی ستایش سے خوش ہوتا ہے
اور یہ نہیں سمجھتا کہ لوگ اُس کو سننا نہیں چاہتے
اگر اُس نے کوئی فعل کبھی واجب التعریف
کیا۔ یا کوئی شے قابل تعریف رکھتا ہے تو
اُس کے اظہار میں نہایت ہی خوش ہوتا ہے
اور اُس کی شہرت کی سماعت سے اپنا فخر
سمجھتا ہے۔ ایسے شخص کی امید بر نہیں آتی۔
لوگ ذکر تک نہیں کرتے کہ دیکھو اُس نے ایسا
کیا یا یہ شے اُس کے پاس ہے بلکہ یہ کہا
کرتے ہیں کہ دیکھو تو اُس کو کتنا اُس کا گھمنڈ ہے
کسی انسان کا دل ایک ہی وقت میں بہت
سی باتوں پر متوجہ نہیں ہو سکتا۔ جو شخص
اپنی روح کو نمایش کی جانب رجوع کرتا ہے
اصلیت کو کھو دیتا ہے۔ وہ حباب کے پیچھے
دوڑتا ہے جو اپنے پھاڑ میں خود ٹوٹ جاتا ہے

ہین اور جس شے سے اُس کو عزت ملتی
اُس کو روند کر خاک مین ملاتا ہے ۔

## آئین دوم
## بے استقلالی

اے انسان طبیعت تجھکو بے استقلالی
کی جانب بالخاصہ مائل کرتی ہے اس لیے
ہر وقت اُس سے اپنے آپ کو بچاتا رہ ۔
اپنی مان کے پیٹ سے تو تبدل پذیر اور
تلون طبع پیدا ہوا ہے اور بے ثباتی اپنے
باپ کی کمر سے تو نے ترکہ مین پائی ہے ۔
پس کیونکر تو قائم مزاج رہ سکتا ہے ۔
جنھون نے تجھکو جسم دیا ضعف کا سامان
اُس مین مہیا کر دیا ہے مگر جس نے تجھکو
روح عطا کی ہے استقلال محافظت کے
لیے بخشتا ہے ۔ اُس کو کام مین لا پھیر تو
دانشمند ہو جائیگا عقیل ہوگا تو خوش و خرم
رہے گا ۔ وہ جو نیک کام کرتا ہے ہوشیار
رہے کہ اُس کا غرہ نہ کرے کیونکہ یہ اُس کا

اختیاری فعل نہین ہے ۔
کیا یہ خارجی تحریک کا واقعہ نہین ہے
اُس کا وقوع غیر تحقیق تھا ۔ اتفاقیہ وہ
ظہور پذیر ہوا ۔ اُس کا مدار کسی اور پر ہے
پس تعریف جو ہو سکتی ہے وہ انھین سبب
کی اور اتفاقات کی ہو سکتی ہے
اپنے کامون کے عزم مین بے استقلالی کو
دخل نہ دے اور اُن کی انجام دہی مین
ثابت قدم رہ تو اپنے ان دونون بڑے
جبلی نقصون پر غالب رہے گا ۔
اس سے بڑھ کر عقل کی سرزنش اور کیا
ہو سکتی ہے کہ مخالف اور مغایر قسم کے کام
کرے ۔ اس تخالف اور تباین کے رجحان
کو بجز استقلال طبع کے اور کون دبا سکتا ہے ۔
غیر مستقل مزاج اپنے تلون کو محسوس کرتا ہے
مگر سبب اُس کا نہین جانتا ۔ وہ دیکھتا ہے
کہ اپنے آپ سے وہ گریز کر رہا ہے لیکن یہ
نہین سمجھتا کہ کیونکر ۔ پس او مرد جب مین تو
قائم مزاج رہا کرتا لوگ تیرا اعتبار کرین گے

اپنی ہدایت کے لیے اپنے کام کرنے کے
اصول قائم کرلیا کر اور لحاظ رکھا کر کہ ان پر
برابر تیرا عملدرآمد رہے - اول یہ سمجھ لے کہ
تیرے اصول ٹھیک ہیں اور پھر بہ سختی
اُن کا پابند رہ -

اس طریقے سے تیری خواہشات تجھ پر غالب
نہ آئیں گی اور جو خوبیاں تجھ میں ہیں اُن سے
تیرا استقلال قائم اور برقرار رکھے گا اور ادبار
کو تیرے دروازے سے دُھتکار دیگا - تردد اور
مایوسی تیرے دروازہ سے اجنبی رہیں گی -

کسی شخص کی نسبت جب تک کوئی عیب اُس میں
نہ پائے بُرائی کا گمان نہ لا لیکن جب کوئی نقص
دیکھ لے تو اُس کو یاد رکھ -

جو دشمن تھا دوست نہیں ہو سکتا - کیونکہ انسان
اپنی خطاؤں کی اصلاح نہیں کرتا ہے -

جو کسی اصول و قاعدہ کا پابند نہیں اُس کے
افعال کیونکر درست ہو سکتے ہیں - کوئی فعل جو
عقل کے ساتھ نہیں کیا جاتا کبھی ٹھیک نہیں
ہو سکتا -

متلون مزاج کی روح کو راحت نہیں رہتی
اور نہ اُس کو چین ملتا ہے جس سے کہ وہ
تعلق رکھتا ہے - زندگی اُس کی یکساں طور
پر نہیں گذرتی - افعال و کردار اُس کے
بے قاعدہ ہوتے ہیں اور روح اُس کی
تبدل موسم کے ساتھ بدلتی رہتی ہے -

آج وہ تجھ سے محبت کرتا ہے کل نفرت
کرنے لگتا ہے اور ایسا کیوں ہوتا ہے وہ
خود نہیں جانتا کہ محبت کس جہت سے کرتا
تھا اور نفرت کس باعث سے کرنے لگا -

آج وہ ظالم ہے کل ملازم سے بھی زیادہ
مسکین بن جاتا ہے اور ایسا کیوں کرتا ہے
وہ شخص جو بلا کسی مقدرت کے متکبر بنتا ہے
ایک دن بلا داب کے غلامی کرنے کو مجبور
ہو جاتا ہے -

آج تو فیاض بنا پھرتا ہے کل معمولی نوالہ
کھانے میں بھی کنگلاپن کرتا ہے - پس جو
اعتدال سے نہیں چلتا اُس کی یہی گت
ہوتی ہے -

گرگٹ کو کون سیاہ رنگ کہے گا جبکہ لمحہ بھر
مین گھاس کی سی سبزی اُس پر چھا جاتی ہے
تلون طبع شخص کو کون خوش و خرم رکھے گا
جبکہ دوسرے لمحے مین اُس کو ٹھنڈی سانسین
بھرتے دیکھے گا - ایسے شخص کی زندگی کو
بجز خواب و خیال کے اور کیا کہا جا سکتا ہے
صبح کو تو وہ خوش خوش اُٹھتا دوپہر کو
کلفت مین نظر آتا - اس گھنٹہ مین دیوتا ہے
تو دوسرے گھنٹے مین کیڑے سے بھی کمتر -
ایک لمحہ مین وہ ہنستا ہے تو دوسرے مین
روتا ہے - ایک وقت تو وہ کسی امر کا ارادہ
کرتا ہے پھر فوراً ہی اُس سے باز آتا ہے
اور پھر اُس کو یہ بھی خبر نہین رہتی کہ آیا وہ
کوئی خواہش رکھتا ہے یا نہین -
علاوہ برین نہ تو آرام اور نہ تکلیف اُس کے
دل مین گھر کرتی ہے نہ وہ ترقی کرتا ہے اور
نہ اُس کا تنزل ہوتا ہے - نہ وہ ہنسی کی وجہ
رکھتا ہے اور نہ غم کا سبب اس لیے نہین ہے
کوئی بھی اُس کا ہو کر نہین رہتا -

غیر مستقل مزاج کی خوشی ایسی ہی ہے جیسے
بالو پر محل جس کو ہوا کا جھونکا بنیاد سے گرا دیتا
ہے پس اس مین تعجب کیا ہے جو وہ قائم
نہین رہتی -
لیکن یہ کس کی معزز صورت ہے جو اپنے
قدم برابر رکھتا ہوا اس طرف سیدھا اور
بلا تامل بڑھا چلا آتا ہے جس کے پانون تو
زمین پر ہین لیکن سر بادلون سے بھی
بلند تر ہے -
اُس کی پیشانی پر تمکنت - روش مین
استواری اور دل مین اطمینان متسلط ہے
گو اُس کی راستے مین بہت چیزین سد راہ
ہین وہ مطلق پروا نہین کرتا - گو آسمان و
زمین اُس کے سنگ راہ ہون تو بھی وہ اپنی
راہ چلا جاتا ہے -
پہاڑ اُس کے قدم کے تلے زمین مین دھنس
جاتے ہین - سمندر کا پانی اُس کے تلوون
کے نیچے خشک ہو جاتا ہے -
شیر اُس کی راہ مین [illegible] آتا ہے جیسے کہ

نگاہون کی تماشے کی وہ پروا نہین کرتا -
میدان جنگ مین فوجی دستون کے اندر
سے بے درنگ گذرجاتا اور موت سے خوف
نہین کھاتا ہے

طوفان سکے بہتے اُس کے شانون سے
ٹکراتے ہین مگر اُس کو ہلا نہین سکتے - رعد
غبث اُس کے سر پر ٹوٹتا ہے اور بجلی
کی چمک تو اُس کے چہرہ کی دمک بڑھاکے
دکھاتی ہے -

اُس کا نام استقلال ہے - وہ دنیا کے اُس
سرے سے آتا ہے - خوشی کو دور سے اپنے
سامنے دیکھتا ہے - آنکھین اُس کی قطب
کی حد سے کہین دور اُس کا مسکن ڈھونڈھ
لیتی ہین - وہ اُس کے مسکن تک جاتا -
دلیری سے اندر داخل ہوتا اور ہمیشہ اُس
مین مقیم رہتا ہے -

اے انسان تو اپنا دل واجب امور مین لگا
تب تجھکو معلوم ہوگا کہ انسان کے لیے
مستقل مزاج ہونا سب سے بڑی قابل تعریف صفت

## آئین سویم

## ناقص العقلی

اے خاکساری کی اولاد چونکہ تو چھچھورا
اور غیر مستقل مزاج ہے اس لیے تو ناقص
ہی رہ سکتا ہے اور بس کیا بے استقلالی
کم ظرفی کے ساتھ پیوستہ نہین ہے - کیا
چھچھوراپن بدون کم ظرفی کے ہو سکتا ہے
ایک کے خطرے سے بچ تو البتہ دوسرے کے
ضرر سے محفوظ رہیگا -

کن کن امور مین تو سب سے زیادہ ناقص
ہے - اُس مین جس مین تو اپنے آپ کو
سب سے زیادہ قوی خیال کرتا ہے -
اُس مین جس پر تو سب سے زیادہ نازان
ہے - اُس شے پر قابض رہنے مین جو تیرے
پاس موجود ہے - اُس خوبی کے استعمال
مین جو تجھ مین ہے -

کیا تیری خواہشات بھی کم ظرفی کی نہین
ہین - یا تو [illegible] جاتا ہے کہ کس شے کی

تجھکو تمنا کرنی چاہیے۔ دیکھ جن چیزون کی تجھکو
نہایت تلاش رہتی تھی اُس کے حصول
پر بھی قناعت تجھکو نصیب نہین ہوتی۔
جو حظ کہ تجھکو حاصل ہے کیون اُس سے تو
اپنا مزہ پھیکا کر دیتا ہے اور جو ہنوز میسر نہین
کیون خوشتر معلوم ہوتا ہے۔ کیا یہ سبب
ہے کہ اس کی خوبی سے تو بیزار رہتا اور جو
ابھی تک حاصل نہین اُس کے نقص سے
خبر نہین رکھتا ہے۔ سمجھ لے کہ خوشی محض
قانع رہنے ہی سے ہوتی ہے۔

اگر تیرا خالق جس جس شے کی آرزو تیرا دل
کر سکتا تھا سب تیرے سامنے مہیا کر دیتا
تو کیا ممکن تھا کہ تو اُن مین سے کچھ اپنے
لیے پسند کر لیتا اور تب خوشی تیرے ساتھ
بنی رہتی یا شادمانی تیرے دروازے پر
مسکن پذیر ہوتی۔

افسوس تیری ناقص العقلی مانع ہوتی ہے
اور تیری ضعیف البینائی برعکس اظہار
کرتی ہے۔ خوشی کی جگہ رد و بدل اشیا
تیری طبیعت کو پسند ہے۔ دائمی خوشی کسی
شے سے ہو سکتی ہے جس کو ثبات
حاصل ہے۔

جب وہ نہین رہتی تو تو افسوس کرتا ہے
حالانکہ جس وقت وہ موجود تھی تب تو
اُس کی حقارت کرتا رہا۔

جو شے اس رد و بدل مین یکے بعد دیگرے
آتی ہے اُس سے کوئی زیادہ حظ تجھکو
نہین ملتا اور بعد کو تو خود اپنی ذات سے
برسر پرخاش ہو جاتا ہے کہ کیون ایسی شے
کو اورون پر ترجیح دے۔ غور تو کر کہ کوئی
بھی حالت ہے جس مین تو غلطی نہین کرتا ہے
جیسی کہ تیری ناقص العقلی چیزون کی تمنا
کرنے مین ظاہر ہوتی ہے ایسی کوئی اور
شے بھی ہے جس مین اُس کا زیادہ اظہار
ہو۔ بالضرور یہ اُن کے تصرفات اور
استعمالات مین زیادہ پائی جاتی ہے
ابھی چیزون کی عمدگی اکثر ہمارے طرز
معاشرت مین جاتی رہتی ہے جن کی نسبت

قدرت کے خالص شیرین رہنے کی مراد
تھی وہ ہمارے لیئے تلخی کے چشمے بن جاتے
ہین۔ حظوظ سے ہمارے کوفت اور خوشی
سے رنج پیدا ہونے لگتا ہے۔
اپنی معاشرت باعتدال رکھ تو وہ ہمیشہ تیرے
قابو مین رہے گی اپنی خوشی کو معقولیت پر
مبنی رکھ تو انجام کار رنج اجنبی نظر آئیگا۔
تعشق کی خوشیان آہ سرد کے ساتھ داخل
ہوتین اور نقاہت و افسردگی پر ختم ہوتی
ہین جس شے کی خواہش مین تو جلتا ہے
اُس کی شیرینی تلخی پیدا کرتی ہے۔ اور
جون ہی تو اُس کو حاصل کر لیتا ہے پھر
اُس کی صورت سے بیزار ہو جاتا ہے۔
اپنے تپاک مین رغبت شریک کر دوستی
مین اپنی محبت شریک کر تب بالآخر
تجھکو معلوم ہوگا کہ بے پایان خوشی پر قناعت
ترجیح رکھتی ہے اور خوشی کی بیخودی سے
آسودگی اولیٰ تر ہے۔
خدا نے تجھکو کوئی خوبی بلا آمیزش برائی
کے نہین دی ہے مگر ساتھ ہی اُس نے
برائیون کے دفع کرنے کے وسائل بھی
تجھکو عطا فرمائے ہین
جس طرح کہ خوشی کوفت کی چاشنی سے
خالی نہین اسی طرح رنج مین بھی خوشی
کی میٹھ دی گئی ہے۔ خوشی اور غم گو
غیر مشابہ ہین الا توام ہین اور ان کا پورا
پورا ملنا خود ہماری پسند پر منحصر
حزن اکثر مسرت از خود پیدا کر دیتا ہے
اور حد درجہ کی خوشی مین آنسو مخلوط رہتے
ہین۔ احمق کے ہاتھ مین عمدہ سے عمدہ شے
اُس کی ہلاکت کا باعث ہو سکتی ہے اور
عاقل بُری سے بُری شے مین بھی بھلائی
کے وسائل ڈھونڈھ لیتا ہے۔
اے انسان نقص تیری سرشت مین ایسا
مخلوط ہے کہ تجھکو نہ تو پورا پورا اچھا ہونے اور
نہ پورا پورا بُرا ہونے کی طاقت ہے غنیمت
سمجھ کہ برائی مین تو فوق نہین لیجا سکتا ہے
اور اس لیے جہان تک بھلائی پر تیری

دست رس ہے اُسی پر شاکر رہ
نیکیاں بہت سے حالات سے مخصوص
کی گئی ہیں - غیر ممکنات کی تلاش نہ کر
اور نہ اس پر افسردہ خاطر ہو کہ فلاں خوبیاں
تجھکو میسر نہیں -

کیا تو امیر کی سی سخاوت اور غریب کی
سی قناعت ایک ہی وقت میں حاصل
کرنا چاہتا ہے - یا اپنی بیوی کی عفت
تجھکو اس وجہ سے منظور ہے کہ بیوہ کی سی
سیرتیں اس میں پائی نہیں جاتیں -

اگر بحالت شورش ملکی تیرا باپ ماخوذ ہو کر
تیرے سامنے پیش ہو تو کیا ایک ہی وقت
میں تیرا انصاف اس کے قتل کا حکم دیگا
اور حق فرزندی اس کی جان بچا سکیگا -

اگر تو اپنے بھائی کو حالت سکرات میں
دیکھے تو کیا اس اذیت سے بچانے کے لیے
اُس کی زندگی ختم کر دیگا اور قاتل ہونے سے بچ
جائیگا پھر اس کے قاتل کے لیے بھی موت
تجویز کریگا -

سچائی بلا شرک ہے - تیرے شبہات خود
تیرے پیدا کردہ ہیں جس نے نیکیاں بنائی
ہیں اس نے اُن کی فضیلت سمجھنے کا
وہ قوت بھی تجھکو دیا ہے - اپنی روح کو آگاہ
کر اور اُس کی رہبری پر چل تو ہمیشہ
انجام نیک ہوگا -

## آئین چہارم

## غیر کافی ہونا معلومات کا

اگر دنیا میں کوئی شے دلکش ہے اگر
کوئی شے پسند کے قابل ہے اگر انسان
کے دسترس میں کوئی شے ایسی ہے جو
لائق تعریف کے ہے تو کیا وہ واقفیت
نہیں ہے - اور امیر بھی کہ اپنے لیے ہے جو
اس کو حاصل کرتا ہے -

مدبر الملک ملک کی چوٹ [illegible]
اس نے اس کو حاصل کیا ہے [illegible]
حکمران دعویدار ہے کہ صاحب [illegible]
ہونے کی شہرت کا حق [illegible] تحقیق

کیا رعایا بھی سمجھتی ہے کہ اُس کو معلومات بھی دینی انسان کے لیے ضروریات سے نہین ہے - ضرور ہے کہ وہ بھی روا رکھی جائے

تاہم کتنی بدیان ہین جو قوانین کے اعانت سے جایز رکھی جاتی ہین - کتنے جرائم مجلس شوریٰ کے فتوے سے سرزد ہوتے ہین

اے حاکم تو دانا بن - اور اے تو جس کو اقوام پر حکمرانی کرنا ہے سیکھ کہ ایک جرم کا بھی روا رکھنا دس مجرمون کے بلا سزا چھوٹ جانے سے بدتر ہے -

جب تیرے متوسل کثیر ہوتے جب اولاد تیری بڑھ جاتی اور دسترخوان تیرا گھیر لیتی ہے تو کیا تو اُن کو بے گناہون کے قتل اور خود ایسے لوگون کے ہاتھون سے جن کی اُنھون نے کوئی خطا نہین کی تیغ چلنے کے لیے نہین بھیجتا ہے -

اگر تیرا مقصود ہزارون کی جان لینے سے ہے تو کیا تو نہین کہدیتا ہے کہ مین ایسا کرونگا فی الواقع تو بھول جاتا ہے کہ جس نے تجھکو پیدا کیا اُسی نے اُن کو بھی خلق کیا ہے اور اُن کا خون بھی ویسا ہی قیمتی ہے جیسا کہ تیرا -

کیا تو یہ کہتا ہے کہ بلا تعدی انصاف نہین ہوسکتا - سچ تو یہ ہے کہ تیرا ہی کلام تجھکو ملزم ٹھہراتا ہے -

تو جو مجرم کو جھوٹی جھوٹی امیدین دے کر جرم سے اقبال کراتا ہے تو کیا تو اُس کی نظر مین مجرم نہین ہے - یا یہ کہ تیرا جرم اس وجہ سے خفیف ہے کہ تیری سزا اُس کے اختیار مین نہین ہے

جب تو ایسے شخص کی نسبت جس پر جرم کا محض اشتباہ ہے سیاست کا حکم دیتا ہے تو کیا تجھکو کبھی اس کا خیال ہوتا ہے کہ شاید تو بےگناہ کو مارتا ہے

کیا ایسے واقعہ سے تیرا مقصود پورا ہوجاتا ہے - کیا اُس کے اعتراف جرم سے تیری روح مطمئن ہوجاتی ہے - ایسے امر کے بیان کردینے مین جس کا کہنا آسان ہے

تشدد اُس کو مجبور کر دیتا ہے اور بے گناہی
بڑی تکلیف سے خود اپنے اوپر الزام عائد کرتی
ہے۔

کسی کی گردن کشی کے واسطے سبب ڈھونڈھنا
گردن کشی سے بدتر ہے کسی کو مجرم قرار دینے
کے لیے ثبوت کی تلاش اُس کی بیگناہی کا
خون کرنا ہے۔

اے سچائی پر نظر رکھنے کو تیار بیٹے اپنے
دانائی میں دانا وں کی مجسم خامی یاد رکھ کہ
جب تیرا مولیٰ تجھ سے اس کا حساب طلب
کرے گا اُس وقت تو چاہے گا کہ بہتر ہوتا
جو ایک بے گناہ کے مقابلے میں دس ہزار
گنہگار چھوٹ گئے ہوتے۔

چونکہ انصاف قائم کرنے کے لیے تجھ میں خامی
ہے تو کیونکر تو راستی کے معلومات تک
پہونچ سکتا اور اس کے پایۂ تخت پر توجہ رکھتا
ہے۔

جس طرح آفتاب کی شعاع سے آنکھ اندھا
ہو جاتا ہے اُسی طرح راستی کا منور چہرہ تجھکو
اُس تک پہونچنے میں چوندھیا دیتا ہے
اگر تو اُس کے تخت پر بیٹھنا چاہتا ہے
تو پہلے اُس کے پانوں رکھنے کے مونڈھے
کے سامنے سر جھکا۔ اگر تو اُس کے علم کو
پہونچنا چاہتا ہے تو اول اپنی جہالت کا
معترف ہو۔

موتیوں سے زیادہ وہ بیش بہا ہے اس لیے
ہوشیاری سے اُس کی تلاش کر۔ زمرد۔
نیلم۔ یاقوت۔ سب مثل اُس کے تلووں
کی خاک کے ہیں لہذا مردانہ اُس کے پیچھے
اُس تک پہونچنے کا راستہ محنت ہے اور
توجہ رہتا ہے جو اُس کے دروازہ تک
پہونچا دیتی ہے الا راہ میں تھک کر نہ بیٹھ جا
کیونکہ جس وقت تو وہاں پہونچ جائے گا تو
کل محنت خوشی کے ساتھ مبدل ہو جائیگی۔
اپنے دل میں یہ کبھی نہ کہہ کہ "دیکھو راستی
نفرت پیدا کرتی ہے اور اس لیے میں
اُس کے نزدیک نہ جاؤں گا۔ ریاکاری سے
دوست ملتے ہیں اس لیے میں اُس کی

پیروی کروں گا"۔

کیا راستی سے جو دشمن بن جاتے ہیں بہتر نہیں ہیں بہ نسبت اُن دوستوں کے جو خوشامد کر کے بنائے جاتے ہیں۔

سچائی کا طالب انسان بالطبع ہوتا ہے تاہم جب یہ اُس کے پیش نگاہ ہوتی ہے وہ اُس کو اخذ نہیں کرتا۔ اور اگر وہ اپنے اخذ کیے جانے میں اُس کو مجبور کرتی ہے تو وہ آزردہ ہوتا ہے سچائی میں کوئی نقص نہیں۔ کیونکہ وہ محبوب القلوب ہے۔ الانسان کی ناتوان بینی اُس کے تحمل کو برداشت نہیں کرتی۔

اگر تو اپنی خامی کو صاف صاف دیکھا چاہتا ہے تو خود اپنی ذات پر عبادت کے وقت غور کر۔ مذہب مقرر کرنے کی کیا غرض تھی بجز اس کے کہ تو اپنے عیوب سے مطلع ہووے۔ اپنی خامی کو سمجھے اور معلوم کرے کہ بہبودی کی امید صرف اپنے خدا سے رکھنی چاہیے۔

کیا اس سے تو نہیں چیتا کہ تو ایک مشت خاک ہے۔ کیا اس سے تجھکو معلوم نہیں ہوتا کہ تو خاکستر کا ایک ڈھیر ہے۔ اور پشیمانی کی جانب نگاہ کر۔ کیا یہ سہو اور خطا سے پیدا نہیں ہے۔

جب تو حلف اٹھاتا ہے۔ جب تو قسم کھاتا ہے کہ دھوکا نہ دے گا۔ اس وقت دیکھ کہ کیسی شرمساری تیرے چہرے پر چھا جاتی ہے اور نیز اس کی صورت پر جو حلف لیتا ہے۔ راست بازی سیکھ تو پشیمانی کبھی خیال میں بھی نہ آوے گی۔ ایمانداری سیکھ تو حلف اٹھانے کی ضرورت ہی نہ پڑے گی

چھوٹی چھوٹی حماقتوں کا سرزد ہونا بہتر ہے بہ نسبت اس کے کہ تو اپنے آپ سے یہ کہے کہ میں ادھوری حماقت نہ کروں گا

جو شخص اپنی خطا تحمل سے سنتا ہے دوسروں کے سہو رفع کرنے میں اُس کو باک نہیں ہوتا

جو شخص کسی امر سے بوجوہ انکار کرتا ہے

وہی منافقت تحمل سے برداشت کر لیتا ہے
تیری نسبت کسی بات کا کوئی شک
کرے تو آزادانہ اُس کا جواب دے وہی
شخص اپنی نسبت بدگمانی سے محفوظ ہوگا
جو قصور دار ہے۔
نرم دل منت و سماجت پر پگھل جاتا ہے
مغرور لجاجت کرنے سے اور بھی ضدی
ہو جاتا ہے۔ تیرے معلومات کا ناکافی ہونا
تجھکو ہر بات کے سننے پر مجبور کرتا ہے اور
اگر تو منصف بنا چاہتا تو تجھکو سننا چاہیے
اور سنتے وقت غصہ نہ کرنا چاہیے۔

## آئین تجسم

## پریشان حالی

اے انسان [illegible] عجیب و [illegible]
سے معلوم ہی ہے اور [illegible] بھی چھپا
ناقص اور متلون تو [illegible] ہے مگر
ہاں ایک امر جس [illegible] پریشان حالی
ہے [illegible] ہے۔

وہ تیرے وجود کا جزو لاینفک ہے اور
تیری سرشت کا ایک حصہ۔ تیرے
سینے میں اُس نے اپنا گھر کر لیا ہے۔ اور
تیرے جسم سے باہر اور علیحدہ اُس کا
نام و نشان تک پایا نہیں جاتا۔ اور دیکھ
تو سہی اُس کی حالت کیا ہے۔ تیرے ہی
جذبات اُس کی تحریر ہیں۔
جس سے یہ جذبات تجھکو ملے ہیں اُس نے
اُن کو فرو رکھنے کی عقل بھی تجھکو عنایت
کی ہے اُس کو کام میں لا۔ تب تو ان کو
اپنے پاؤں تلے روند ڈالے گا۔
کیا دنیا میں تیرا پیدا ہونا شرمناک اور مرنا
فخر نہیں سمجھا جاتا ہے۔ دیکھ اُسکی ہلاکت
کو لوگ کیسا طلا اور جواہرات سے آراستہ
کرتے ہیں اور پوشاک کے اوپر اُن کو
[illegible] ہیں۔ وہ [illegible] انسان کو پیدا کرنا
[illegible] چھپاتا ہے اور [illegible]
ہے [illegible]
[illegible]

چشم زدن مین غائب ہو جاتی ہے اور
تجھکو خبر بھی نہین ہوتی کہ کیا ہوئی۔
غم اکثر رونما ہوتا ہے۔خوشی شاذ و نادر
نصیب ہوتی ہے۔غم از خود آتا۔ مسرت
مول لینی پڑتی ہے غم بلا شرکت رہتا ہے
لیکن خوشی تلخی کے میل سے خالی نہین
رہتی۔جس طرح صحت کامل خفیف سے
خفیف عارضہ کی نسبت بھی کم محسوس ہوتی
ہے اسی طرح بڑی بڑی خوشی کبھی اس قدر
موثر نہین ہوتی جس قدر کہ خفیف سا
غم دل پر چھا جاتا ہے۔

ہم لوگ رنج والم سے مانوس رہتے خوشی سے
اکثر دور بھاگتے ہین جب ہم اس کو خرید کر
لیتے ہین تو کیا مال کے مول سے زیادہ خرچ
نہین پڑتا۔

سوچ و فکر انسان کا کام ہے۔اپنی حالت
کا جاننا اس کا پہلا فرض۔لیکن عیش مین
کون خود فراموش نہین ہوتا پس رنج جو ہمارے
حصے مین ڈالا گیا کیا یہ اس کا رحم نہین ہے

آنے والی برائی کی انسان پیش بینی کر لیتا
ہے۔جب وہ گذر جاتی ہے تب اس کو
یاد کیا کرتا ہے۔اور یہ نہین سمجھتا کہ اذیت
کے بہ نسبت تصور اس کا زیادہ دل خراش
ہوتا ہے تکلیف کا بجز اس وقت کے
کہ جب اس مین مبتلا ہو کبھی خیال نہ کیا کر تو
اس کی سختی سے تو بچا رہیگا

جو شخص پیش از وقت روتا ہے۔ضرورت سے
زیادہ اس کو رونا پڑتا ہے اور کیون وہ ایسا
کرتا ہے۔اس لیے کہ وہ رونا پسند کرتا ہے
بارہ سنگھا نہین روتا ہے جب تک کہ نیزہ
اس پر نہین اٹھتا اور نہ اودبلاؤ کے آنسو
گرتے ہین جب تک کہ شکاری ہاتھ اس کو
پکڑ لینے پر آمادہ نہین ہوتا ہے۔ انسان
خوف سے موت کی آمد جان جاتا ہے
اور دہشت سانحہ سے بڑھکر مصیبت ہے۔
اپنے افعال کا حساب سمجھانے کے لیے
ہمیشہ تیار رہ اور عمدہ سے عمدہ موت
وہی ہے جس کے لیے آگے سے سامان کیا ہو

## آئینِ ششم

### راے

راے اور ارادہ قائم کرنے کی قوت بھی
عطیات عظمیٰ مین سے ہے جو انسان کو
مرحمت ہوئی ہے۔ اور خوش نصیب ہے
وہ شخص جو ٹھیک ٹھیک اُن کا استعمال کرتا ہے
جس طرح پہاڑون سے جھرنے کا سیلان جو
اُس کی راہ مین آجاتا ہے۔ سب کو نیس نابود
کر دیتا ہے۔ اُسی طرح عوام کی راے اُس
شخص کی سمجھ کو مغلوب کر لیتی ہے جو اُس کی
متابعت کر بیٹھتا ہے اور اصلیت کو نہین
دریافت کرتا کہ کیا ہے۔

کسی بات کو صحیح قبول کر لینے سے قبل خوب
جانچ لیا کر کہ وہ درا صل صحیح ہے جس امر کو تو
یقینیات مان لیتا ہے اکثر وہ نمایشی اور ظاہر نما
نکل آتا ہے۔ تحمل اور استقلال اور سمجھ کے
ساتھ راے قائم کیا کر تو بھول چوک محض
تیری نارسائی فہم کی طرف منسوب ہوگی ۔

یہ خیال کبھی نہ کر کہ کسی فعل کی معقولیت
اسکا ثبوت اُس کے وقوع پر موقوف ہے
یاد رکھ کہ حادثات پر انسان کو دسترس
نہین۔

دوسرون کی راے کی تحقیر اس وجہ سے
نہ کر کہ تیری راے سے مخالف ہے کیا یہ
ممکن نہین کہ دونون غلطی پر ہون ۔

جس وقت تو کسی شخص کی اُس کے خطابون
کے باعث عزت اور دوسرون کی
ذی خطاب نہ ہونے کی جہت سے اہانت
کرتا ہے تو یہ کہنا چاہیے کہ تو اونٹ کو اسکی
کمیل سے پہچانتا ہے۔

جس وقت تو اپنے دشمن کو قتل کر ڈالتا ہے
یہ نہ سمجھ کہ تو اس سے اپنا بدلا لے چکا بلکہ
اپنے دست قدرت سے تو اُسکو باہر کر دیتا
ہے۔ اُس کو آرام پہونچاتا ہے اور ضرر
پہونچانے کے وسائل اپنے اختیار سے
نکال لیتا ہے۔

کیا تیری ماں عصمت مآب تھی۔ اور تیرا سگا

چونکہ یہ بخوبی ثابت ہے کہ تیری زوجہ تنہا نہیں
ہے اور اس الزام سے تجھکو صدمہ ضرور ہے
جو شخص اس وجہ سے تیری اہانت کرتا
ہے تو وہ اپنی حقارت کا باعث ہوتا ہے
کیونکہ تو کیا دوسروں کے عیوب کا
جواب دہ ہے ۔

اپنے جواہر کی بابت وجہ کہ تیرے قبضے
میں ہے کم قدری نہ کر اور نہ دوسروں
کی چیز کی قدر بڑھا ۔ دانشمند کے ہاتھ
میں جو شے ہوتی ہے اس کی قیمت
بڑھ جاتی ہے ۔

ویسی ہی بی بی کی جو کہ وہ تیرے اختیار میں
ہے کم قدری نہ کر ۔ اور نفرت رکھ اس سے
جس کا یہ قول ہے کہ جس کو وقت میں اسکو
کم پیار کر کسی شے نے اس کو تیرے قبضا
میں کر رکھا ہے ۔ بجز اس کے کہ تیری
نیک شادی پر اس نے بھروسا کیا
میں تجھکو کیا سبب ہے کہ جو تو اسکا
از بس ممنون ہے اس لیے اس کو پیار
کر کرے ۔

اگر اس کے ساتھ تیرا عشق صادق تھا
تو گو اس کی موجودگی میں تو بے التفاتی
کرتا ہے تاہم اس کی مفارقت تیری
روح کو کھلے گی ۔

جو شخص مرد اس سبب سے اس کو اچھا
سمجھتا ہے کہ وہ اس کے پاس موجود ہے
تو گو وہ تجھ سے عاقل نہیں تو خوش تر
ضرور ہے ۔

جو نقصان تیرے دوست نے اٹھایا ہے
اس کا اندازہ اس کی اشکباری سے نہ کر
اکثر نہایت شدید غم کا پورا پورا اظہار
ان اشکوں سے نہیں ہوتا ہے ۔

کسی فعل کی شہرت محض اس وجہ سے
نہ کر کہ تیرا [illegible] اور وہ عام کے ساتھ
وہ کیا گیا تھا جو سب سے زیادہ مشہور
ہے وہ بڑے بڑے کام کرتا اور کبھی
خیال ہی اُن کا اس کو نیت ہوتا ہے
شہرت کو اس شخص کے کام کی تعمیر

کی قابلیت نہین رکھتا ہے تاکہ ایسا نہو کہ جو زیادہ واقفیت رکھتا ہے تجھ سے نفرت کرنے لگے۔

جس کام مین خود وقوف نہین رکھتا ہے دوسرے کو اُس کی تعلیم نہ دے۔ ورنہ جب اُس کو معلوم ہوجائے گا تجھے ملامت کریگا

جس نے تجھکو ضرر پہونچایا ہے اُس کی دوستی نہ مان جس کو نقصان پہونچا ہے ممکن ہے کہ وہ معاف کرے۔ لیکن جو ضرر رسان ہے اُس مین یہ خوبی کبھی نہ ملے گی۔

جس کو دوست بنانا چاہتا ہے۔ اُس پر زیادہ احسانات نہ چڑھا۔ بار منت سے دب کر وہ تجھ سے دور بھاگے گا۔ تھوڑے احسان مین دوستی پیدا ہوتی اور زیادتی مین دشمنی ہوجاتی ہے۔

باین ہمہ ناشکری انسان کی خلقت مین نہین ہے نہ اُس کا طیش ممتنع الاصلاح ہے۔ وہ ایسے بار قرضہ کا جو ادا نہین کرسکتا زیر بار ہونا پسند نہین کرتا۔ جس کو اُس نے نقصان پہونچایا ہے اُس کے سامنے جاتے ہوئے شرماتا ہے۔

دوسرے کی بھلائی پر مت کڑھ۔ نہ دشمن کے مبتلاے بلا ہوجانے پر خوش ہو کیا تو پسند کرے گا کہ تیرے ساتھ لوگ ایسا کرین۔

اگر تو لوگون کی شفقت حاصل کرنا چاہتا ہے تو خود بالعموم سب کا خیر اندیش بن ایسے برتاؤ سے بھی اگر تجھکو وہ حاصل نہو تو پھر کسی ذریعے سے میسر نہین آسکتی۔ اور جان لے کہ ایسی کارروائی سے گو وہ تجھکو نصیب نہ بھی ہو تاہم تجھکو بڑی خوشی ہوگی کہ تو نے اُس کے حصول کی قابلیت پیدا کرلی اور تو اُس کا مستحق ہوگیا۔

## آئین ہفتم

## جسارت

کبر اور کمینگی ضدین ہین۔ لیکن انسان

مخالف سے موافقت رکھتا ہے ایک ہی
وقت مین وہ بے حد مسکین اور تمام مخلوقات
مین سب سے زیادہ گردن کش ہے۔
خود رائی عقل کے حق مین سم ہے۔ وہ غلطی
اور خطا کی دایہ ہے۔ الا ہماری سمجھ کے ساتھ
مجانست رکھتی ہے اور ہم مین سمائی ہوئی
ہے۔ ایسا کون شخص ہے جو اپنے آپ کو
اعلی اور دوسرون کو حقیر نہین سمجھتا ہے۔
خود ہمارے خالق تک کو ہماری بیادبیون
سے امن نہین۔ پس ہم ایک دوسرے
سے کیونکر امن مین رہ سکتے ہین۔
ضعیف الاعتقادی کی بنیاد کیا ہے۔ اور
جھوٹی پرستش کی ایجاد کہان سے ہوئی
ہے۔ جہان ہمارے ذہن کو رسائی نہین
اُس مین جسارت سے قیاس کو دخل دینے
سے اور جو سمجھ سے باہر ہے اُس کو سمجھ
بیٹھنے سے۔
ہماری عقل محدود اور ضعیف جیسی ہے اُسکی
تھوڑی قوت کو بھی جیسا چاہیے ہم کام مین
نہین لاتے۔ ذہن ہمارا خدا کی بزرگی کے
قریب تک پہونچنے کے لیے کافی صعود نہین
کرتا۔ اور نہ اُس کی عبادت کے وقت
ہم اپنے خیالات کو کافی طور پر بلند پرواز
کرتے ہین۔
یہ انسان جو اپنے دنیاوی بادشاہ کے
خلاف سرگوشی تک کرنے سے ڈرتا ہے
اپنے خدا کے انتظام مین الزام لگاتے
ہوے خوف نہین کھاتا جلال کبریائی کو
بھول جاتا اور اُس کے احکام مین بے ادبی
کرتا ہے۔
یہ انسان جو اپنے بادشاہ کا نام بے ادبی
کے ساتھ لینے کی جرات نہین رکھتا
بیہودہ باتون کی شہادت مین اپنے خالق کا
نام استعمال کرتے ہوے نہین شرماتا ہے۔
یہ انسان جو مجسٹریٹ کے حکم سزا کو سکوت
کے ساتھ سنتا ہے قادر لایزال کے احکام
مین حجت پیش کرتا ہے وہ منت سماجت
اُس کو منانا چاہتا۔ وعدے کرکے چاپلوسی

کرتا اور شرائط کے ساتھ متابعت رضا چاہتا
ہے۔ اور یہی نہیں بلکہ استدعا نامنظور ہو تو
غراتا اور بڑبڑاتا ہے۔

اے انسان تو اپنے فسق و فجور کی سزا کیوں
نہیں پاتا۔ محض اس لیے کہ تیری سزا کا دن
ابھی نہیں آیا ہے۔

اُن لوگوں کا سا دین جو رعد سے لرزتے
ہیں اور نہ اپنے خالق کی نماز ادا کرنے سے
کبھی انکار کی جرأت اس وجہ سے کر کہ وہ
تیری تنبیہ کرتا ہے۔ تیرے جنون کا خمیازہ
تیرے ہی سر ہے کسی دوسرے کو تیرا کفر
ضرر نہیں پہونچا سکتا۔ کیوں ایک جانب تو
انسان یہ فخر کرتا ہے کہ وہ مقبول خدا ہے اور
دوسری جانب اُس کی عبادت اور ادائے
شکر میں تغافل دکھاتا ہے۔ اس پر زعم عقیدہ
کے ساتھ کیونکہ ایسی زندگی ہیچ ہے۔

انسان جو حقیقت تمام کائنات میں ایک
ننھا سا ہے سمجھتا ہے کہ یہ کل زمین و آسمان اسی
[illegible] بنائے گئے ہیں اور خیال کرتا ہے کہ تمام

واسطہ کو اس کی بہبودی سے تعلق ہے۔
جس طرح احمق شخص آب و اشکال کو شیشے
دیکھ کر سمجھتا ہے کہ درخت اور شہر اور دیہات
آئینہ اس کو خوش کرنے کے لیے ناچ رہا ہے
اسی طرح انسان سبب قدرت کو اپنا مقررہ
کام کرتے ہوئے دیکھتا ہے سمجھتا ہے کہ یہ تمام
حرکات و سکنات اسی کو دکھانے اور بہلانے
کے لیے ہیں۔

جس وقت اپنا جسم گرم کرنے کے لیے
آفتاب کی شعاع کا متمنی ہوتا ہے تصور کرتا
ہے کہ وہ محض اسی کے فائدے کے لیے
بنا ہے۔ جب چاند کو دورہ کرتے ہوئے دیکھتا
ہے یقین کرتا ہے کہ اسی کی خوشی کے لیے
پیدا کیا گیا ہے۔

اے انسان اپنے غرور کے بارے کیا شریر ہو گیا ہے
عاجزی اختیار کر اور جان لے کہ دنیا کا دور
صرف تیرے لیے قائم نہیں ہے اور نہ جاڑے
اور گرمی کا انقلاب تیرے لیے ہوتا ہے
[illegible] تیری کل نسل کا [illegible]

فرق نہ پڑتا - کروڑون مین تو بھی ایک ہے
جوان برکات سے متمتع ہوتے ہین -
اپنے آپ کو آسمان پر نہ چڑھا کیونکہ دیکھ
فرشتے تجھ سے بالاتر ہین - اور نہ اپنے زمین
پر رہنے والے ساتھیون سے بایں وجہ
نفرت کر کہ وہ تجھ سے درجہ مین کمتر ہین کیا
وے اُسی ہاتھ کے بنائے نہین ہین جس سے
تو بنا ہے ؟
تو جو اپنے خالق کی رحمت سے فرخندہ حال
ہے - یہ تاب طاقت تیری کہ اُس کی دیگر
مخلوقات کو اذیت پہونچانے کی جرات کرتا
ہے - خبردار رہ کہ یہ اذیت اُلٹے تجھی پر نہ
عود کرے -
کیا تیرے ساتھ وے سب بھی اُسی ایک
آقا کے خدمت گذار اور پرستار نہین
ہین - کیا اُس نے ہر ایک کے واسطے قاعدے
قانون نہین بنا دیے ہین - کیا اُس کو
اُن کے تحفظ کی فکر نہین ہے - اور یہ تیری
مجال کہ تو اُس کے قانون کو توڑا چاہتا ہے
تمام دنیا کی رائے پر اپنی ہی رائے کو فوقیت
نہ کر اور جو تیری سمجھ مین نہین آتا - اُس کو
جھوٹ قرار نہ دے - کس نے تجھکو دوسرون
کے بارے مین فیصلہ کرنے کا اختیار دیا ہے
یا کس نے دنیا سے حسب مرضی اپنے عمل
کرنے کا حق چھین لیا ہے -
کتنی باتین پہلے رد کر دی گئی تھین جو آج
سچ جان کے مانی جاتی ہین - اور کتنی
باتین جو اب سچ قبول کی جاتی ہین آئندہ
رد سمجھی جائینگی - پس کس بات کو انسان
یقینی جان سکتا ہے -
جہان تک تجھکو علم ہے بھلائی کر تو خوشی
تیرے ساتھ رہیگی - یہان دانائی جتانے
کی نسبت بڑا کام تیرا نیکی کرنا ہے -
جن باتون مین ہماری سمجھ قاصر ہے اُن مین
سچ اور جھوٹ کی کیا ایک سی صورت نہین
ہے - پس ہماری خودرائی کے سوائے کون سا
امر ہے جو اُن مین امتیاز کر سکتا ہے -
جو بات ہماری سمجھ سے باہر ہے اُس کو جھ

آسانی سے مان لیتے ہیں۔ یا غرور سے بنتے ہیں تاکہ بظاہر سمجھدار متصور ہوں۔ کیا یہ حماقت اور کبر نہیں ہے۔ وہ کون شخص ہے جو بے محابا کسی امر کو منظور کر لیتا اور وہ کون ہے جو اپنی رائے پر نہایت درجہ کی ضد سے قائم رہتا ہے۔ وہ وہی ہے جو نپٹ جاہل ہے کیونکہ وہ بھی نخوت سے بھرا ہوتا ہے ہر آدمی جب کوئی بات تجویز کر لیتا ہے اسی پر قائم رہنا چاہتا ہے مگر اصرار اس میں زیادہ اسی کو ہوتا ہے جو حد درجے کا خود رائے ہے اور وہ خالی اپنی ہی روح کو مغالطہ میں رکھنا کافی نہیں سمجھتا بلکہ اوروں کو بھی اس پر اعتماد لانے کے لیے فریب دیتا ہے۔

یہ نہ کہو کہ سچائی امتداد زمانہ سے قائم ہوتی ہے یا یہ کہ کثرت معتقدین سے خواہ مخواہ کسی امر میں تیقن پیدا ہوتا ہے۔

ہر ایک انسانی مسئلہ اسی قدر قوت رکھتا ہے جتنا دوسرا بشرطیکہ عقل کوئی اختلاف پیدا نہ کرے۔

# صحیفہ نہم

(دربیان اُن جذبات کے جو خود اُس کے اور نیز دوسروں کے لیے مضر ہیں)

## آئینِ اوّل

## طمع

دولت ایسی شے نہیں ہے کہ اُس کے لیے بڑے بڑے منصوبے باندھے جائیں اور اس لیے گرمجوشی سے اُس کے حصول کی فکر کرنا ناروا ہے۔

اُس کی تمنا کو انسان جو احسن سمجھتا اور حصول میں اُس کے مسرت ظاہر کرتا ہے یہ محض خیال ہی خیال ہے۔ عوام الناس کی رائے سے اس خیال کو اخذ نہ کر خود اُس کی حقیقت کو جانچ تو کبھی تو طامع نہ ہوگا

دولت کی بے حد ہوس دل کو مسموم کرتی اور
اُس کی ہر ایک خوبی کو مٹاتی اور برباد
کر دیتی ہے - جونہی یہ اُس میں گھر کرتی
ہے سب کی سب نیکیاں سب کی سب
ایمانداری اور سب کی سب جیسی محبتیں رخصت
ہو جاتی ہیں -

لالچی آدمی دولت کے لیے اپنی اولاد تک
بیچ ڈالتا ہے - اُس کے والدین مر بھی جائیں
تو بھی اپنی تھیلی نہیں کھولتا بلکہ اُس کی
فکر میں اپنی عزت کا خیال بھی نہیں
رکھتا - مسرت کی تلاش میں اپنے آپ کو
ناشاد رکھتا ہے -

جس طرح سے کوئی آدمی آراستگی مکان
کے واسطے سامان آرائش مول لینے کو
گھر اپنا بیچ ڈالتا ہے - بعینہ وہی مثال
اُس شخص کی بھی ہے جو دولت کی تلاش
میں اس امید پر کہ اُس سے حظ اٹھائے گا
اپنی آسایش سے دست بردار ہوتا ہے
جہاں طمع غالب ہوتی ہے وہاں روح
محتاج رہتی ہے - جو شخص دولت کو
انسان کی بہبود کا مدار نہیں سمجھتا وہ
اُس کی فکر میں دیگر خوبیوں کو نہیں گنواتا
ہے - جو آدمی افلاس کو اپنی بدبختی کا باعث
نہیں قرار رکھتا وہ اُس کو دور کرنے کے
لیے دیگر آفات کبھی اپنے سر نہیں لیتا ہے

اے نادان کیا کوئی دولت سے بیش بہا
نہیں ہے - کیا گناہ مفلسی سے زیادہ معیوب
نہیں - اپنی ضرورتوں کے بقدر کافی
اقتدار ہر شخص رکھتا ہے اُس پر قناعت
رکھ تو اُس شخص کی تکالیف کے مقابلے
میں جو دولت زیادہ جمع کرتا ہے تجھکو
از بس مسرت حاصل رہے گی -

قدرت نے طلا کو نا قابل دید قرار دیکر
تہ زمین میں چھپا دیا ہے اور چاندی کو بھی
جگہ مدفون کیا ہے جہاں تو اپنے پاؤں
تلے اُس کو روندتا ہے - کیا اس سے وہ
تجھکو آگاہ نہیں کرتی ہے کہ سونا لحاظ کے
قابل شے نہیں ہے اور چاندی کا اُس

لائق ہے کہ تو اُس پر نگاہ ڈالے۔
طمع لاکھون بدبختون کو زیر زمین دفناتی
ہے۔ وے اپنے بدنصیب سنگدل
مالکون کے لیے کھودتے ہین مگر بدل مین
ضرر پاتے ہین جس ضرر سے مالکون کو ان
کھودنے والے غلامون سے بڑھکر مصیبت
نصیب ہوتی ہے۔

جس زمین مین دفینہ ہوتا ہے وہ شور ہوتی
ہے۔ عمدہ چیزین اس مین پیدا نہین ہوتین
سونے کی کان جہان ہوتی ہے نباتات
وہان نہین جمتے۔

جس طرح گھوڑے کو وہان گھاس اور خچر کو
چارہ نہین ملتا جس طرح پہاڑون کے
نواح مین غلہ کے کھیت ہرے بھرے نہین
ہوتے جس طرح وہان زیتون مین پھل
اور انگور مین خوشے نہین لگتے اسی طرح
اُس شخص کے دل مین کوئی بھلائی نہین
رہتی جس کا خیال دولت کے اندیشون مین
غرق رہتا ہے۔

دولت صاحب عقل کی تو غلام ہے الا
احمق کی روح پر حکمران۔

لالچی اپنی دولت کی غلامی کرتا ہے الا
وہ اُس کے کام نہین آتی۔ وہ اپنی دولت
سے ایسا چمٹا رہتا ہے جیسے بیمار سے
بخار۔ وہ اُس کو جلاتی اور ستاتی ہے
اور تا مرگ پیچھا نہین چھوڑتی۔

کیا دولت نے لاکھون آدمیون کی نیک
خصلت کو مٹا نہین دیا ہے کیا کبھی بھی
اُس نے کسی کی خوبی کو بڑھایا ہے
کیا یہ دولت کثرت سے برے آدمیون کے
پاس نہین ہے پس کیون تو اُس کے
حصول سے اپنی نمود چاہتا ہے۔

کیا جن کے پاس کچھ بھی دولت نہ تھی وے
بہت بڑے صاحب عقل نہین ہو گئے ہین
اور کیا دانائی سے مسرت نہین ملتی ہے
کیا تیرے ہم جلیسون مین جو نہایت ہی
خراب ہین اُن کے پاس زیادہ حصہ اس کا
نہین رہا ہے۔ اور کیا انجام اُن کا خراب

نہین ہوا ہے ؟

مفلسی مین تو بہت ہی چیزون کی محتاجی ہوتی ہے الا طمع از خود سامان راحت سے مُنہ موڑلیتی ہے

لالچی آدمی کسی کے کام نہین آتا مگر بدسلوکی بھی وہ سوا اپنے کسی اور کے ساتھ نہین کرتا ہے -

حصول دولت مین محنت کر اور اُس کے خرچ کرنے مین فیاضی دکھا۔ دوسرون کو راحت پہونچانے مین جس قدر مسرت انسان کو حاصل ہوتی ہے اُس قدر یون اُس کو کبھی نصیب نہین ہوتی -

## آئین دوم

## اسراف

روپیہ جمع کرکھنے کے بہ نسبت بیجا کاموں مین اُسکو اٹھانا زیادہ ترعیب ہے

جو شخص اسراف سے اُس سرمایہ کو جو بچایا جا سکتا ہے اُڑاتا ہے وہ [illegible] اُس حق [illegible] جو قادر مطلق نے اُن کو عطا کیا ہے محروم کرتا ہے -

جو شخص اپنی دولت لٹاتا ہے بھلائی کے باب مسدود کرتا ہے۔ اور نیکی کرنے سے جس کا اجر خود اُس کے ہاتھ پر دھرا اور انجام جس کا بجز اُسی کی خوشی کے دوسرا ممکن نہین وہ مُنہ موڑتا ہے -

دولت پاکر اچھا ہونا زیادہ مشکل ہے بہ نسبت اُس کے کہ مفلسی مین بہ آسودگی بسر کرے زمانہ تمول سے حالت افلاس مین انسان زیادہ آسانی سے اپنے آپ پر قادر رہتا ہے -

مفلسی مین تو صرف ایک ہی خوبی یعنی صبر نباہ کے لیے درکار ہے - لیکن اہل دول مین اگر سخاوت نفس کشی دور اندیشی اور بہت سے دیگر اوصاف نہ ہون تو وہ گنہگار سمجھا جاتا ہے -

غریب کو تو صرف اپنے ہی پیٹ پالنے کی فکر رہتی [illegible] کے متعلق ہزارون

آدمی کی جان کی حفاظت ہے۔
جو شخص عقل کے ساتھ صرف کرتا تمام
مصیبتوں سے محفوظ رہتا ہے۔ اور جو شخص
کوڑی کوڑی جوڑ کے روپیہ جمع کرتا رہتا ہے
غم و اندوہ کا انبار در انبار لگاتا جاتا ہے
غیر تک کو جو مطلوب ہے دینے سے انکار
نہ کر اور اپنے بھائی کو تو جس شے کی تجھکو خود
ضرورت ہے اُس تک کے دینے سے
منہ نہ موڑ۔
جو کچھ کسی کو دے ڈالا جاتا ہے اُس کے
نہ ہونے سے زیادہ خوشی ہوتی ہے بہ نسبت
اس کے کہ لاکھوں پاس ہیں اور اُن کو کام
میں لانے کا وقوف نہیں۔

## آئین سوم

## انتقام

انتقام کی خصلت انہین کی ہے جو
سب سے زیادہ سفلے اور سب سے زیادہ
کمینے اور رذیلے ہیں جو سب سے زیادہ اسکے
خوگر ہیں۔
یہ بزدلوں ہی کا کام ہے کہ جس سے متنفر
ہوتے ہیں اُس کو ایذا پہونچاتے ہیں یہ
عورتوں ہی کے فعل ہیں کہ جس کو لوٹتی
ہیں اُس کو جان سے مار ڈالتی ہیں۔
پہلے ضرر پہونچا محسوس ہوتا ہے تب انتقام
لیا جاتا ہے مگر جو لوگ عالی ظرف اور
بلند حوصلہ ہیں اُن کا یہ قول نہیں ہے
کہ "اس سے مجھکو ضرر پہونچا ہے" اس
کلمہ کا زبان پر لانا وہ لوگ اپنی ہتک
سمجھتے ہیں۔
گو ضرر قابل عدم لحاظ نہ بھی ہوتا ہم ضرر
پہونچانے والا خود اپنے کردار سے اپنے
آپ کو ہیچ ثابت کرتا اور مستوجب قرار
دیتا ہے کہ تو درگذر کر ورنہ تیرا شمار بھی
اونے لوگوں میں ہوگا۔
جو شخص تجھکو ضرر پہونچانے کی مبادرت
کرے تو اُس کو حقیر جان اور جو تیرے
اس میں خلل انداز ہوتا ہے اسکو حقیقت

س برتاؤ سے تو نہ صرف اپنے امن اندرونی
قائم رکھے گا بلکہ بغیر اس کے کہ تو انتقام
کے لیے سرنگون ہو تیرا شخص مخالف خود بخود
اپنی سزا کو پہونچ جائیگا۔

جس طرح پر طوفان اور بجلی سے آفتاب
اور ستارون کا کچھ نہین بگڑتا بلکہ اُن کے
غصے کی جھانج نیچے پتھرون اور درختون پر
اُترتی ہے اسی طرح مضرتین بزرگ منش
لوگون کی طرف اوپر کو عود نہین کرتین بلکہ
اُن کا وبال اُنھین کی جانون پر نازل
ہوتا ہے جو مضرت رسان ہین

بے حمیتی انتقام کی تحریک دیتی ہے عالی ہمتی
کو رنجش رکھنے سے اکراہ ہے بلکہ یہ بات
اُس کی صفت مین داخل ہے کہ جو اُس کو
ستانے کا عزم کرے اُس کے ساتھ وہ بھلائی
کرتی ہے۔

اے انسان کس غرض سے تو انتقام کا جویان
ہے کس مطلب سے تو اُس کے پیچھے پڑا ہے
کیا تیرا خیال ہے کہ اس سے تیرے دشمن کو
درد پہونچے گا۔ یہ جان رکھ کہ اُس کے شدائد
خود تجھی کو اُٹھانے پڑتے ہین۔

جس شخص کے دل مین انتقام سرایت
کر گیا ہے وہ اُس کے دل کو کتر کتر کھاتا ہے
اور اُس شخص کا جس سے بدلا لینا چاہتا ہے
بال بھی بیکا نہین ہوتا اور وہ امن چین سے
رہتا ہے۔

انتقام اذیت کے پہونچانے مین بیداد گر ہے
اور اسی سے ظاہر کہ قدرت کاملہ نے تیری
طبیعت سے مناسبت اس کی نہین رکھی ہے

کیا مظلوم زیادہ سختی کا سزاوار ہے یا آنکہ ضرور
ہے کہ تکلیف جو دوسرون کے ہاتھ سے اُس کو
پہونچتی ہے اُس پر اور تکلیف اُٹھا دے۔

جو آدمی انتقام کے منصوبے باندھا کرتا ہے وہ
جس قدر نقصان کہ اُٹھا چکا ہے اُسی پر
قانع نہین رہتا بلکہ دوسرے لوگ جس
عذاب و عقوبت کے مستوجب ہین اُس کو
بھی اپنے سر لیتا اور اپنی کوفت بڑھاتا ہے
اور اُدھر جس کو یہ ضرر پہونچانا چاہتا ہے وہ

بیچ بدلہ اچھا ہوا چلا جاتا ہے اور اُس کی
اُس زود یا دیر بدلہ سے وہ بشاش ہوتا ہے
انتقام کے سفر میں درد دل اور عمل
میں لانے میں عطر سے ایسا شاد ہوتا ہے
کہ کلھاڑی مارنے والے کی کلھاڑی اُسی مقام
پر پڑے جہاں ارادہ کیا ہوا اور اُس کو خیال
نہیں رہتا کہ شاید وہ اُسی کو لگے - بلکہ
کینہ ور اپنے عدو کو ضرر پہنچانے کی غرض سے
بسا اوقات اپنی بھی تخریب کا باعث ہوتا
ہے اور کبھی دشمن کی ایک آنکھ کو نشانہ
بناتا ہے اپنی دونوں پھوڑ بیٹھتا ہے - اگر
اُس کا مطلب حاصل نہیں ہوتا تو روتا ہے
اگر کامیاب ہوتا ہے تو پچھتاتا ہے - عدل
کے خوف سے اُس کے دل کو چین نہیں
رہتا اور اُس کو بچانے کی فکر سے اُس کے
دوستوں کا دل امن بھی جاتا رہتا ہے -
کیا تیرے دشمن کی وفات سے تیری نفرت
کی تسکین ہو سکتی ہے - کیا اس کے گورکفن
کے بعد تیرے دل کو قرار ہو سکتا ہے -

اگر تو یہ چاہتا ہے کہ وہ اپنی خطا سے پشیمان
ہو تو اُس پر غالب آ اور خطا معاف کر
مرجانے کے بعد اُس کو تیرے تڑپنے کا ارمان
نہیں رہتا اور نہ تیرے غصے کی تیزی اُس کو
زیادتی کے ساتھ محسوس ہوتی ہے -
انتقام سے غایت یہ ہے کہ منتقم غلبہ آور رہے
اور اُس کے ضرر رسان کو اُس کی آزردگی
سے متاثر ہو کر رنج ہو کچھ اور وجہ آزردگی پر
اُس کے وہ پشیمانی اٹھاوے - ایسے انتقام
کا خیال غصہ کے سبب سے پیدا ہوتا ہے
الا سب سے بڑھکر انتقام تو یہ ہے کہ ضرر رسان
کو حقارت سے دیکھ -
ضرر کے پاداش میں جان سے مار ڈالنا
نامردی ہے - اور یہ فعل وہی کرتا ہے جس کے
دل میں خوف سمایا رہتا ہے کہ اگر دشمن
زندہ رہ گیا تو وہ انتقام لے گا -
موت سے قضیہ البتہ تمام ہو جاتا ہے مگر گئی
ہوئی نیکنامی پھر واپس نہیں آتی -
مار ڈالنا ایک فعل تقدم یا تحفظ ہے مگر جرأت

کا کام نہین - اس فعل سے امن ضرور ملتا ہے
مگر ناموری نہین -

ضرر کا انتقام تو بہت ہی آسان ہے مگر معاف
کر دینے سے بڑھکر اور کوئی بات نہین -

سب سے بڑی فیروزی اسی مین ہے کہ
انسان اپنی ذات پر قادر ہے - جو شخص
ضرر پہونچنے پر بھی اُس کا کچھ خیال نہین کرتا
وہ اُس کو اُلٹا ضرر رسان ہی کے سر
منڈھ دیتا ہے -

جب تو انتقام کا منصوبہ گانٹھتا ہے تُو شقی
اقبال کر لیتا ہے کہ ضرر تو نے محسوس کیا
جب تو کسی کی نسبت حرف شکایت زبان پر
لاتا ہے اُسی وقت تسلیم کر لیتا ہے کہ اُس
فعل سے تیرا دل دُکھا - پس کیا تیری یہ مراد ہے
کہ اپنے دشمن کے غرور پر تو اس گھمنڈ کو بھی
مستزاد کرے -

جو ضرر محسوس نہین ہوتا وہ ضرر نہین ہے پس
کیونکر ہو سکتا ہے کہ وہ شخص جو اُس کو ناچیز
سمجھتا ہے اُس کا بدلا لیوے -

اگر ضرر کا برداشت کرنا داخل بے عزتی
سمجھتا ہے تو اس سے زیادہ تیرے اختیار
مین یہ ہے کہ اُس کا خیال ہی نہ کر -

سلوک سے ہر شخص کو تیرا دشمن بننے مین
شرم آئے گی - تیری عالی ہمتی اُس کو
خوف دلائے گی اور کبھی وہ تیری مضرت کا
خیال نہ کرے گا -

جس قدر ضرر شدید تر ہے - اُتنی ہی
زیادہ تر عظمت معاف کر دینے مین ہے
اور انتقام لینا جس قدر زیادہ واجب
ہوگا اُس سے دو چند عظمت رحم مین
ہو گی -

کیا تجھکو کوئی حق ہے کہ اپنے معاملے
کا آپ ہی منصف بنے آپ ہی فریق
ہو اور آپ ہی مجوز سزا - قبل اس کے
کہ تو سزا تجویز کرے اوروں کو بھی کہنے دے
کہ وہ تجویز مناسب ہے -

# آئین چہارم

## قساوت خشونت اور حسد

انتقام تو زبون ہے مگر قساوت کیسی ہے
اس میں بھی اسی کی سی خرابیاں موجود ہیں
ہاں فرق ہے تو اس قدر کہ اس میں ایک
ایسی صفت مذموم ہے کہ اپنی اشتعال طبع
کے لیے ایک نہ ایک بہانا پیدا کر لیتی ہے
لوگ انکار کرتے ہیں کہ وہ خاصہ انسانی میں
داخل نہیں ہے۔ وہ اپنی طبائع سے اس کو
ناآشنا پاکر شرماتے ہیں۔ کیا وہ اسکو انسانیت
کے نام سے نامزد نہیں کرتے۔

پس بتاؤ کہ اس کی جڑ بنیاد کہاں سے
نکلی۔ سو وہ انسان میں کیا شے ہے جس سے
اپنے وجود کا ہونا سمجھتی ہے۔ خوف اس کا
باپ ہے اور اس وحشت کو تو دیکھیے کیا یہ
اس کی ماں نہیں ہے۔

شجاع اصلی دشمن پر حملہ اٹھاتا ہے جو اس کا
مقابلہ کرتا ہے لیکن جونہی وہ سر
جھکا لیتا ہے اُس سے راضی ہو کر ہاتھ
کھینچ لیتا ہے۔

جو اپنے سے ڈرے اُس کو پامال کرنا فخر
نہیں کہلاتا۔ جو اپنے سے کمتر ہے اس کی
توہین و تفضیح میں خوبی نہیں۔ سرکش کو دبا
اور مسکین سے درگذر کر تب تو اپنی فتح کے
اوج و عروج پر پہنچے گا۔ وہ شخص جو اس
مرتبے تک پہنچنے کی صلاحیت نہیں رکھتا
وہ شخص جس کو وہاں تک صعود کرنے کی
ہمت ہی نہیں دیکھو تو وہ کیا کرتا ہے۔ وہ
فتح کی جگہ قتل اور ریاست کی جگہ خونریزی
سے معمور کرتا ہے۔

جو سب سے ڈرتا ہے وہی سب پر ظلم کرتا
ہے۔ ظالم کیوں بے درد ہوتے ہیں اسی
سبب سے کہ وہ ڈرتے رہتے ہیں۔

لینڈی کتا لاش کو تو نوچ نوچ کھاتا ہے
لیکن زندہ آدمی کی طرف آنکھ اٹھا کے
دیکھنے کی جرأت نہیں رکھتا۔ شکاری کتا
جو شکار کو دیکھ کے دوڑتا ہے پھر اس کے

تجھے تکلیف نہیں کرتا۔

خانہ جنگیوں میں سب سے زیادہ خونریزیوں
کا سبب یہ ہے کہ لڑنے والے بزدل ہوتے
ہیں۔ مفسدہ پرداز قاتل اس وجہ سے ہوتے
ہیں کہ مقتولوں کی ہلاکت سے سازش
اُن کی مخفی رہ جاتی ہے۔ خوف اُن کے
دل میں اس بات کا دھڑکا پیدا کر دیتا ہے
کہ سازش کھلنے پر اپنی آستین گلے پڑیں گی

سنگدل تنگی کی غرض سے اپنی ذات کو اتنا
اونچا کرو کہ وہاں تک خشونت کی رسائی
نہ ہو سکے۔ بے درد نہ ہو جانے کے مطلب سے
تو اپنی ذات کو حسد کی پہونچ سے بچائے رہ۔

ہر شخص کا دو طریق سے موازنہ ہو سکتا ہے
ایک سے وہ آزردہ معلوم ہوگا اور دوسرے
سے کمتر ضرر رساں۔ پس تو اس کو اس نگاہ
سے دیکھ جس سے وہ تجھے کبھی ضرر نہ پہونچا
سکے۔ تو کبھی کسی کو مضرت نہ پہنچائیگا
ایسا اور کون سا امر ہے جس کا انسان اپنی
بھلائی کی خاطر نظر نہ کر سکے۔

جس امر سے ہم کو انتہا کا رنج پہونچتا ہے
اُس کی بابت بجائے عداوت شکایت
کا موقع ہم کو زیادہ رہتا ہے۔ انسان جس کا
شاکی ہوتا ہے اُس سے آشتی بھی کر لیتا ہے
مگر جس سے عداوت رکھتا ہے اُس کو
مار ہی ڈالتا ہے۔

اگر تو کسی فائدہ کے متمتع ہونے سے باز رکھا
گیا ہے تو غصہ سے برافروختہ نہ ہو۔ تیری
عقل کے فقدان سے تیرے زیادہ تمتع کا
نقصان ہے۔

کیا اپنے لبادے کے چوری جانے سے تو
چاہتا ہے کہ تیرا انگرکھا بھی اُتر جائے۔

جب تو کسی کے اعزاز و مراتب کا حسد کرے
جب تجھ کو اُس کے خطابوں اور مدارج و عروج
پر غصہ آوے اُس وقت یہ بھی دریافت
کر لیا کر کہ وہ اُس نے کہاں سے اور کیونکر
حاصل کیا۔ تب تیرا حسد مبدل بہ ہمدردی
ہو جائے گا۔

اگرچہ یہ ثروت و عظمت تجھ کو اسی قیمت پر

ملتی تو یقیناً اگر تو عقیل ہوتا اُن کے حاصل
کرنے سے انکار کرتا۔

جز خوشامد اور کس صلے مین خطابات عطا
ہوتے ہین۔ سواے عطا کنندہ کی غلامی
کے اور کس سبیل سے اقتدار دل لیا جاتا ہے
کیا تو دوسرے کی آزادی لینے کے لیے
اپنی آزادی کھونا پسند کرے گا یا جو ایسا
کرتا ہے اُس کا تجھکو حسد ہوتا ہے۔

بلا قیمت ویسا انسان اپنے بالا دست سے
کچھ بھی حاصل نہین کرسکتا اور قیمت بھی ایسی
جو مال کے مول سے کیا زیادہ نہین ہوتی۔
کیا تو دنیا کے دستور کو پلٹ دیا چاہتا ہے
کیا تو چاہتا ہے کہ مال بھی مل جائے اور
مول بھی دینا نہ پڑے۔ چونکہ تو اُس شے
کا حسد نہین کرسکتا جو تجھکو بھی مل سکتی ہے
اس لیے اس وجہ خشونت سے نفرت کر
اور اس موقع کی بے رحمی کے مبدء کو اپنے
دل سے نکال دے۔

اگر تجھکو اعزاز حاصل ہے تو کیا تو اُس شے
کے حاصل ہونے کا حسد کرسکتا ہے جو بین
اعزاز کا خواہان کرنے سے حاصل ہو۔

اگر تو نیکی کی قدر سے آگاہ ہے تو کیا
تجھکو اُن لوگون کے حال پر رحم نہین آتا
جنھون نے اُس کو ایسی بے قدری سے
معاملہ داری کے ایرپھیر مین لگا دیا ہے۔

جب تو اپنے آپ کو بنی نوع انسان کی
بہبودی کے سننے کا عادی کرے گا اور
تجھکو کوفت نہو گی تب تجھکو اُنکی خوشحالی
سُنکر مسرت ہوگی۔

اگر تو دیکھے کہ کسی مستحق شخص کو بہروزی
نصیب ہوئی تو تجھے خوش ہونا چاہیے
کیونکہ نیکی بذاتہ نیکون کی کامیابی دیکھکر
خوش ہوتی ہے۔

وہ شخص جو دوسرے کی بہبودی پر خوش
ہوتا ہے وہ اس خوشی سے خود اپنی بہبودی
مین افزایش کرتا ہے۔

# آئین پنجم

## افسردہ دلی

شادان اور فرحان رہنے والے کا دل
صعوبت پیش آنے پر بھی بشاش رہتا ہے
لیکن مغموم کی مایوسی خوشی کی چہل پہل کو
افسردہ کر دیتی ہے۔
پھر ضعف دلی کے غمگینی کی اصلیت اور کیا
ہے جرأت کے نہ ہونے سے وہ زور پکڑتی
ہے۔ پس اُس کے مقابلے کے لیے کمر باندھ
تو قبل اس کے کہ اس جنگ مین تیرا
پہلا ہی وار ہو وہ کھیت چھوڑ دے گی۔
وہ تیری نسل کی دشمن ہے۔ اس لیے اپنے
دل سے تو اُس کو نکال باہر کر۔ تیری زندگی
کی شیرینی کا ہی کو وہ سم آمیز کر دیتی ہے
پس بہتری اسی مین ہے کہ اس کو اپنے گھر
مین آنے نہ دے۔
وہ تیرے ہر ایک نقصان کو آنا بڑھا کے
دکھاتی ہے گویا تیری ساری ثروت اور
حشمت برباد گئی چھوٹی چھوٹی باتون کے
خیال مین یہان تک تجھکو پریشان رکھتی
ہے کہ بڑی بڑی باتون کی طرف تجھکو
متوجہ نہین ہونے دیتی۔ اور دیکھ جو کچھ وہ
تجھ پر ظاہر کرنا چاہتی ہے اُس کی پہلے ہی
سے پیشین گوئی کرتی ہے۔
وہ تیری نیک خصلتون پر کہالت کا نقاب
ڈال دیتی ہے۔ وہ اُن کو اُن لوگون کی
نگاہ سے مخفی رکھتی ہے۔ جو اُن کو دیکھکر
تیری قدر و منزلت کرتے۔ تمام خوبیون کو
تیری وہ درہم برہم کرتی ہے اور اُن کو
اُبھرنے نہین دیتی ہے اور ساتھ ہی اس کے
وہ تجھکو اُن کی جستجو مین تگاپو کرنے کی اشد
ضرورت مین ڈالتی ہے
دیکھ وہ بُرائی کا بار تجھپر لادتی اور تیرے
ہاتھ باندھ دیتی ہے تاکہ تو اُس بوجھ کو
پھینک نہ دے۔
اگر تو بیتذل باتون سے گریز کرنا بزدلی سے
متنفر ہونا۔ اور ناحق پسندی سے دل کو

نکال ڈالنا چاہے تو غمگینی کو اپنے اوپر
حاوی نہ ہونے دے۔

اقتا کے چہرے سے تو اس کو نہ چھپا۔ نہ
نمایشی دانائی سے اپنے آپ کو فریب میں
پھنسا۔

مذہب اس لیے ہے کہ اس سے خالق کی
عظمت کی جائے۔ پس اس کو حزن و ملال کے
رنگ سے نہ رنگ۔ دانشمندی تجھے خوشحال
رکھتی ہے۔ اس لیے جان لے کہ غم اس کی
نگاہ میں اجنبی ہے۔

انسان کی غمگینی کا سبب سوائے صعوبت
کے اور کیا ہے۔ اور جب اس کے اسباب
دفع نہیں کیے جا سکتے تو وہ خوشی کو کیوں
چھوڑے۔ کیا یوں گرفتار رنج و غم رہنا
غم و مصیبت کا پاس خاطر کرنا نہیں ہے۔
جس طرح سے ماتمی مغموم نظر آتا ہے کیونکہ ایسا
نظر آنے کے لیے وہ اجیر کیا گیا ہے اور وہ
روتا اس واسطے ہے کہ اس کے آنسوؤں کے
دام اس کو مل گئے ہیں ایسا ہی وہ شخص
بھی ہے جو بوجہ مغموم و حزین رہنے کے
کوئی نہ کوئی صدمہ اٹھاتا ہے۔

یہ ضرور نہیں ہے کہ کوئی خاص واقعہ
غم پیدا کرنے کا باعث ہو کیونکہ غور کرنے
سے وہی امر دوسرے کی خوشی کا موجب
پایا جائے گا۔

اگر تو لوگوں سے دریافت کرے کہ آیا ان کی
غمگینی سے ان کے کام سنورتے ہیں تو
وہ خود مقر ہوں گے کہ یہ محض حماقت ہے
بلکہ وہ اس کی تعریف کریں گے جو مصیبت
کو صبر سے برداشت کرتا اور مردانہ اس کا
مقابلہ کرتا ہے اور پھر اس کی واہ واہ ہوتی
ہے۔ رنج کرنا آئین قدرت کے خلاف ہے
کیونکہ اس سے اس کی حرکات میں خلل
واقع ہوتا ہے اور جو کچھ قدرت نے خوش آیند
بنایا ہے وہ ناگوار خاطر ہو جاتا ہے
جس طرح بلوط آندھی میں گر کے پھر کھڑا
نہیں ہوتا اسی طرح غم کے بوجھ سے انسان
کا دل پست ہو جاتا ہے اور پھر اپنی پہلی سی

طاقت حاصل نہین کرتا۔

جس طرح پہاڑون کے اطراف پر آب باران کی روانی سے برف گھل جاتی ہے اسی طرح آنسوون کے بہنے سے خوبصورتی ڈھل جاتی ہے اور پھر نہ تو برف اور نہ خوبصورتی بدستور سابق بحال رہتی ہے۔

جس طرح موتی سرکہ مین گل جاتا ہے گو اول اُس کی آب مین صرف فرق آجاتا ہے اُسی طرح اے انسان اپنی خوشی کی جان جیسی کو افسردہ دلی تلف کر ڈالتی ہے۔ حالانکہ پہلے پہلے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اُس کا سایہ بھی اُس پر پڑا ہے۔

کسی افسردہ خاطر کو بازارون مین دیکھ پھر بھانت کے مقامات مین اُس پر نظر ڈال کیا کوئی اُس کی طرف آنکھ اٹھا کے دیکھتا بھی ہے کیا وہ خود ہر ایک سے بچ کے نہین چلتا اور کیا ہر شخص اُس کے سامنے سے بھاگ نہین جاتا۔

دیکھ وہ اپنا سر کس طرح مانند اُس پھول کے جھکائے ہوئے ہے جس کے درخت کی جڑ کٹ گئی ہے۔ دیکھ اُس کی آنکھین کس طرح زمین دوز ہو رہی ہین اور سوائے رونے کے اور اُس کے کسی کام نہین آتین۔

کیا اُس کے منھ سے کوئی بات نکلتی ہے۔ کیا اُس کے دل مین کچھ بھی قومی محبت ہے۔ کیا اُس مین کچھ بھی سمجھ ہے اُس کا سبب اُس سے دریافت کر تو وہ کچھ بھی نہین جانتا اُس کا موقع اُس سے پوچھ تو وہ بھی کوئی نہین بتا سکتا۔

طاقت اُس کی زائل ہو جاتی اور بالآخر وہ قبر مین دفن ہو جاتا ہے اور کوئی یہ بھی نہین کہتا کہ وہ کیا ہوا۔

کیا تجھکو سمجھ ہے اور تجھکو یہ نہین سوجھتا۔

کیا تجھ مین تقوے ہے اور پھر اپنی غلطی تجھے معلوم نہین ہوتی۔

خداوند تعالے نے تجھکو اپنے رحم و کرم سے پیدا کیا ہے۔ اگر اُس کو یہ منظور نہ ہوتا کہ تو خوش رہے تو وہ اپنی فیاضی سے تجھکو وجود

مین نہ لاتا۔ پس کیونکر تو اُس کے خلاف
مرضی چلنے کی جرات کرتا ہے۔

جب تو گناہون سے پاک رہکر بے حد و حساب
خوش رہتا ہے تو اُس وقت اُس کا بہت بڑا
ادب مانتا ہے اور جب تو راضی برضا نہین
رہتا ہے تو سمجھنا چاہیے کہ تو اُس کا شاکی ہے

کیا اُس نے ہر شے کو ایسا نہین بنایا ہے
کہ اُس مین تبدل ہوا کرے اور تیری مجال
ہے کہ اُس تبدل سے تو بیزار رہو کر نالان
ہونے کی جرات کرے۔

اگر قانون قدرت ہم جانتے ہین تو پھر اُس کا
گلہ کیا۔ اور نہین جانتے تو الزام کس پر ہے؟
خود ہمارے اپنی جہالت اور ہمارے اندھے پن
پر جس کا ثبوت ہر لحظہ ہوتا رہتا ہے۔

جان لے کہ دنیا کے لیے قوانین بنانا
تیرا کام نہین ہے۔ تیرا کام یہ ہے کہ جیسے وہ
ہین اُن کی تعمیل کر۔ اگر تجھکو اُن سے
تکلیف ہے تو تیرا گریہ و بکا تیرے ہی رنج و
عنا مین افزایش کریگا۔

لطائف الحیل کے فریب مین نہ آ۔ اور نہ
یہ خیال کر کہ غم کھانے سے زخم مصیبت کا
اندمال ہوتا ہے۔ درحقیقت یہ غم سم قاتل
ہے اور دوا کی شکل مین کر نظر آتا ہے کلیجے
سے تیر نکالنے کا حیلہ اختیار کرکے وہ اُس کو
اور زیادہ تیرے جگر کے پار کرتا ہے۔

جب غم تجھکو تیرے دوستون سے جدا کرتا
ہے تو کیا وہ تجھ سے نہین کہتا کہ تو بات کرنے
کے قابل نہین۔ جب وہ تجھکو گوشہ مین لیجا کے
بٹھاتا ہے تو کیا اس امر کی وہ تشہیر نہین
کرتا کہ وہ خود اپنے آپ سے نادم ہے۔

بدبختی کے تیرون کے مقابلے مین بغیر زخم
کھائے رہنا تیری خلقت مین نہین ہے اور
نہ مقتضائے عقل ہے کہ تو ایسا چاہے تیرا
فرض یہ ہے کہ مصیبت کو مردانگی سے برداشت
کرے۔ مگر ان درد کو ماننا بھی خاصۂ
انسانی ہے۔

آنسو تیری آنکھون سے گرین تو گرین مگر
مردمی دل سے زائل نہ ہونی چاہیے۔ ولحقیقا

رہے کہ وہ بے سبب اور بکثرت نہ بہنے پائیں آ
شدائد کی شدت آنسوؤں کی کثرت تعداد
سے جو اس کے لیے بہتے ہیں شناخت میں
نہیں آتی۔ زیادہ غموم و ہموم ایسے ثبوت
کے محتاج نہیں۔ اسی طرح پر زیادہ خوشیوں
کا اظہار بھی امکان سے باہر ہے۔
کیا غم سے بڑھکر کوئی شے اور بھی ہے جس
سے دل خستہ ہو جاتا ہے۔ رنج کے سوا ہے
اور کیا چیز ہے جس سے وہ بجھا رہتا ہے
کیا کوئی غمزدہ کسی عالی حوصلگی کے کام
میں اپنی مستعدی دکھا سکتا ہے یا بھلائی
کے امور میں کمر باندھ سکتا ہے۔
جن برائیوں کے بدلے میں کوئی انتفاع
نہیں اُن کا صلہ بیگوش ہو اور نہ بھلائی
کے سرمایہ کو اپنے امور پر نثار کر جو
افتادہ معیوب ہیں۔

# صحیفہ ۴

(فضائل کا بیان جن سے انسان اپنے ابنائے جنس پر فوق لیجاتا ہے)

## آئین اول

### شرافت اور اعزاز

شرافت کی اقامت بجز روح کے اور
کہیں نہیں اور نہ نیکی کرنے کے سوا
کسی اور بات میں سچا وقار و اعزاز ہے۔
الطاف خسروانہ شر و فساد سے خرید کیے
ہیں۔ رتبے اور خطاب روپیہ خرچ کر کے مول
لیا جا سکتا ہے لیکن یہ اصلی اور سچے اعزاز
نہیں ہیں۔
یہ کرداریاں اصلی افتخار پر کسی کو ممتاز
نہیں کر سکتی ہیں اور نہ دولت آدمی کو
شریف بنا سکتی ہے۔
نیک کاموں کے صلے میں جب خطاب
ملتے ہیں یا ملک کی خدمتگاری میں جب
کوئی رتبہ پاتا ہے تب ان اعزاز کا بخشندہ
اور پانے والا دونوں فخر کریں تو بجا ہے اور

اسی سے دنیا کو نفع پہونچتا ہے۔
آیا تو چاہتا ہے کہ تیرا رتبہ بڑھے اور لوگ
جانین کہ کس سبب سے بڑھا۔ یا تو چاہتا
ہے کہ لوگ کہین کہ کیون تیرا رتبہ بڑھایا گیا
جب کسی نامور شخص کی خوبیان اُس کی
اولاد تک پہونچتی ہین تو ساتھ ہی اُن کے
اُس کے خطابات بھی نزول کرتے ہین۔
مگر ہان جو شخص رتبہ تو پاتا ہے مگر قابلیت
نہین رکھتا تو کیا لوگ اُس کو ناخلف نہین
کہتے ہین۔

موروثی اعزاز نہایت معزز سمجھا جاتا ہے۔
لیکن عقلا اُسی شخص کی تعریف کرتے ہین
جس نے اپنے دست قدرت سے اعزاز
حاصل کیا ہے۔

جو شخص خود کوئی قابلیت نہین رکھتا اور
اپنی عظمت کے لیے اپنے باپ دادا کی
کارگزاریون کا حوالہ دیتا ہے وہ مثل اُس
چور کے ہے جو سزا سے بچنے کے لیے معبدگاہ
مین پناہ گزین ہوتا ہے۔

اندھے آدمی کے ماں باپ اگر بینا ہین
تو اُس کو کیا فائدہ۔ گونگے آدمی کا دادا اگر
بڑا لسان تھا تو اُس کو کیا حاصل علےٰ
ہذا القیاس اگر کسی کمینے آدمی کے بزرگ
شریف تھے تو اُس کو کیا۔

جس شخص کا دل نیکی کی طرف مائل ہے
وہی عالی منش ہے اور عوام پر فوق حاصل
کرنے کے لیے اُس کو کسی خطاب کی ضرورت
ہی نہ ہوگی۔

جہان لوگ اعزاز ورثہ مین پاتے ہین وہ اپنی
قابلیت سے حاصل کرتا ہے۔ اور کیا وہ اُن
لوگون سے مخاطب ہوکر یہ نہین کہتا کہ کیا
ایسے ہی وہ لوگ بھی تھے جن کی نسل مین
ہونے کا آپ کو غرہ ہے۔

جس طرح کسی شئے کے ساتھ اُس کا سایہ بھی
رہتا ہے اُسی طرح نیکی کی خدمت مین اعزاز
حاضر باش رہتا ہے۔

یہ مت کہہ کہ اعزاز بہادری سے پیدا ہے اور نہ
یہ یقین کر کہ صرف جان جوکھم سے وہ حاصل

ہوتا ہے۔ اُس کا مدار کسی خاص فعل پر نہین
بلکہ اُس کے طریقے پر عمل ہے۔
سلطنت کی بتوار کا چلانا ہر ایک کا کام نہین
ہے نہ ہر شخص افواج کی سرداری کرسکتا ہے
جو کام تیرے سپرد ہو اُس کو عمدگی سے
انجام دے تو تعریف تیرے حصے مین رہیگی
یہ نہ کہا کر کہ مشکلات پر غالب آنا خواہ مخواہ
ضروری ہے یا یہ کہ ناموری حاصل کرنے
کے لیے مشقت اور خطرہ راہ مین حائل ہے
کیا عفیفہ عورت کی تعریف نہین ہوتی۔
کیا ایسا نڈر آدمی عزت پانے کا مستحق نہین ہے
شہرت پانے کی تمنا بے حد و حساب ہوتی ہے
اعزاز حاصل کرنے کی آرزو حد سے زیادہ
رہتی ہے۔ اور جس نے یہ خواہشات ہم کو
بخشی ہین بڑے بڑے کامون کے لیے
عطا کی ہین۔
جب عوام الناس کی ضرورت کے لیے
سرفروشی کے کامون کی ضرورت ہوتی ہے
جب اپنے ملک کی بہبودی کے واسطے ہم

اپنی جانین خطرے مین ڈالتے ہین تو سوائے
بلند حوصلگی کے اور کیا شے ہے جو ان نیک
کامون کی قوت مین افزایش کرسکتی ہے
اعزاز حاصل کرنے سے عالی منش آدمی
خوش نہین ہوتا بلکہ اُس کا فخر اسی مین ہے
کہ وہ اس کی قابلیت رکھتا ہے۔
کیا یہ کہنا بہتر نہین ہے کہ کیون فلان شخص
قدوقامت نہین رکھتا بجائے اسکے
کہنے کے کہ کیون اُس نے قدوقامت پایا ہے
بلند حوصلہ آدمی ہمیشہ بھیڑ مین اول ہی رہیگا۔
وہ بھیڑ کو چیرتا ہوا آگے ہی آگے بڑھتا
جاتا ہے اور پیچھے پھر کے نہین دیکھتا۔
جس قدر اُس کو اپنے سے کسی کو آگے
دیکھنے مین رنج ہوتا ہے اس سے زیادہ
ہزارون کو پیچھے چھوڑنے مین خوشی ہوتی ہے
بلند حوصلگی کا مادہ ہر شخص مین موجود ہے
مگر سب مین اُبھرتا نہین ہے بعض مین تو
خوف اُس کو دبائے رہتا ہے اور بعض
مین حیا روک رکھتی ہے۔

وہ روح کا اندرونی لباس ہے جس کو وہ جسم
مین داخل ہوتے ہی سب سے پہلے پہنتی ہے
اور قالب سے نکل جانے کے وقت سب کے
بعد اُس کو چھوڑتی ہے۔
جب وہ اچھے کامون مین صرف کیا جاتا ہے
تو تیری سرشت کے افتخار کا باعث ہوتا ہے
الا جب بُرے کامون مین تو اُس کو [illegible]
تو وہ تجھکو ندامت مین رکھتا ہے اور تباہ و
برباد کردیتا ہے۔
دغاباز کے سینے مین حرص جاگزین رہتی ہے
ریا اُس کا چہرہ اپنی ہوا سے ڈھانپتا ہے
اور مکر سے چکنی چپڑی باتین بناتا ہے۔
لیکن انجام کار لوگ جان لیتے ہین کہ درحقیقت
وہ کیا ہے۔
سانپ ڈسنا نہین چھوڑتا گو پالے سے ٹھٹھر بھی
گیا ہو۔ افعی کا دانت گو ٹھنڈ سے اُس کا مُنھ
بند بھی ہو جاوے تو بھی ٹوٹ نہین جاتا۔
جہان اُس کی حالت پر تجھے رحم آیا وہین
اُس نے اپنا تیہا تجھکو دکھایا اور ڈس لیا۔

اور اپنے سینے مین تو نے اُس کو گرمایا اور وہ
تجھ پر جل آیا۔
جو شخص واقعی نیک ہے وہ نیکی کے ہی پاس خاطر
سے اُس کا والہ و شیدا رہتا ہے اور جس تعریف
کی بلند نظری کو تاک لگی رہتی ہے وہ اُس سے
نفرت کرتا ہے۔
لیکن کچھ نیکی کی حالت واجب الرحم ہوتی اگر
بلا دوسرون کی تعریف کیے ہوئے اُس کو
آسودگی نہ رہتی۔ بدل اور معاوضہ کی تلاش
نیکی کے شایان نہین ہے وہ اُس سے زیادہ
حوصلہ نہین رکھتی جو مل سکتا ہے۔
آفتاب جس قدر اونچا ہوتا جاتا ہے اُسی قدر
چھاؤن کم ہوتی جاتی ہے۔ اُسی طرح سے حقیقی
نیکی بڑھتی جاتی ہے ستایش کی آرزو گھٹتی
جاتی ہے۔ تاہم عزت و وقار اُس کا ہوتا ہے
وہی اُس کا سایہ ہے جس سے وہ گریز نہین
کر سکتے۔
افتخار سایہ کے مانند اُس شخص سے بھاگتا ہے
جو اُس کا پیچھا کرتا ہے لیکن جو شخص اُس سے

اپنا پیچھا چھڑا کے بھاگتا ہے وہ اُس کے
تعاقب مین رہتا ہے۔ اگر بالا قابلیت حاصل
کیے تو اُس کا خواستگار ہوگا تو ہرگز اُس کو
نہ پائے گا اور اگر تو اُس کا استحقاق رکھتا ہے
تو گو تو اپنے آپ کو کتنا ہی چھپائے وہ تیرا پیچھا
نہ چھوڑے گا۔

معزز امور کی تلاش مین رہ اور وہ کام کر جو اچھا
ہے تو خود تیرا دل تیری تعریف کرے گا جس سے
تجھکو زیادہ خوشی حاصل ہوگی۔ بہ نسبت اس کے
کہ لاکھون آدمی تیری ستایش مین نعرۂ واہ وا
بلند کرین اور یہ نہ جانین کہ آیا تو اس ستایش
کا مستحق بھی ہے۔

## آئین دوم

## علم و ہنر

انسان کے دل کا عمدہ ترین شغل یہ ہے
کہ وہ اپنے خالق کے صنائع بدائع پر غور کرے
جو شخص علم طبعی مین محو ہو کر اُس سے مسرور
رہتا ہے ہر شے سے خدا کی ہستی کا ثبوت
پاتا ہے اور ہر چیز جو اُس کو ثابت کرتی ہے
وہ عبادت کی رغبت دلاتی ہے اور اُس کا
سبب ظاہر کرتی ہے۔

اُس کا دل ہر لحظہ عالم بالا کی طرف رجوع
رہتا اور تمام عمر اُس کی ریاضت اور بندگی
مین صرف ہوتی ہے۔

جس وقت وہ بادلون کی جانب نگاہ اُٹھاتا
ہے تو کیا آسمان اُس کو عجائبات سے
پر نظر نہین آتا اور جب وہ نیچے زمین کی طرف
دیکھتا ہے تو کیا کیڑے مکوڑے اس امر کا اظہار
نہین کرتے کہ کیا قادر مطلق سے کمتر کوئی اور
ہمارا پیدا کرنے والا ہو سکتا ہے۔

جس وقت سیارے گردش کرتے ہین جب
آفتاب اپنی جگہ پر قائم رہتا ہے جب دُمدار
ستارہ رقیق ہوا مین دورہ کرتا ہوا اپنی معینہ
راہ پر واپس آجاتا ہے تو اے انسان کیا تو
نہین سمجھتا ہے کہ خدا کے سوا اور کون اُن کا
بنانے والا ہے اور کیا اُس کی فطرت
لامتغیر کے سوا کوئی اور بھی ۔ [illegible] جس نے

اُس کے واسطے ضوابط مقرر کیے ہین۔
اُن کی تجلی کو دیکھ کہ کیسی عبرت انگیز ہے
تاہم کیا اُن کا بھی اختلاط نہین ہے دیکھ
اُن کی رفتار کتنی تیز ہے تاہم ایک بھی
دوسرے کی راہ مین نہین جاتا۔
نیچے زمین کی طرف نظر ڈال اور اُس کی
پیداوار کو دیکھ۔ تہ زمین کی تجسس کر اور دیکھ
کہ کیا اُس مین بھرا ہے۔ کیا قدرت کاملہ اور
دانائی نے اس کو ترتیب نہین دیا ہے۔
گھانس کو اُگنے کا حکم کون دیتا ہے۔ کون
اُس کو اوقات مناسب پر سینچتا ہے دیکھ بیل
اُس کو چرتا ہے۔ گھوڑے اور بھیڑین اُس کو
کھاتے ہین۔ پس وہ کون ہے جو اُس کو اُن کے
لیے مہیا کرتا ہے۔
وہ کون ہے جو تیرا بویا ہوا غلہ بکثرت پیدا
کرتا اور ہزار گنا زیادہ کر کے تجھکو دیتا ہے وہ
کون ہے جو فصل مین زیتون اور تاک کو
بارآور کرتا ہے گو تو اُسکے سبب سے واقف نہین
کیا نا چیز سے نا چیز مکھی بھی جو خود وجود

مین لا سکتی ہے یا خود تو جو خدا سے کچھ ہی کم
درجہ رکھتا ہے اُس کو بنا سکتا ہے۔
حیوانات اپنی ہستی سے واقف ہین مگر اُن کو
اُس پر استعجاب نہین ہوتا۔ وہ اپنی زیست
سے خوش ہوتے ہین لیکن یہ نہین جانتے کہ
اُس کا خاتمہ ہوگا۔ ہر ایک یکے بعد دیگرے
اپنا اپنا دور پورا کرتا ہے اور کوئی بھی جنس یا
قسم پیدایش کی نہین ہے جو ہزارون نسلون
کے بعد بھی نا پید ہو جاوے۔
تو جو دیکھتا ہے اور ایک سی خوبی جز و کل مین
پاتا ہے تو کیا تو اپنی آنکھون کو اس سے بہتر کہ
وہ ان میں خلق کی عظمت تلاش کرین کسی کام
مین لا سکتا ہے اور اپنے دل کو سوائے اس کے
کہ وہ اُس کی نادرات کی تحقیقات مین مصروف
ہے کسی اور شغل مین لگا سکتا ہے اُس کی
قدرت اور رحم اُن کی آفرینش سے ہویدا ہے
اُس کا انصاف اور بھلائی اُس آذوقہ سے
جو اُن کے لیے مہیا کیا گیا ہے عیان ہے۔
اور سب اپنے اپنے حال مین خوش ہین

الفاظ کی تحصیل اور تحقیقات اُس کے مقابلہ
مین کیا چیز ہے۔ صانع بے چون کی صنعت
کی تحقیقات کے سوا اور کسی علم سے وقفیت
حاصل نہین ہو سکتی۔

صانع قدرت کی ساخت و صنعت کا جب
تو مداح ہوا تو اُس کے فوائد کی بھی تحقیقات
کر لیا کر کیونکہ جان لے کہ زمین کوئی ایسی شے
پیدا نہین کرتی ہے جس سے تجھکو نفع نہ پہونچے
کیا یہ سب کھانے پینے پہننے اوڑھنے کی
چیزین اور تیز ادویات امراض انسانی صرف
زمین ہی سے پیدا نہین ہوتی ہین۔

پس عقلمند وہی شخص ہے جس نے اُس کے
حالات سے واقفیت پیدا کر لی ہے اور سمجھ دار
وہی ہے جو اُس پر غور کیا کرتا ہے۔ ان کے
ماسوا جس ہنر سے اعلے درجے کا فائدہ
مستنبط ہوتا ہو اور وہ علم جس مین زحمت اور
خود فروشی ذرا بھی نہ ہو بہ نسبت اور علوم کے
اُن کو سیکھنا زیادہ پسند کر اور اپنے ہمسایون
کی بھلائی کے لیے اُن سے نفع اُٹھا۔

باقی جینا اور مرنا۔ حکومت اور اطاعت کرنا
کوئی فعل کرنا اور کسی فعل کے نتائج برداشت
کرنا۔ ان امور مین افکار مزید جو دامنگیر رہتے
ہین یہ سب باتین علم اخلاق تجھکو سکھلائیگا
اور خوش انتظامی کے ساتھ حیات بسر
کرنے کا طریقہ جملہ امور سے ماہر کر دے گا۔

دیکھ یہ سب تیرے دل پر منقوش ہین اور
صرف اس قدر ضرورت ہے کہ یاددہانی سے
تیری عنان توجہ اُن کی طرف منعطف کی جاے
وہ سب بہ آسانی تیری سمجھ مین آسکتی
ہین۔ توجہ کر اور وہ تیرے حافظہ مین رہین گی
اور سب جتنے ہنر ہین اُن کا سیکھنا عبث ہے
اور جتنے دیگر علوم ہین وہ محض سرمایہ لاحاصل
نہ تو وہ انسان کے لیے ضروری یا نفع بخش
ہین اور نہ اُن سے اُس کی نیکی اور ایمانداری
مین زیادتی ہوتی ہے۔

خداوند تعالے کی عبادت مین مصروف
رہنا اور اپنے ابنائے جنس کے ساتھ ہمدردی
کرنا کیا یہ تیرے فرایض عظیمہ نہین ہین۔

صانع قدرت کی صنعتون کے مشاہدے
اور محویت کے برابر اور کوئی ایسا علم نہین ہے
جس سے ریاضت کے اصول سمجھ مین آوین یا
انسان جس کی فلاح کی نسبت معلومات بڑھے

# صحیفہ یازدہم

## (مقتضائے حالات)

### آئین اول

### امارت اور فلاکت

حالت فلاح مین اپنے دل کو حد سے
زیادہ بڑھاوا نہ دے اور جب زمانہ تجھسے
ناموافق ہو اپنی روح کو پستی کے غار مین جھونک
امارت کے خندہ شادمان کو قرار و قیام نہین
اس لیے اپنا بھروسہ اُس پر مبنی نہ کر۔ فلاکت
کی ترش روئی دیرپا نہین رہتی۔ اس لیے
امید سے صبر کا سبق لے۔
افلاس کو اچھی طرح برداشت کرنا مشکل ہے
لیکن امیری مین اعتدال سے چلنا انتہا سے
دانشمندی ہے۔
فارغ البالی اور تنگ حالی ہمکا امتحان ہین
جن سے تجھکو اپنا استعمال آزمانا چاہیے
ان کے سوا اور کوئی شے ایسی نہین جس سے
تو اپنی روحانی ماہیت اور اقتدار سے ماہر
ہو سکے۔ لیکن ان دونون حالتون مین سے
جب تو کسی حالت مین ہو خبردار رہا کر۔
امارت کو دیکھ کیا ایسا ہوتی ہے کے تیری
چاپلوسی کرتی ہے۔ دیکھ تجھکو معلوم بھی نہین
ہوتا اور کیسا چپکے چپکے وہ تیری قوت دل
اور تاب طاقت کی سارق ہے۔
گو مفلسی کے ایام مین تو سخت مقام پر کھڑا ہو گا
عسرت کے زمانہ مین تجھ [illegible] دا و سیدھا ہے
تاہم اُس کی [illegible] تجھ پر ہو جاتی ہین۔
تجھکو خبر بھی نہین [illegible]
پھر ایسی نہین [illegible]

اُس کی ضرورت ہوگی۔

درماندگی کی صورت پر دشمن کو بھی رحم
آتا ہے۔ کامرانی اور آسودہ حالی دیکھکر
دوست بھی حسد کرنے لگتے ہین۔

مفلسی مین تخم نکوکاری ہے اور بہادری اور
شجاعت کی وہ دایہ ہے۔ کیا وہ شخص جس کے
پاس کافی ووافی موجود ہے زیادہ کی خواہش
کرنے سے اپنے تئین خطرہ مین ڈالے گا۔
کیا وہ شخص جس کی آرام سے گذرتی ہے اپنی
جان کی جوکھم اُٹھائے گا

ہر حالت مین سچی نیکی اپنا فعل کرتی ہی ہوگی
لیکن آدمی اُس کے اکثر نتائج وقوع حوادث
ہی کے وقت دیکھتا ہے۔

مفلسی کی حالت مین انسان دیکھتا ہے کہ
متروک الدنیا ہوگیا ہے اور اپنی تمام امیدان
کا مدار و مدار محض اپنی ذات پر پاتا ہے۔ وہ
اپنا جی بڑھاتا ہے اور مصائب کا سامنا کرتا
ہے اور مغلوب ہو جاتے ہین

اقبالمندی کی حالت مین وہ اپنے آپ کو
نامون سمجھتا ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ جتنے لوگ
اُس کے دسترخوان پر جمع ہوتے ہین اُن
سب کا وہ محبوب ہے اور روز مروز بے پروا
اور غافل ہوتا جاتا ہے۔ جو خطرہ پیش نگاہ ہے
اُس کو نظر نہین آتا۔ وہ دوسرون کا اعتبار
کرتا ہے اور انجام کار وہی لوگ اُس کو دغا
دیتے ہین۔

صعوبت مین ہر شخص اپنے دل کا شیر ہوتا
ہے لیکن سیری سچائی کی طرف سے آنکھون
پر پردہ ڈال دیتی ہے۔

نظم جو شجاعت کی جانب رجوع کرتا ہے اُس
خوشی سے بہتر ہے جو انسان کو تکلیف
برداشت کرنے کے قابل نہین رکھتی اور
بالآخر اُس مین مبتلا کر دیتی ہے۔

حادثات ہمارے ہم کو حد سے زیادہ گندہ جانے
پر مجبور کر دیتے ہین۔ اعتدال دانشمندی کا
ثمرہ ہے۔

تمام عمر راست باز اور تبرات زندگی مین
دانا بردبار وقت وقوع علی و اتفاقات اور حوادث

سے تو نفع اُٹھائے گا اور جیسی تجھ پر پڑیگی اُس مین تیری تعریف ہوگی۔

دانشمند ہر چیز سے اپنے نفع کا ذریعہ پیدا کرتا ہے اور ایک ہی رویت سے دولت کے ہر پہلو کو دیکھتا ہے۔ بھلائی کرنے پر وہ قادر ہوتا ہے بُرائی پر غالب آتا ہے اور ہر حالت مین لاجنب رہتا ہے۔

امارت پر نازان نہ ہو اور نہ افلاس مین مایوس رہ کر خطرات کا طالب ہو اور جب اُن کا سامنا ہو جاوے تو نامردی سے نہ بھاگ۔ جو تیرا ساتھ نہ دے تو بھی اُس کو حقارت سے دیکھ۔

مفلسی کو امید کے بال و پر نوچنے نہ دے اور نہ امارت کو ملاہی کی پھد بشتی کے آگے اندھیرا کرنے دے۔

وہ شخص جو حصول مطلب سے مایوس بنا رہتا ہے کبھی اُس کو حاصل نہ کرے گا اور وہ شخص جو اپنے سامنے خندق نہین دیکھتا ضرور اُس مین گر کے ہلاک ہو جائے گا۔

جو شخص امیر ہونے مین اپنی بہتری سمجھتا ہے اور امیری سے کہتا ہے کہ "تیرے ہی اوپر میری مسرت کا مدار کار ہوگا" وہ اپنے جہاز کا لنگر ریت پر ڈالتا ہے جس کو تلاطم امواج بہالے جاتی ہین۔

جس طرح پانی پہاڑون سے نکل کر سمندر کی جانب بہتے ہوئے جو کھیت دریاؤن کے کنارے کنارے ہوتے ہین اُن کو سینچتا ہوا جاتا ہے اور جیسے اثنائے راہ مین کسی مقام پر رُک نہین رہتا اُسی طرح دولت بھی بنی نوع انسان کے پاس آتی ہے۔ وہ ہمیشہ حرکت مین رہتی ہے اور ایک جگہ نہین ٹھہرتی۔ ہوا کی طرح اُس کو قیام نہین۔ پس کیونکر تو اُس کو اپنے قابو مین رکھ سکے گا۔ جب وہ تجھکو چومتی ہے تو تُو آسودہ حال ہو جاتا ہے لیکن دیکھ جونہی اُس کا شکریہ ادا کرنے کو اُس کی طرف تو مُنہ پھیرتا ہے وہ دوسرے کے پاس چلی جاتی ہے۔

# آئینِ دوم

## درد اور بیماری

عارضہ جسمانی کا اثر روح پر بھی پہونچتا ہے
ایک کی صحت بلا دوسرے کی صحت کے قطعی
ناممکن ہے

سب آزارون مین درد کا آزار ایسا ہے جو
نہایت شدت سے محسوس ہوتا ہے اور
اُس کے واسطے قدرت نے عمدہ سے عمدہ
علاج رکھے ہین۔

جب تیرا استقلال قاصر ہو عقل سے کام لے
جب تیرا صبر جاتا ہو اُمید کو بلا
تکلیف برداشت کرنا تیری سرشت کا خاصہ
ہے کیا تو چاہتا ہے کہ معجزات اُس سے
تجھے بچا لین۔ یا تو اس واسطے کڑھا کرے گا
جو سب لوگون کو پیش آتی ہے۔
عیش مین تو پیدا ہوا ہے اُس سے استثنا
کا متوقع ہونا روا ہے۔ سیل بپنے قواعد کا حکم
کے ساتھ پابندرہ۔۔

کیا تو موسمون سے کہہ سکتا ہے کہ مجھے گذر ونہین
ورنہ مین بوڑھا ہو جاؤن گا۔ کیا یہ بہتر
نہین ہے کہ جس سے تجھکو مفر نہین اُس کو
تو استقلال سے برداشت کرے۔

جو درد عرصہ دراز تک رہتا ہے وہ سخت
نہین ہوتا۔ اس لیے اُس کی نسبت حرف
شکایت زبان پر لانے مین تحمل ہو۔ درد شدید
تھوڑی دیر رہتا اور دیکھتے ہی دیکھتے دفع
ہو جاتا ہے۔

جسم روح کا مطیع بنایا گیا ہے جب تو جسم
کی وجہ سے روح کو ایذا پہونچاتا ہے تو جسم
کو روح کا مطاع بناتا ہے
جس طرح کانٹے سے کپڑا پھٹ جانے
سے دانشمند آدمی مکدر نہین ہوتا اسی طرح
بیمار کو چاہیے کہ جسم مین جو روح کی پوشش
ہے تکلیف ہونے سے روح کو صدمہ
پہونچنے دے۔

# آئین سوم

## موت

جس طرح دھات کی پیدائش سے سونے کے کام کی قلعی کھلتی ہے اسی طرح موت ہم لوگوں کی زندگی کی کسوٹی ہے سو ایک کس اور تاؤ ہے جس سے ہمارے جمیع افعال و کردار کی بانگی دیکھی جاتی ہے اگر کسی شخص کی زندگی کا حال تجھے جانچنا منظور ہو تو اس کی حیات کے کل زمانے پر غور کر۔ جد و جہد تمام عمر جیسی رہتی ہے آخر وقت پر کھل جاتی ہے۔ ریاکاری اس وقت باقی نہیں رہتی سچ کا سچ ظاہر ہو جاتا ہے۔

اس شخص نے اپنی زندگی کا زمانہ بری طرح سے صرف نہیں کیا ہے جو اچھی طرح مرنا جانتا ہے اور اس نے اپنا وقت گنوایا ہے جو اس کا آخری حصہ بزرگی حاصل کرنے میں صرف کرتا ہے۔

وہ شخص عبث پیدا نہیں ہوا تھا جو ایسی موت پاتا ہے جیسی پانی چاہیے اور نہ اس نے اپنی عمر بیکار گذاری ہے جو خوشی خوشی مرتا ہے۔

جو شخص سوچا کرتا ہے کہ ایک ایک دن مرنا ہے وہ تا زیست قائم مزاج رہتا ہے اور جو موت کو بھولا رہتا ہے کسی بات سے اس کو خوشی حاصل نہیں ہوتی۔ اس کی خوشی اس کو ایسی معلوم ہوتی ہے جیسا ایک جواہر جس کی نسبت اس کو ہر وقت دغدغہ رہتا ہے کہ گم ہو جائے گا۔

اگر تو اچھی موت مرنا چاہتا ہے تو پہلے بدیوں کو چھوڑ۔ وہی شخص خوش نصیب ہے جو مرنے سے پہلے زندگی کے سب کام ختم کر دیتا ہے اور جب اس کا وقت آتا ہے سوائے مرنے کے کوئی کام باقی نہیں رکھتا اور اس لیے کہ استعمال کے وقت کی ضرورت نہیں رہتی تو وقت کا خواستگار نہیں ہوتا ہے موت سے نہ بھاگ کیونکہ یہ بزدلی ہے۔

اُس کا خوف بھی نہ کر کیونکہ تو سمجھتا ہی نہیں
کہ وہ کیا ہے جس قدر کہ تو جانتا ہے وہ
یہ ہے کہ اُس سے تیرے افکار و اوہام کا
خاتمہ ہو جاتا ہے۔

یہ نہ خیال کر کہ سب سے زیادہ بڑی عمر سے
زیادہ مسرت آمود ہے جو زندگی بہترین
کاموں میں صرف کی جاتی ہے اسی سے
انسان سب سے زیادہ عزت پاتا ہے اور
اُس کے استفادات کا حظ مرنے کے بعد
اُٹھاتا ہے ۱۱۶

# صحیفۂ دوازدہم

## (مذہب)

### مذہب

خدا ایک ہے وہی عالم ایجاد کا موجد
ہے وہی خالق برحق ہے وہی دنیا کا
بادشاہ ہے۔ وہی قدیم اور لازوال ہے اور
وہ قیاس و ادراک سے باہر ہے۔

اسی یکہ و تنہا کو جو سب سے برتر ہے جو
سب سے دانا ہے جو بیحد رحیم و کریم ہے
اور صرف اسی کو بندگی اور عبادت شکر
اور سپاس واجب ہے۔

جس نے اپنے ہاتھ سے آسمان قائم کیا
جس نے اپنی انگلی سے ستاروں کی گردش
کا دور بنایا جس نے سمندر کے حدود معین
کر دیے ہیں جن کے آگے وہ بڑھ نہیں سکتا
اور جو طوفان کی ہواؤں کو حکم دیتا ہے کہ
تھم جاؤ۔

جو زمین میں زلزلہ لاتا ہے اور لوگ کانپتے
ہیں۔ جو بجلیوں کو تڑپاتا ہے اور اشرار
دہشت میں آجاتے ہیں۔

جو اپنے منہ سے لفظ کن نکال کر کائنات
کو منصۂ ظہور پر لاتا ہے جو اپنے ہاتھ سے
مارتا ہے اور وہ نیست و نابود ہو جاتے ہیں۔

آہ۔ قادر مطلق کی کبریائی کی تعظیم کر اور
اُس کے قہر کو اشتعال نہ دے ایسا نہو کہ
وہ تجھے نہس نہس کر ڈالے۔
پروردگارِ عالم کل مخلوقات کا کارساز ہے
وہ اپنی غیر محدود حکمت سے حکومت اور
ہدایت کرتا ہے۔
اُس نے دنیا کے نظم و نسق کے لیے قوانین
موضوع کیے ہین۔ اُس نے عجیب و غریب طرز
سے ہر قسم کی ہستی اور وجود رکھنے والون کے
لیے اُن کو جدا جدا کر دیا ہے اور ہر ایک
اپنی سرشت کے موافق راضی برضا ہے
اپنے دل کے عمق مین وہ اپنی حکمت کلیہ
پر غور اور خوض کرتا ہے۔ زمانۂ استقبال کے
اسرار اُس کے سامنے پوشیدہ نہین ہین۔
تیرے دلی خیالات اُس کی نگاہ کے سامنے
کھلے ہوے ہین اور قبل اس کے کہ تو اپنے
ارادے قائم کرے وہ جان جاتا ہے۔
اُس کی عالم الغیبی مین امکانات کی کوئی بات
نہین۔ اُس کی قدرت کاملہ مین تفاوتات
کا دخل نہین۔
تمام اپنے طرز و روش اور طریقون مین وہ
عجیب و غریب معلوم ہوتا ہے۔ اُس کی
مصلحتین ممتنع التفتیش ہین اور اُس کی
حکمت کی کنہ تیرے ادراک اور فہمید سے
باہر ہے۔
اس لیے اُس کی حکمت کی تعظیم و تکریم بجا لا
اور انکسار اور عاجزی سے اُس کے احکام
عظمے کی تعمیل کر۔
وہ مالک بڑا رحیم و کریم ہے۔ اُس نے دنیا
کو رحمت اور شفقت سے پیدا کیا ہے۔
اُس کی مہربانی اُس کے کل فعلون سے
اظہر ہے وہ چشمۂ فوق ہے وہ مرکز کمال ہے
اُس کے ہاتھ کی بنائی ہوئی مخلوقات
اُس کے فضل و کرم کی ذاکر۔ اور تمام اُن کے
عیش و آرام اُس کے مدح سرا ہین۔ وہ اُن کو
خوبصورتی کا جامہ پہناتا رزق پہونچاتا اور
شفقت کے ساتھ پشت در پشت تک وہ
اُن کی حفاظت کرتا ہے۔

اگر ہم آسمان کی جانب آنکھ اُٹھا کے دیکھتے
ہین تو اُسی کا جلال درخشان ہے اگر ہم زمین
کی طرف نگاہ کرتے ہین اُس کی رحمت سے
اُس کو مالامال پاتے ہین۔ پہاڑ اور گھاٹیان
نغمہ سرائی مین خوش ہین۔ کھیتون دریاؤن
اور جنگلون مین اُس کی حمد کی صدائین
گونج رہی ہین۔
لیکن تجھکو اے انسان رب العزت نے اپنے
خاص تفضلات سے ممتاز فرمایا اور
اشرف المخلوقات بنایا ہے۔
اُسی نے تیری سرداری قائم رکھنے کو تجھے
عقل مرحمت فرمائی۔ باہمدگر موانست بڑھانے
کے لیے نطق عطا کیا اور تیرے دل کو خوض
اور غور کرنے کی فوقیت بخشی ہے تاکہ تو مراقبہ
مین اُس کے غیر متتبع کمالات کا تصور کرسکے
اور اُس کی بندگی بجا لائے۔
تیری زندگی کے لیے جو قوانین بطور دستورالعمل
اُس نے موضوع کیے ہین اُن مین اُس نے
مہربانی سے تیری جذبات کو تیری سرشت
سے ایسا موافق کیا ہے کہ اُس کے احکام
کی متابعت مین تجھے مسرت حاصل ہو۔
اے انسان شکریہ کے راگون مین تو
اُس کی مہربانی کا ثناگر ہو۔ اُس کی رحمت
کے عجائبات پر سکوت کے ساتھ غور کر۔ شکران
نعمت اور احسان و منت اپنے دل سے
چھلکنے دے منہ سے جوبات نکال اُس سے
حمد اور طاعت اُس کی ٹپکے۔ اور اپنے تمام
افعال و کردار سے اُس کے آئین و قوانین
کے ساتھ رغبت و محبت اپنی ظاہر کر۔
وہ مالک منصف اور عادل ہے اور خلقیون
کا انصاف واجب طور پر اور راستی سے کریگا
کیا اُس نے اپنے قوانین رحم و کرم پر مبنی کیے
ہین تو اُن کے توڑنے اور اُن سے عدول
کرنے والے کو کیا وہ سزا نہ دے گا۔
اپنی سزا کی تاخیر کی وجہ اے گستاخ انسان
تو یہ نہ خیال کر کہ مالک کے ہاتھ کمزور ہوگئے
ہین اور نہ اس امید مین اپنی خود ستائی کر کہ وہ
تیرے اعمال سے چشم پوشی کرتا ہے۔

اُس کی آنکھیں ہر شخص کے دلی بھید کو دیکھتی رہتی ہیں اور اُس کو وہ ہمیشہ یاد رہتی ہیں وہ نہ کسی شخص کا پاس اور نہ کسی کے مرتبہ کا لحاظ کرتا ہے۔

جب اعلےٰ اور ادنےٰ غریب اور امیر عالم اور جاہل کی ارواح اِس فانی زندگی کی بھاری زنجیر کو اُتار ڈالیں گے اُس وقت خداوند تعالےٰ کے حکم سے وہ سب اپنے اپنے اعمال کے مطابق مناسب اور دائمی سزا اور جزا پاوینگے۔

اُس وقت بدا اور اشرار بیقرار نظر آئینگے اور خوف و ہراس اُن پر طاری ہو جائیگا مگر نیک آدمیوں کا دل اُس کے انصاف سے خوش ہوگا۔

اس لیے اے انسان جب تک تو جیے خدا سے ڈرتا رہ۔ اور جو مسالک اُس نے تیرے واسطے کھول دیے ہیں اُنھیں پر چلا چل۔ دور اندیشی کو اپنا ناصح بنا اور پرہیزگاری کو روکنے والا قرار دے۔ راستی کو اپنے ہاتھ کا رہنما مان۔ خیر اندیشی میں اپنے دل کو سرگرم رکھ۔ اور خدا کی عنایتوں کا احسان مان کر اُس کی عبادت میں مصروف رہ۔ یہ عمل ایسے ہیں جن سے تیری حالت موجودہ میں تجھے خوشی حاصل رہے گی۔ اور جو تجھکو دائمی شادمانی کے محلوں میں جو خداوند تعالےٰ کی بنائی ہوئی بہشت میں کھڑے ہیں لے جاوینگے۔

(یہی ہے راست راستہ رہنمائے انتظام حیات انسانی)